عمران سیریز

ٹرینچ فائٹرز

مظہر کلیم

چند باتیں

محترم قارئین اسلام مسنون ۔ نیا ناول ٹرپ فائر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔
اس بار ایک فارمولا کے حصول کے لیے دنیا کی تین بین الاقوامی مجرم تنظیموں نے
عمران کے ملک پر دھاوا بول دیا ۔ ان میں ایک تنظیم مافیا تھی اور جب ان تنظیموں کے
مقابلے میں سوپر فیاض ہو تو نتیجہ ظاہر ہے۔ اس بار عمران، فیاض کی امداد کے
چکر میں بری طرح پھنس گیا اور پھر عمران اور سوپر فیاض دونوں ہی اغوا ہو کر
مافیا جیسی خوفناک تنظیم کے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئے۔ اس ہیڈ کوارٹر میں جہاں
سے زندہ انسان تو ایک طرف اس کی روح بھی باہر نہ نکل سکتی تھی یہ ٹرپ فائر
کیا تھا؟ اور عمران، سیکرٹ سروس کے ارکان اور سوپر فیاض کا کیا حشر ہوا؟
ان سب کی تفصیلات تو آپ کو ناول پڑھنے کے بعد ہی معلوم ہوں گی۔ البتہ
اتنا ضرور کہوں گا کہ ٹرپ فائر ایک ایسا ناول ہے جو ہر لحاظ سے آپ کو پسند آئے گا۔

محترم قارئین! آپ کے خطوط تو برابر میرے پاس پہنچتے رہتے ہیں اور ہر
خط میں اصرار ہوتا ہے کہ ہمارے خطوط کا جواب پیش لفظ میں دیا جائے۔ لیکن
آپ تو خود جانتے ہیں کہ سارے تو ایک طرف، اگر ایک ہفتے میں ملنے والے
خطوط کے قارئین کے صرف نام ہی پیش لفظ میں لکھ دوں تو یہ پیش لفظ تقریباً
آدھے ناول تک یقیناً پھیل جائے گا۔ اور اس طرح یہ پیش لفظ تو بہرحال نہ
رہے گا۔ البتہ اسے پیش داستان تو کہا جا سکتا ہے۔ اس لیے میں نے یہی فیصلہ
کیا ہے کہ ہر بار ایک قاری کے خط کا جواب پیش لفظ میں دیا جائے۔
آج جو خط پیش ہے وہ ہیں محترم گل محمد پٹھان نے گورنمنٹ ہائی سکول

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سلطان کوٹ ضلع شکارپور (سندھ) سے لکھا ہے۔ انہوں نے اپنے خط میں ناولوں کی بے پناہ پسندیدگی کا ذکر کرنے کے بعد دو فرمائشیں کی ہیں کہ عمران اب بوڑھا ہو گیا ہے اس لئے اب اس کی شادی ہونی چاہیئے اور وہ اور اس کے دوست عمران کی شادی کا بے چینی سے انتظار کر رہے ہیں اور دوسری فرمائش یہ ہے کہ تنویر کو اب غصہ ضرورت سے زیادہ آنے لگ گیا ہے اس لئے اس کی اوور ہالنگ کرا دی جائے۔

تو جناب گل محمد پٹھان صاحب کی خدمت میں جواباً عرض ہے کہ اگر واقعی عمران بوڑھا ہو گیا ہے تو پھر آپ اس کی شادی کے چھوہارے کھانے کے انتظار کرنے کی بجائے بازار سے خرید کر خود ہی کھا لیں۔ عمران جیسے بوڑھے سے شادی کرنے پر کون تیار ہو گا۔ جو بے چارہ بیروزگار بھی ہے اور مانگے کے فلیٹ میں رہتا ہے۔ ہمارے معاشرے میں صرف دولتمند بوڑھوں کی ہی شادی ہوتی ہے اور اسی دولت کے نہ ہونے کا رونا روتے روتے تو عمران بوڑھا ہو گیا ہے۔

جہاں تک تنویر کی اوور ہالنگ کا تعلق ہے تو اوور ہالنگ کے بعد تو گاڑیاں تیز چلتی ہیں۔ سب زنگ وغیرہ دور ہو جاتا ہے اس لئے اوور ہالنگ کے بعد تنویر کے غصہ کی سپیڈ اور زیادہ بڑھ جائے گی۔ اس لئے اتنی سپیڈ پر ہی گذارہ کر لیجئے۔ اسی میں سب کا فائدہ ہے۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

اوریکا بار کے بہترین انداز میں سجے ہوئے ہال میں زندگی اپنے پورے عروج پر تھی۔ ہال کی تمام میزیں پر تھیں اور دارالحکومت کا تقریباً تمام اعلیٰ طبقہ ہال کی میزوں پر براجمان تھا۔ انتہائی قیمتی اور بہترین تراش خراش کے سوٹوں میں ملبوس مرد اور دلکش اور نظر افروز رنگین لباسوں میں نیم برہنہ خواتین ہال میں ہر طرف بکھری ہوئی نظر آ رہی تھیں۔ دبے دبے لہجوں میں کی جانے والی سرگوشیاں اور ہلکے سُروں میں مترنم قہقہوں کی ملی جلی آوازوں سے ہال کی فضا زندگی سے پُر نظر آ رہی تھی۔

شفاف اور بے داغ سفید یونیفارم میں سمارٹ اور مستعد ویٹر ہاتھوں میں منقش ٹرے اٹھائے پورے ہال میں ادھر اُدھر گھوم رہے تھے۔ میزوں پر مختلف اقسام کے مشروب نظر آ رہے تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے دنیا کے تمام آلام و مصائب اوریکا بار سے باہر رہ گئے ہوں اور ان کا داخلہ بار ہال میں ممنوع ہو۔ ہر چہرہ مسرت کی روشنی سے چمک رہا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اللہ ہر چہرے سے فراغت اور خوشحالی ٹپک رہی تھی۔

اور یگانہ بار کا افتتاح ابھی حال ہی میں ہوا تھا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یہ پورے شہر کے اعلیٰ ترین طبقے کی پسندیدہ بار بن گئی تھی۔ اور ہال میں کرسی کا میسر آجانا امارت اور خوش حالی کی نشانی بن گیا تھا اور اب تو یہ حال ہو گیا تھا کہ کئی روز پہلے سے ریزرویشن کرائے بغیر ہال میں ایک خالی کرسی بھی میسر نہ آتی تھی۔

ہال کے شمالی کونے میں ایک میز کے گرد ایک خوبصورت مقامی لڑکی ایک سمارٹ سے نوجوان کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔ لائم جوس کے تقریباً آدھے بھرے ہوئے گلاس ان کے سامنے پڑے ہوئے تھے دو کرسیاں خالی تھیں اور دونوں لائم جوس کی چسکیاں لینے کے ساتھ ساتھ بار بار بیرونی گیٹ کی طرف انتظار بھرے انداز میں دیکھتے اور پھر وہاں اپنے مطلوبہ فرد کو نہ پا کر دوبارہ چسکیاں لینا شروع کر دیتے۔

"باس کو اب تک آجانا چاہیئے تھا" ـــــ لڑکی نے کلائی پر بندھی ہوئی انتہائی قیمتی ریسٹ واچ پر نظریں دوڑاتے ہوئے قدرے تشویش بھرے لہجے میں اپنے ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ وقت کا بے حد پابند ہے ـــــ اور ابھی دو منٹ باقی رہتے ہیں" ـــــ نوجوان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور لڑکی نے سر ہلا دیا۔

اور پھر ٹھیک دو منٹ بعد جیسے ہی ان کی نظریں بیرونی دروازے پر پڑیں، دونوں بیک وقت چونک پڑے۔ دروازے پر دو لمبے تڑنگے افراد کھڑے نظر آرہے تھے۔ دونوں ہلکے نیلے رنگ کے سوٹوں میں ملبوس تھے۔ البتہ ایک کا سوٹ لائٹنگ میں تھا جب کہ دوسرا چیک سوٹ

میں ملبوس تھا۔ ان دونوں کے چہروں پر گہری سنجیدگی نمایاں تھی۔

جیسے ہی وہ دروازے پر نظر آئے۔ لڑکی نے بے اختیار اپنا ہاتھ اونچا کیا اور پھر وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے ان کی میز کی طرف بڑھتے چلے آئے۔ لائٹنگ سوٹ والا غیر ملکی تھا جب کہ چیک سوٹ والا مقامی تھا۔

"ویل کم باس" ـــــ ان دونوں کے قریب آتے ہی لڑکی اور نوجوان نے احتراماً کرسیوں سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"بیٹھو" ـــــ چیک سوٹ والے نے سپاٹ لہجے میں کہا اور وہ دونوں واپس اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ لائٹنگ سوٹ والا بھی خاموشی سے چوتھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"لائم جوس" ـــــ ان کے بیٹھتے ہی نمودار ہونے والے ویٹر سے لڑکی نے مخاطب ہو کر کہا اور ویٹر سر جھکاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"کیا رپورٹ ہے مس نائلہ" ـــــ؟ چیک سوٹ والے نے لڑکی کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے سرد لہجے میں پوچھا۔

"میں نے مکمل چیکنگ کی ہے باس ـــــ مگر اس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے" ـــــ نائلہ نے دھیمے لہجے میں جواب دیا۔

"کوئی خفیہ تجوری ـــــ یا خفیہ دراز" ـــــ باس نے کہا۔

"نو سر! ـــــ میں نے مکمل چیکنگ کی ہے" ـــــ نائلہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رفیق! ـــــ تمہاری کیا رپورٹ ہے" ـــــ؟ باس نے اب نوجوان کی طرف مڑتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی مشکوک آدمی اس سے نہیں ملا باس" ـــــ نوجوان نے مؤدبانہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس قسم کے افراد سے اس کی ملاقات ہے" ___؟ باس نے پوچھا۔

"مختلف کاروباری افراد ___ لیکن زیادہ تر ملاقاتیں فون پر ہوتی ہیں فون کالیں بھی ٹیپ کی گئی ہیں لیکن سوائے بزنس ٹاک کے اور کچھ نہیں ہے" ___ رفیق نے جواب دیا۔

اسی لمحے ویٹر نے لائم جوس کے دو گلاس لا کر ان کے سامنے رکھ دیئے اور وہ خاموش ہو گئے۔ جب ویٹر واپس چلا گیا تو باس اپنے ساتھی سے مخاطب ہوا۔

"لانگ مین! ___ اب تم کیا کہتے ہو" ___؟ باس کے لہجے میں ہلکا سا طنز شامل تھا۔

"ہماری رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی" ___ غیر ملکی نے زوردار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن نائلہ اور رفیق کی رپورٹیں بھی غلط نہیں ہو سکتیں ___ یہ اپنے کاموں میں ماہر ہیں" ___ باس نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اگر ہم اسے اغوا کر لیں تو یقیناً اصل بات سامنے آجائے گی" ___ لانگ مین نے کہا۔

"نہیں ___ اس طرح معاملات افشا ہو جائیں گے۔ اور پھر انٹیلی جنس پولیس اور سیکرٹ سروس حرکت میں آسکتی ہے ___ ہمیں سب کام انتہائی خفیہ طور پر نمٹانے ہیں" ___ باس نے سرد لہجے میں جواب دیا۔

وہ سب اتنے دھیمے لہجے میں گفتگو کر رہے تھے کہ اگر ساتھ والی میزوں پر

بیٹھے ہوئے افراد کوشش بھی کرتے، تب بھی کچھ نہ سن پاتے۔

"باس! ___ میری ایک تجویز ہے" ___ اچانک نائلہ نے کہا۔

"ہاں بولو" ___ باس نے چونکتے ہوئے پوچھا۔ باقی افراد بھی چونک کر نائلہ کی طرف دیکھنے لگے۔

"اس کا اکلوتا لڑکا ماڈرن سکول میں پڑھتا ہے اور وہیں ہوسٹل میں ہی رہتا ہے ___ اسے اغوا کر لیا جائے تو ___" نائلہ نے کہا۔

"نہیں ___ یہ احمقانہ اقدام ہے ___ وہ کیس پولیس کو بھی دے سکتا ہے" ___ باس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"پھر اس کا ایک ہی حل ہو سکتا ہے کہ ہم گاہک بن کر اس کے پاس جائیں ___ صرف اسی صورت میں وہ کھل سکتا ہے" ___ اچانک رفیق نے کہا۔

"اوہ! ___ البتہ یہ قابلِ غور بات ہے ___ لانگ مین! ___ کیا تم یہ کام کر سکتے ہو" ___ باس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"بڑی آسانی سے" ___ لانگ مین نے جواب دیا۔

"او کے ___ پھر تم یہ کام کرو ___ اور کل ہمیں اسی وقت رپورٹ دینا ___ بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ وہ کسی صورت میں بھی مشکوک نہ ہونے پائے" ___ باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ آپ بے فکر رہیں" ___ لانگ مین نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"ہمارے لئے کیا حکم ہے باس" ___ نائلہ نے کہا۔

"تم دونوں کل تک فارغ ہو ___ کل لانگ مین کی رپورٹ کے بعد کسی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مزید اقدام کا فیصلہ کیا جائے گا" ___ باس نے کہا اور پھر ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔ لانگ مین بھی اس کے ساتھ ہی کھڑا ہوا اور پھر وہ دونوں آگے پیچھے چلتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"باس اس آدمی کو ضرورت سے زیادہ ڈھیل دے رہا ہے" ___ ان دونوں کے گیٹ سے باہر چلے جانے کے بعد رفیق نے نائلہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ انتہائی اہم پوسٹ پر ہے ___ اس لئے باس محتاط ہے" ___ نائلہ نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"پوسٹ! ___ کیسی پوسٹ ___؟ وہ تو کاروباری آدمی ہے" ___ رفیق نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ! ___ اس کا مطلب ہے کہ تمہیں اس کے بارے میں بنیادی باتوں کا علم نہیں ہے" ___ نائلہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیسی باتیں ___؟ اتنا تو معلوم ہے کہ وہ امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتا ہے اور بس" ___ رفیق نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بظاہر یہی بات ہے ___ لیکن دراصل وہ راکوش کا مقامی چیف ہے" ___ نائلہ نے لہجے کو اور زیادہ دھیما کرتے ہوئے کہا۔

"راکوش ___ کیا کہہ رہی ہو ___ یہ کیسے ہو سکتا ہے ___ راکوش تنظیم تو صرف یورپ تک محدود ہے۔ اس کا یہاں ایشیا میں کیا کام ___ اور پھر وہ بھی پاکیشیا جیسے چھوٹے ملک میں" ___؟ رفیق نے حیرت سے آنکھیں چوڑی کرتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ رفیق! ___ تمہاری یہ بے خبری انتہائی تشویش کی بات ہے۔

تمہارا کیا خیال ہے باس اس سے کیا چاہتا ہے" ___ نائلہ نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا چاہتا ہے ___ زیڈ۔ بی فارمولا چاہتا ہے ___ اور کیا چاہتا ہے ___؟ لانگ مین نے رپورٹ دی ہے کہ یہ فارمولا اس کے پاس ہے" ___ رفیق نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"پھر تم نے گاہک بن کر جانے والی بات کیوں کی تھی ___ کیا تم اپنے آپ کو اتنا بے خبر ثابت کر کے مجھے ٹٹولنا چاہتے ہو" ___ نائلہ نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ___ ایسی کوئی بات نہیں مس نائلہ ___ جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے ___ زیڈ۔ بی فارمولا اس کے کسی دوست نے اس کے پاس امانتاً رکھوایا اور اس کا وہ دوست ایک حادثے میں ہلاک ہو گیا۔ تب سے وہ فارمولا اس کے پاس ہے ___ یہی لانگ مین کی رپورٹ ہے۔ میرا گاہک بن کر جانے سے مطلب یہی تھا کہ اس سے اسی فارمولے کے بارے میں سودا کیا جائے ___ وہ کاروباری آدمی ہے ایک فضول سی چیز کے عوض خطیر رقم پر آمادہ ہو جائے گا" ___ رفیق نے جواب دیا۔

"اوہ! ___ تو تم نے اس پس منظر پر یہ تجویز پیش کی تھی ___ حالانکہ تمہاری تجویز کو ایک اور پس منظر میں دیکھا گیا" ___ نائلہ نے مسکرا کر کہا۔

"وہ کیا پس منظر ہے ___ مجھے بھی تو پتہ چلے" ___ رفیق نے کہا۔

"سنو رفیق! ___ مسئلہ کسی فارمولے کا نہیں ہے۔ یہ تو کوڈ ہے ___ راکوش اور مافیا کے درمیان ایک طے شدہ کوڈ اس کا مطلب ہے کہ مافیا کسی بہت بڑے مشن کے لئے راکوش کی خدمات حاصل کرنا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چاہتی ہے ـــــ اور بظاہر یہ ایک کیمیکل پروڈکٹ فارمولے کی فائل ہے۔ لیکن کوڈ میں اصل مشن اس میں درج کرتا ہے ـــــ یہ ایسا کوڈ ہے جو صرف راکوش اور مافیا کے خاص افراد ہی سمجھ سکتے ہیں ـــــ یہ فائل اس تک پہنچ چکی ہے ـــــ یعنی مافیا جو مشن راکوش کی مدد سے بڑے کار لانا چاہتی ہے ـــــ اس کی تفصیلات اس فائل میں کوڈ حروف میں درج ہیں ـــــ اور چیف باس یہ فارمولا اس لئے حاصل کرنا چاہتا ہے تاکہ اس مشن سے آگاہ ہو سکے ـــــ اور گاک والی بات کا مطلب ہے کہ لانگ مین اب مافیا کا آدمی بن کر اس کے پاس پہنچے گا اور اس سے فائل کے متعلق معلوم کرے گا ـــــ کوڈ میں گاک مافیا کے خصوصی نمائندے کو کہتے ہیں۔ نائکہ نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور رفیق یوں آنکھیں پھاڑے یہ سب کچھ سن رہا تھا جیسے بچے کوئی دلچسپ الف لیلوی کہانی سنتے ہیں۔

"اوہ! ـــــ یہ تو انتہائی خوفناک گورکھ دھندہ ہے ـــــ لیکن ہماری تنظیم کا راکوش اور مافیا سے کیا تعلق ہے ـــــ ہمارا تو فیلڈ ہی دوسرا ہے" ـــــ رفیق نے کہا۔

"ہاں! ـــــ بظاہر ایسا ہی ہے لیکن یہ صرف اسی ملک میں ہے۔ ہماری تنظیم کی بڑے ملکوں میں ایسی شاخیں بھی ہیں جو راکوش اور مافیا کی طرح کام کرتی ہیں ـــــ لانگ مین کو چیف باس نے یہاں بھیجا ہے" نائکہ نے جواب دیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے ـــــ لیکن تمہیں یہ ساری معلومات کیسے مل گئیں؟" رفیق نے کہا۔

"مجھے کبھی کبھی باس سے صحبت کا شرف حاصل ہوتا ہے ـــــ تم جانتے

ہو کہ باس مجھ پر کتنا اعتماد کرتا ہے ـــــ اور جس روز لانگ مین آیا ہے اسی رات میں ساتھ تھی ـــــ اور پھر لانگ مین سے پہلی ملاقات ہوئی تو میں نے اس سے اس بارے میں پوچھا اور باس نے یہ سب تفصیل بتا دی" ـــــ نائکہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ تو یہ بات ہے ـــــ ویسے باس کو چاہیئے تھا کہ مجھے بھی حالات سے آگاہ کر دیتا ـــــ لیکن دو باتیں اب بھی میری سمجھ میں نہیں آئیں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ راکوش ایسی تنظیم ہے جو لیک سیٹنگ کا کام اونچے پیمانے پر کرتی ہے ـــــ اور مافیا کے متعلق تو ہر شخص جانتا ہے کہ وہ منشیات سے منسلک ہے جب کہ ہماری تنظیم جی۔ ایم کا فیلڈ پیشہ ورانہ قتل ہے ـــــ ایسی صورت میں ان تین مختلف فیلڈ سے تعلق رکھنے والی تنظیموں کے درمیان آخر کیا اشتراک عمل ہو سکتا ہے ـــــ پہلی بات تو یہ ہے کہ مافیا اس پس ماندہ ملک میں ایسا کون سا مشن بروئے کار لانا چاہتی ہے جس کے لئے اسے راکوش کی مدد حاصل کرنا پڑی ـــــ دوسری بات یہ کہ جی۔ ایم کا مافیا کے اس مشن سے کیا تعلق ہو سکتا ہے۔ اور آخری بات یہ کہ راکوش آخر اس چھوٹے سے غیر اہم ملک میں کیا کرتی ہے؟" ـــــ رفیق نے کہا۔

"پہلی دو باتوں کا تو جواب میرے پاس نہیں ہے۔ کیونکہ اس وقت تک جب تک زیڈ۔ بی فارمولا حاصل نہ ہو جائے ـــــ جہاں تک تیسری بات کا جواب ہے ـــــ میں نے تمہیں پہلے بتایا ہے کہ جی۔ ایم کی کئی شاخیں ایسی ہیں جو مافیا اور راکوش کی طرز کا دھندہ کرتی ہیں ـــــ البتہ جی۔ ایم کا مین فیلڈ وہی ہے جو ہمارا اس مقامی تنظیم کا ہے جہاں تک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میرا اندازہ ہے، مافیا کسی مشکل میں پھنس گئی ہے اور اس مشکل کا تعلق اسی ملک سے ہوگا ___ ایسا ہو سکتا ہے کہ مافیا کا کوئی خاص راز اس ملک میں منتقل ہوا ہو اور مافیا نے اس راز کو واپس حاصل کرنے کے لئے راکوش کی مدد حاصل کی ہو ___ کیونکہ راکوش ایسے معاملات میں ماہر ہے اور راکوش کے چیف باس نے یہ کام یہاں کی مقامی تنظیم کے سپرد کر دیا ہو ___ اور وہ راز ایسا ہو کہ جی۔ ایم بھی اس میں دلچسپی رکھتی ہو اور اسے جی۔ ایم اپنے طور پر یہ راز حاصل کرنا چاہتی ہو ___ اور رہ گئی راکوش کی مقامی تنظیم ___ تو تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ پاکیشیا غیر ملک ہے ___ یہ دونوں سپر پاورز کے لئے یکساں اہمیت رکھتا ہے" ___ نائلہ نے کہا۔

"گڈ آئیڈیا نائلہ! ___ تم واقعی انتہائی ذہین ہو ___ اب مجھے معلوم ہوا ہے کہ آخر باس تم پر اتنا اعتماد کیوں کرتا ہے" ___ رفیق نے بے اختیار تعریف کرتے ہوئے کہا۔

"تعریف کا شکریہ! ___ لیکن کیا ہم کل تک یہیں بیٹھے باتیں ہی کرتے رہیں گے" ___ نائلہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ واقعی ___ باتوں میں وقت کا ہی احساس نہیں رہا ___ اب تمہارا کیا پروگرام ہے" ___ رفیق نے چونک کر کلائی کی گھڑی پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"میں چاہتی ہوں کہ آج کی رات اچھے سے جشن میں گزرے ___ وی۔ سی۔ آر پر کوئی خوبصورت سی رومانی فلم دیکھی جائے ___ پرانی شراب دل کھول کر پی جائے لیکن اکیلے نہیں" ___ نائلہ نے مسکرا کر رفیق کی

آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔ اور رفیق کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔

"اوہ! ___ ویری گڈ! ___ اگر تم قبول کرو تو میں اپنی رہائش گاہ پر اس جشن کا بندوبست کروں ___ یقین کرو یادگار جشن ہوگا ___ رفیق نے کہا۔

"واقعی" ___ نائلہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"آؤ تجربہ شرط ہے" ___ رفیق نے کہا اور پھر اس نے جیب سے بٹوہ نکال کر ایک بڑا نوٹ پلیٹ میں رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ نائلہ نے بھی سر ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اور پھر وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھ گئے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

عمران نے اپنی سپورٹس کار کوٹھی کے کھلے گیٹ کے اندر موڑ دی اور پھر وہ اسے پورچ تک لے آیا۔ عمران آجکل فارغ تھا اور آج اُسنے ناشتہ کرتے ہوئے اچانک سپرنٹنڈنٹ فیاض کا خیال آگیا تھا۔ کافی دنوں سے اس سے ملاقات نہ ہوئی تھی۔ چنانچہ عمران نے فیاض کے دفتر فون کیا تو معلوم ہوا کہ فیاض بیمار ہونے کی وجہ سے چھٹی پر ہے۔ چنانچہ عمران نے اس کی کوٹھی جانے کا فیصلہ کر لیا۔ اس کا خیال تھا کہ واقعی فیاض بیمار ہے تو پھر اس کی مزاج پرسی ضروری ہے آخر وہ اس کے فلیٹ کا مالک ہے اور اگر اس نے بیماری کا صرف بہانہ کیا ہے تو پھر اس سے خاصی رقم اینٹھی جا سکتی ہے۔

عمران نے پورچ میں کار روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ برآمدے میں آیا اور اس نے کال بیل پر انگلی رکھی اور اُسے مسلسل دباتے رکھا۔ اندر دور گھنٹی کی آواز مسلسل سنائی دینے لگی۔ چند ہی لمحوں بعد دروازہ کھلا اور

ایک بڑے میاں باہر نکلے۔ وہ لباس اور وضع قطع سے ملازم لگ رہے تھے۔ لیکن عمران نے پہلے اُسے کبھی نہ دیکھا تھا۔ شاید وہ نیا ملازم تھا۔ عمران نے اس کے باہر آنے کے باوجود کال بیل کے بٹن سے انگلی نہ ہٹائی۔

"ہاتھ ہٹاؤ ــــ یہ کیا بدتمیزی ہے" ــــ بوڑھے ملازم نے آنکھیں پھاڑ کر غصیلے انداز میں کہا اور ساتھ ہی عمران کا بازو ایک جھٹکے سے نیچے کر دیا۔

"ارے یہ بدتمیزی ہے ــــ کمال ہے۔ میں تو آج تک اسے کال بیل کا بٹن سمجھتا رہا تھا" ــــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں آنکھیں پھیلاتے ہوئے کہا۔

"فرمائیے ــــ کس سے ملنا ہے" ــــ بوڑھے ملازم نے یوں عمران کو سر سے پیروں تک دیکھتے ہوئے کہا۔ جیسے اس کی دماغی صحت سے مشکوک ہو گیا ہو۔

عمران اپنے مخصوص ٹیکنی کلر لباس میں تھا اور ظاہر ہے چہرے پر حماقتوں کا آبشار پوری روانی سے بہہ رہا تھا۔

"جمعدار صاحب سے" ــــ عمران نے معصوم سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جمعدار ــــ کیا مطلب ــــ؟ کیا آپ پاگل ہیں" ــــ؟ ملازم کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ وہ شاید کچھ ضرورت سے زیادہ ہی وفاداری کا مظاہرہ کر رہا تھا۔

"کیا جمعداروں سے صرف پاگل ملا کرتے ہیں ــــ اگر ایسی بات ہے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو پھر جمعدار کے پاس ملازمت تو ظاہر ہے سقراط بقراط آپ کے ہی فلاسفر کرتے ہوں گے" ___ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہاں کوئی جمعدار نہیں رہتا ___ ہونہہ ___ خوامخواہ آجاتے ہیں وقت ضائع کرنے" ___ ملازم کو شاید عمران کے فلسفے کی سمجھ نہ آئی تھی اس لئے اس نے جان چھڑانے والے انداز میں کہا اور پھر واپس مڑنے لگا۔

"کیا یہ فیاض صاحب کا گھر نہیں ہے" ___ ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہے ___ لیکن آپ تو جمعدار کہہ رہے تھے" ___ فیاض کا نام سنتے ہی ملازم تیزی سے مڑا۔

"میرا خیال ہے کہ فیاض کو چاہیئے کہ تمہیں کچھ انگریزی بھی پڑھا دے تاکہ مجھے انگریزی کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہ پڑے" ___ عمران نے کہا۔

"انگریزی ___ کیسی انگریزی ___ ؟ آخر آپ چاہتے کیا ہیں ___ ؟ فیاض صاحب سے ملنے آئے ہیں تو وہ نہیں مل سکتے ___ وہ بیمار ہیں ___ آپ جا سکتے ہیں" ___ ملازم نے اکتاتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"کون ہے فضلو ___ ؟ کس سے باتیں کر رہے ہو" ___ ؟ اندر سے فیاض کی بیوی کی آواز سنائی دی۔ وہ شاید ملازم کے باہر رک جانے کی وجہ معلوم کرنے آئی تھی۔

"بیگم صاحبہ ___ کوئی صاحب آتے ہیں ___ الٹی پلٹی باتیں کرتے

ہیں ___ کبھی کہتے ہیں جمعدار صاحب سے ملنا ہے ___ کبھی فیاض صاحب کا نام لیتے ہیں ___ کبھی انگریزی پڑھنے کے لئے کہتے ہیں" فضلو نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اچھا تو جمعدارنی صاحبہ بول رہی ہیں ___ آواز بڑی خوبصورت ہے ___ یقیناً خود بھی خوبصورت ہوں گی" ___ عمران نے بڑے ڈھیٹ سے لہجے میں کہا تو فضلو کا چہرہ غصے کی شدت سے سرخ ہو گیا۔

"تم ___ تم ___ بدمعاش آدمی ___ میں تمہارا خون پی جاؤں گا" ___ بوڑھے فضلو نے اچانک ہاتھ بڑھا کر عمران کا گریبان پکڑ لیا۔

"ارے ارے ___ ستیاناس ___ میرا کالر خراب کر دیا" ___ عمران نے بوکھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔ لیکن اس نے فضلو کا ہاتھ ہٹانے کی کوشش نہ کی تھی اور فضلو کا غصہ بھی صرف گریبان پکڑنے تک ہی محدود رہا تھا۔ شاید عمران کا جسم دیکھتے ہوئے اس سے زیادہ غصہ دکھانا اس نے بھی مناسب نہ سمجھا تھا اور عمران شاید فیاض کی بیوی کو یہ منظر دکھانا چاہتا تھا اس لئے اس نے گریبان چھڑانے کی کوشش ہی نہ کی۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور فیاض کی بیوی باہر آگئی۔

"ارے ارے ___ یہ کیا کر رہے ہو فضلو ___ کیا تم پاگل ہو گئے ہو" ___ فیاض کی بیوی نے گھبرا کر فضلو کا ہاتھ پکڑ کر کھینچتے ہوئے کہا۔

"بیگم صاحبہ ___ یہ گندی باتیں کر رہا تھا ___ میں اس کا خون پی جاؤں گا" ___ فضلو نے اپنی مالکہ کو دیکھ کر اور زیادہ شیر ہوتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ارے باپ رے ___ بھابھی! ___ یہ آپ نے خون پینے والے پاگل کب سے ملازم رکھنے شروع کر دیئے ہیں" ___؟ عمران نے خوفزدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بیگم صاحبہ! ___ یہ صاحب کو جمعدار اور آپ کو جمعدارنی کہہ رہے ہیں" ___ فضلو نے فریاد کرتے ہوئے کہا۔

"ارے سویپر فیاض کا میں نے ترجمہ کر دیا جمعدار فیاض ___ تو کیا بُرا کیا ___ اور بھابھی کا نکاح تو جمعدار صاحب سے میرے سامنے ہوا تھا اس لئے یہ اصلی جمعدارنی ہیں ___ میں گواہ ہوں" ___ عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور فیاض کی بیوی قہقہہ مار کر ہنس پڑی۔

"تم نے سویپر کی خوب مٹی پلید کی ہے ___ سویپر ___ خوب، بہت اچھے" ___ فیاض کی بیوی کی ہنسی ہی نہ رُک رہی تھی اور فضلو اب اپنی مالکہ کو یوں دیکھنے لگا جیسے اب اُسے اس کی دماغی صحت پر بھی شبہ ہونے لگ گیا ہو۔

"اللہ کا شکر ہے کہ میں نے اب تک شادی نہیں کی ___ ورنہ میں بیمار ہو جاتا تو میری بیوی بھی اسی طرح قہقہے مارنا شروع کر دیتی" ___ عمران نے توبہ کے سے انداز میں کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا۔

"بیمار ___ اور فیاض ___ ارے اس کی بیماری میری سمجھ میں تو نہیں آ رہی ___ صبح صبح اُٹھ کر شیو بناتے ہیں ___ سوٹ پہن کر عطر کی پوری بوتل اپنے اوپر انڈیلتے ہیں ___ اور پھر سوٹ اتار کر بستر پر لیٹ کر ہائے ہائے کرنا شروع کر دیتے ہیں" ___ فیاض کی بیوی نے ایک بار پھر ہنستے ہوئے کہا اور اس بار عمران بھی ہنسنے پر مجبور ہو گیا۔ فیاض کی بیوی نے بات ہی ایسی کی تھی۔

"اچھا ___ بڑی خوبصورت اور دلکش بیماری ہے ___ لیکن کیا مجھے یہیں دروازے پر ہی کھڑا رکھیں گی ___ یا اپنے شوہر نامدار عرف بیمار کی زیارت کا شرف بھی حاصل کرنے دیں گی" ___ عمران نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ___ آؤ آؤ ___ فضلو! ___ جا کر صاحب سے کہو کہ عمران صاحب مزاج پُرسی کے لئے آئے ہیں" ___ فیاض کی بیوی نے پاس کھڑے ملازم سے کہا۔ اور پھر فضلو کے مڑ کر اندر چلے جانے کے بعد اس نے عمران کو اندر آنے کا اشارہ کیا اور عمران اس کے ساتھ چلتا ہوا کوٹھی کے اندر بڑھتا گیا۔

"بیگم صاحب ___ بیگم صاحب! ___ غضب ہو گیا ___ صاحب تو بیہوش پڑے ہیں" ___ اچانک فضلو نے ایک دروازے سے دوڑ کر اندر آتے ہوئے کہا۔ وہ بُری طرح گھبرایا ہوا تھا۔

"بیہوش ___ کیا مطلب ___ اوہ" ___ فیاض کی بیوی کا رنگ اُڑ گیا۔ اور وہ بے تحاشا اندر کمرے کی طرف بھاگ پڑی۔

"میرا نام سُن کر تو بیہوش نہیں ہو گیا" ___ عمران نے فضلو سے مخاطب ہو کر کہا۔ وہ خود بھی تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے کی طرف بڑھا۔

"وہ تو پہلے سے بیہوش پڑے تھے ___ انکے منہ سے جھاگ بہہ رہا ہے" ___ فضلو نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جھاگ ___ ارے ڈاکٹر کو بلاؤ ___ جلدی فون کرو" ___ عمران جھاگ کا سُن کر خود بھی بوکھلا گیا۔ اور پھر وہ اندرونی کمرے کی طرف بھاگا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو اس نے فیاض کی بیوی کے رونے کی آواز سنی۔ وہ تیزی سے اس کمرے میں داخل ہوا تو واقعی فیاض بستر پہ بیہوش پڑا ہوا تھا۔ اور اس کے منہ سے جھاگ کے بلبلے نکل رہے تھے۔ جھاگ سفید رنگ کی تھی۔

"انہیں کیا ہو گیا ہے ___ ارے ڈاکٹر کو بلاؤ" ___ فیاض کی بیوی نے عمران کو دیکھتے ہی بُری طرح بوکھلائے لہجے میں کہا۔ اس کا چہرہ ہلدی کی طرح زرد پڑ گیا تھا۔ اور آنکھوں سے خوف اور دہشت جیسے اُبل رہی تھی۔

عمران تیزی سے فیاض پر جھک گیا۔ اس نے اس کی نبض چیک کی۔ سینے پر ہاتھ رکھا اور دوسرے لمحے اس نے فیاض کا منہ زبردستی کھولا اور پھر اپنی انگلی اندر ڈال کر یوں اسے باہر کی طرف جھٹکا جیسے کوئی چیز نکال رہا ہو۔ اور واقعی اس کی انگلی کے جھٹکے سے ایک موٹی سی گولی منہ سے باہر آ گری۔ گولی جھاگ میں لپٹی ہوئی تھی۔

"یہ کیا ہے ___ یہ کیا ہے" ___؟ فیاض کی بیوی گولی کو دیکھتے ہی اور زیادہ گھبرا گئی۔

عمران نے فیاض کے منہ کے کنارے سے نکلی ہوئی جھاگ میں انگلی ڈالی اور پھر اسے ناک سے لگا کر سونگھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس کے چہرے پر مسکراہٹ ابھر آئی۔

"ارے بھابھی! ___ اس نے تو واقعی جمعداروں والا کام شروع کر دیا ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ___؟ کیا کہہ رہے ہو ___؟ یہ کیا مذاق ہے" ___؟ فیاض کی بیوی نے انتہائی تلخ لہجے میں کہا۔

"بھابھی! ___ یہ صابن کی گولی ہے ___ اور یہ جھاگ بھی صابن کی ہے ___ سونگھ کر دیکھ لیجئے ___ میرے خیال میں سو پر فیاض صابن سے اپنا گلا صاف کر رہے تھے کہ صابن گلے میں اٹک گیا اور حضرت بے ہوش ہو گئے" ___ عمران نے بستر پہ پڑی ہوئی گولی اٹھا کر فیاض کی بیوی کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"صابن سے گلا صاف کر رہے تھے ___ یہ کیا حماقت ہے ___؟ یہ کیسے ہو سکتا ہے" ___؟ فیاض کی بیوی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے فیاض کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔ اب چونکہ اسے سانس لینے میں تکلیف نہ ہو رہی تھی اس لئے اس کی بیہوشی ختم ہو رہی تھی۔

اسی لمحے باہر سے تیز تیز قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر پریشانی تھی۔ اسے دیکھتے ہی عمران سمجھ گیا کہ آنے والا ڈاکٹر ہے۔ فضلو اس کے پیچھے نمودار ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ڈاکٹر کا بیگ تھا۔

"کیا ہوا ___ کیا ہوا ___؟ فضلو بتا رہا ہے کہ فیاض صاحب بیہوش ہیں" ___ ڈاکٹر نے اندر داخل ہوتے ہی کہا۔

اسی لمحے فیاض نے آنکھیں کھول دیں۔

"ارے انہیں تو ہوش آ گیا" ___ ڈاکٹر نے فیاض پر جھکتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے صفائی مکمل ہو گئی ہے" ___ عمران نے لقمہ دیا۔

"صفائی! ___ کیسی صفائی" ___؟ ڈاکٹر نے چونک کر کہا۔

"ارے ڈاکٹر اجمل آپ ___ اوہ عمران تم ___ یہ تم سب یہاں کیوں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اکٹھے ہو" ——— ؟ فیاض نے ہڑبڑاتے ہوئے کہا۔

" تم بیہوش ہو گئے تھے ——— اور تمہارے منہ سے جھاگ نکل رہی تھی جس پر ہم نے گھبرا کر ڈاکٹر اجمل کو کال کیا ——— اسی لمحے عمران آ گیا اور اس نے تمہارے گلے سے یہ صابن کی گولی نکال لی تو تم ہوش میں آ گئے یہ صابن کھانے کی کیا تک ہے ——— کیا تم پاگل ہو گئے ہو" ——— فیاض کی بیوی نے انتہائی تلخ لہجے میں فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ اُسے دراصل سخت شرمندگی سی محسوس ہو رہی تھی۔ فیاض نے بھلا حرکت ہی ایسی کی تھی صابن کھانے والی ——— یہ کوئی ہوشمندوں والی بات تو نہ تھی

" صابن ! ——— کیا مطلب ——— ؟ میں نے تو کیلشیم کی گولی کھائی تھی۔ لیکن گولی میرے گلے میں اٹک گئی۔ میں اٹھ کر پانی پینے لگا۔ لیکن پھر میرا سانس گھٹ گیا اور مجھے ہوش نہ رہا ——— اور تم کہہ رہی ہو کہ میں نے صابن کی گولی کھالی تھی" ——— فیاض نے حیرت سے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

ڈاکٹر اجمل جو حیرت سے یہ کہانی سُن رہا تھا۔ اور اس کی نظر فیاض کی بیوی کی انگلیوں میں پکڑی ہوئی سفید گولی پر پڑ گئی۔

" یہی گولی ہے ——— ذرا دکھائیے" ——— ڈاکٹر اجمل نے کہا اور پھر اس نے فیاض کی بیوی کے ہاتھوں سے گولی لے کر اُسے غور سے دیکھا اور دوسرے لمحے وہ کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

" بہت خوب ! ——— انتہائی دلچسپ اتفاق ہے ——— یہ تو واقعی صابن کی گولی ہے ——— اور جہاں تک میرا آئیڈیا ہے یہ گولیاں واشنگ مشین میں استعمال کے لئے تیار کی جاتی ہیں" ——— ڈاکٹر اجمل نے کہا۔

" ارے تو تم نے کیلشیم کا پرانا ڈبہ اٹھا لیا ——— اوہ تو یہ مسئلہ ہوا۔ گولیاں واقعی میں نے واشنگ مشین کے لئے منگوائی تھیں فضلو سے۔ اس کا پرانا ڈبہ پھٹ گیا تو میں نے یہ گولیاں کیلشیم والے پرانے ڈبے میں ڈال دی تھیں" ——— اس بار فیاض کی بیوی نے ہنستے ہوئے کہا اور فیاض نے بے اختیار اپنا سر پکڑ لیا۔

" اگر ڈال ہی دی تھیں تو پھر اسے دواؤں والی الماری میں رکھنے کی کیا تک تھی" ——— فیاض نے کہا۔

" اوہ صاحب ! ——— یہ ڈبہ تو میں نے الماری میں رکھا تھا ——— یہ ڈبہ غسل خانے میں پڑا ہوا تھا۔ میں نے سمجھا کہ بیگم صاحبہ نے دوا کا ڈبہ غلطی سے یہاں رکھ دیا ہے" ——— اس بار فضلو نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور اس کے اس فقرے کے ساتھ ہی سارا معاملہ صاف ہو گیا۔

" ڈاکٹر صاحب ! ——— آپ کو ناحق تکلیف ہوئی ——— معافی چاہتی ہوں" ——— فیاض کی بیوی نے شرمندہ سے لہجے میں ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا جو کھڑے ہنس رہے تھے۔

" ارے بھابھی ! ——— یہ کیسی تکلیف ہے ——— میں آپ کا ہمسایہ ہوں ——— آپ کا مجھ پر حق بنتا ہے ——— میں کھینچ جانے کے لئے گاڑی کا دروازہ کھول ہی رہا تھا کہ فضلو بھاگتا ہوا آیا اور میں ادھر چلا آیا" ——— ڈاکٹر اجمل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ڈاکٹر صاحب ! ——— ایک خوفناک بیماری کا بڑا چرچا ہے آج کل۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے" ——— ؟ اچانک عمران نے ڈاکٹر اجمل سے مخاطب ہو کر کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"خوفناک بیماری ـــــ کونسی بیماری" ـــــ؟ ڈاکٹر اجمل نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"بیماری کا نام تو مجھے نہیں آتا ـــــ یا شاید ابھی تک اس بیماری کا نام رکھا ہی نہ گیا ہو ـــــ بہرحال علامات بتا دیتا ہوں" ـــــ عمران نے فیاض کی بیوی کی طرف معنی خیز نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا اور فیاض کی بیوی دھیرے سے مسکرا دی۔

"ضرور بتایئے" ـــــ ڈاکٹر اجمل انتہائی سنجیدہ تھا۔

"مریض صبح اٹھتا ہے ـــــ دانتوں کو پیسٹ کرتا ہے ـــــ شیو بناتا ہے اور وہ بھی الٹی۔ تاکہ بالوں کی جڑیں تک غائب ہو جائیں۔ اس کے بعد غسل کرتا ہے ـــــ نیا سوٹ پہنتا ہے ـــــ عطر کی پوری شیشی اپنے اوپر انڈیلتا ہے ـــــ پھر کرسی پر بیٹھ کر اخبار پڑھتا ہے ـــــ بڑے مزے سے ناشتہ کرتا ہے ـــــ اس کے بعد سوٹ اتارتا ہے اور بستر پر لیٹ کر ہائے ہائے کرنا شروع کر دیتا ہے" ـــــ عمران نے بیماری کی علامات بتاتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا اور ڈاکٹر اجمل یوں آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ عمران واقعی سنجیدہ ہے یا ـــــ!

"یہ کیا بیماری ہوئی" ـــــ ڈاکٹر اجمل نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر آپ ہیں ـــــ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے ـــــ اور ہاں! جب مریض شدت اختیار کر جائے تو صابن کی گولی حلق میں ڈالتا ہے اور بیہوش ہو جاتا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"تم باز نہیں آؤ گے ـــــ خوامخواہ مذاق اڑا رہے ہو ـــــ بس غلطی سے گولی کھا لی میں نے" ـــــ فیاض نے بستر سے اٹھتے ہوئے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں تو ڈاکٹر صاحب! ـــــ پھر یہ کونسی بیماری ہے" ـــــ عمران نے فیاض کی بات سنی ان سنی کرتے ہوئے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ مذاق کر رہے ہیں جناب! ـــــ بھلا یہ کونسی بیماری ہے ـــــ اچھا بھابھی! ـــــ اب مجھے اجازت دیجیئے ـــــ اوکے فیاض صاحب" ـــــ ڈاکٹر اجمل نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"اچھا تو جناب سپرنٹنڈنٹ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو آجکل بیمار ہیں" ـــــ عمران نے بستر کے پاس پڑی ہوئی کرسی گھسیٹ کر اس پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"تمہیں کس نے بتایا ہے ـــــ جو تم یہاں آ پہنچے ہو" ـــــ فیاض نے دوبارہ بستر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"عمران! ـــــ میں تمہارے لئے چائے بنا لاؤں ـــــ اور آپ بھی ذرا گلا صاف کر لیجیئے" ـــــ فیاض کی بیوی نے عمران کے ساتھ ساتھ فیاض سے بھی مخاطب ہو کر کہا۔

اور فیاض برے برے منہ بناتا ہوا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔ فضلو اور فیاض کی بیوی دونوں جا چکے تھے۔

"آخر یہ بیماری کا چکر کیا ہے" ـــــ فیاض کے باہر آتے ہی عمران نے پوچھا۔ فیاض تولیئے سے منہ پونچھ رہا تھا۔

"چکر کچھ نہیں ـــــ تمہارے ڈیڈی میرے پیچھے پڑ گئے ہیں۔ کہتے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہیں اگر تمہیں کسی ہوٹل میں دیکھا ___ کسی کیفے یا بار میں تم نظر آئے تو ملازمت سے نکال دوں گا ___ اور ایک کم بخت انسپکٹر شاہد میرا سخت دشمن ہے ___ اُسے میری جاسوسی پر لگا دیا ہے ___ اب تم خود سوچو کہ میں سارا دن دفتر میں جھک جھک کرنے کے بعد کیا کروں ___ چنانچہ میں بیمار ہو گیا" ___ فیاض نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا تو یہ بات ہے ___ لیکن فیاض! ___ میں تو تمہیں بہادر سمجھتا تھا ___ مگر تم تو بڑے بزدل نکلے ہو ___ کیا تمہاری باقی عمر اسی بیماری میں گذرے گی" ___ عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔ اس کے لہجے میں فیاض کے لئے ہمدردی کے آثار موجود تھے۔

"اور بتاؤ میں کیا کروں ___ سر رحمان میں اسی قسم کے آدمی ___ وہ واقعی مجھے نوکری سے نکال باہر کریں گے ___ اس لئے میں نے تو یہی سوچا ہے کہ کچھ دن بیمار بن کر گھر پڑا رہوں ___ تب تک سر رحمان کسی اور مسئلے میں الجھ کر یہ بات بھول جائیں گے" ___ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"لیکن ہوا کیا ___ آخر ڈیڈی کے اتنے غصے کی کوئی وجہ بھی تو ہو گی" عمران نے رازدارانہ لہجے میں کہا۔

"وہ اور یگا بار کا چکر ہے ___ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ اس کا مالک ارشد چودھری ہے ___ جو تمہارے ڈیڈی کا بہت گہرا دوست ہے ___ میں نے اس سے ماہانہ مانگا تو وہ مجھ سے اکڑ پڑا ___ میں بھی اکڑ گیا اور پھر بات سر رحمان تک پہنچ گئی" ___ فیاض نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور تمہاری اکڑ یہاں بستر پر آ کر نکلی ___ ارے تم عمران دی گریٹ کے دوست ہو ___ تم مجھے فون کر دیتے۔ میں اس ارشد چودھری کی اکڑ ایسی نکالتا کہ وہ ماہانہ تو کیا ___ سالم بار ہی تمہارے حوالے کر کے چٹکیاں بجاتا سڑک پر دوڑنے لگتا" ___ عمران نے کہا۔

"چھوڑو ___ وہ بڑا غلط آدمی ہے ___ اور پھر تمہارے ڈیڈی کا دوست ہے" ___ فیاض نے پہلو بچانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"دوست ہے تو کیا ہوا ___ میں اس کے لڑکے کو دوست بنا لوں گا۔ لیکن وہ سور فیاض سے اکڑے ___ یہ مجھ سے برداشت نہیں ہو سکتا ___ چلو تیار ہو جاؤ ___ ہم ابھی اور یگا بار جائیں گے" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یار کیوں مجھے مروانے لگے ہو ___ میں تو نہیں جاتا" ___ فیاض نے انکار کرتے ہوئے کہا۔

"تم تو کیا ___ تمہاری ہونے والی اولاد بھی جائے گی ___ سمجھے ___ میرا نام عمران ہے ___ میں چاہوں تو تم یہیں بستر پر پڑے پڑے نہ صرف نوکری سے باہر ہو گے ___ بلکہ گھر سے باہر اور جیل کے اندر ہو گے۔ مجھے صرف ڈیڈی کو تمہارے مختلف بنکوں میں موجود خفیہ اکاؤنٹوں کے نمبر بتانے پڑیں گے" ___ عمران نے کہا اور فیاض یوں اچھلا جیسے اسے بجلی کا شاک لگا ہو۔

"ارے ارے خدا کے لئے یہ غضب نہ کرنا" ___ فیاض نے تڑپ پڑتے ہوئے کہا۔

"غضب ___ کیا غضب" ___ اچانک فیاض کی بیوی کی آواز

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سنائی دی۔ وہ اسی لمحے کمرے میں داخل ہوئی تھی۔ اس کے پیچھے فضلو ٹرالی دھکیلتا ہوا آ رہا تھا۔

"پھر بتاؤں بھابھی کو تمہاری بیماری کی اصل وجہ" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور فیاض یوں چونک کر عمران کو دیکھنے لگا جیسے اسے بات سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"کیا مطلب ـــ؟ میں سمجھی نہیں" ـــ فیاض کی بیوی نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"بھابھی! ـــ میں نے ان کی بیماری کی اصل وجہ تلاش کر لی ہے۔ اور میں نے جب کہا کہ میں بھابھی کو بتاؤں تو کہنے لگا کہ ارے یہ غضب نہ کرنا" ـــــ عمران نے غضب کی تشریح کرتے ہوئے کہا۔

"کیا وجہ ہے" ـــــ؟ اس بار فیاض کی بیوی نے انتہائی سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"بکواس کر رہا ہے ـــ اس کی تو عادت ہی بکواس کرنے کی ہے" فیاض نے پہلو بچاتے ہوئے کہا۔ وہ اپنی بیوی کے بدلتے ہوئے تیور بھانپ گیا تھا۔

"وجہ یہ ہے بھابھی ـــ کہ تم اب پہلے سے زیادہ سمارٹ اور خوبصورت ہو گئی ہو ـــ اس لئے حضرت بیماری کا بہانہ بنائے گھر میں پڑے ہیں"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض نے یوں اطمینان بھرا طویل سانس لیا جیسے اس کے سر سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔ جب کہ عمران کے اس فقرے سے فیاض کی بیوی کا رنگ بدل گیا۔ وہ بڑے شرمیلے انداز میں مسکرا دی۔

"خاک سمارٹ ہو گئی ہوں ـــ سارا دن گھر کے کام سے ہی فرصت نہیں ملتی" ـــ فیاض کی بیوی نے شرمیلے انداز میں کہا۔

"اسی لئے تو فیاض بیمار پڑا ہے ـــ آپ کو گھر کے کاموں سے فرصت ملے تو وہ تندرست ہو" ـــ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور فیاض زندگی میں شائد پہلی بار عمران کی کسی بات پر بے اختیار قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

"اوہ! ـــ تم بہت شریر ہو" ـــ فیاض کی بیوی واقعی شرما گئی اور دوسرے لمحے اٹھ کر اندرونی کمرے کی طرف بھاگ گئی۔

فضلو نے چائے پیالیوں میں ڈال کر عمران اور فیاض کے سامنے رکھ دی اور وہ دونوں چائے پینے میں مصروف ہو گئے۔

چائے سے فارغ ہو کر عمران کے زور دینے پر فیاض اور یگا بار پلنے پر آخر کار رضامند ہو گیا۔ لیکن اس نے عمران سے وعدہ لے لیا تھا کہ وہ وہاں اس کی موجودگی میں کوئی جھگڑا نہیں کرے گا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گھنٹی کی مترنم آواز سنتے ہی قوی ہیکل جسم کے مالک ادھیڑ عمر شخص نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔ وہ اس وقت ایک بڑی سی میز کے پیچھے اونچی نشست کی کرسی پر بیٹھا کسی ضخیم فائل کے مطالعے میں مصروف تھا۔ دروازے کے اوپر نصب ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے جل بجھ رہا تھا اور گھنٹی کی آواز بھی سنائی دے رہی تھی۔

ادھیڑ عمر شخص نے میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ خود بخود کھل گیا تو ایک باوردی شخص بڑے احترام بھرے انداز میں اندر داخل ہوا۔ اس نے نیلے رنگ کی خوبصورت سی یونیفارم پہن رکھی تھی۔

"کیا بات ہے مائیکل" ـــــ ادھیڑ عمر نے آنے والے سے مخاطب ہو کر سخت لہجے میں پوچھا۔

"ایک صاحب آپ سے ملنے آئے ہیں ـــ غیر ملکی ہیں۔ اپنے آپ

کو گاہک بتاتے ہیں ـــ میں نے انہیں ٹالنے کی کوشش کی۔ لیکن وہ ملاقات پر مصر ہیں" ـــــ آنے والے مائیکل نے میز کے قریب آ کر احترام بھرے لہجے میں کہا۔

"گاہک! ـــ اوہ کیا نام ہے" ـــــ؟ ادھیڑ عمر شخص نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"نام پوچھا تو کہنے لگے کہ بس گاہک کافی ہے" ـــــ مائیکل نے جواب دیا۔

"اوہ ٹھیک ہے ـــ بھیج دو" ـــــ ادھیڑ عمر نے کہا اور سامنے پڑی ہوئی فائل بند کر کے اسے میز کی دراز کھول کر اندر رکھ دیا۔

مائیکل تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ دوبارہ واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک ٹھوس جسم کا مالک نوجوان تھا جس نے نیلے رنگ کا لانگ بوٹ پہن رکھا تھا۔ مائیکل اسے کمرے میں چھوڑ کر سر ہلاتا ہوا واپس چلا گیا۔

"مجھے لانگ مین کہتے ہیں ـــ اور میں گاہک ہوں" ـــــ آنے والے نے مسکراتے ہوئے مصافحے کے لئے ادھیڑ عمر کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"میرا نام تو یقیناً آپ جانتے ہوں گے" ـــــ ادھیڑ عمر نے کھڑے ہو کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ جانتا ہوں ـــ آپ ڈربی ہیں۔ راکوش کے مقامی چیف" ـــــ لانگ مین نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"او کے ـــ تشریف رکھیئے" ـــــ ادھیڑ عمر نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میز کے سامنے پڑی ہوئی ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا اور لانگ مین کرسی پر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

"فرمایئے! ۔۔۔ کیا خدمت کروں" ۔۔۔ ؟ ڈربی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے اس لئے بھیجا گیا ہے تاکہ زیڈ۔ بی کے متعلق آپ کے جواب سے اپنے بڑوں کو مطلع کر سکوں" ۔۔۔ لانگ مین نے کہا۔

"زیڈ۔ بی! ۔۔۔ میں سمجھا نہیں ۔۔۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ کھل کر بات کیجئے" ۔۔۔ ڈربی نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ڈربی! ۔۔۔ گاہک اور زیڈ۔ بی سے آپ سب کچھ سمجھ چکے ہیں۔ اس لئے چھپنے چھپانے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ ہمیں جلدی ہے اس لئے بڑوں نے مجھے بھیجا ہے" ۔۔۔ لانگ مین نے کہا۔

"اتنا تو میں جانتا ہوں کہ گاہک کا لفظ مافیا والے نمائندے کے لئے استعمال کرتے ہیں ۔۔۔ اور مجھے آپ کی معلومات پر بھی حیرت ہے۔ لیکن میرا مافیا سے کیا تعلق ۔۔۔ ؟ دوسری بات یہ کہ میں تو زیڈ۔ بی ٹائپ کے کوڈ سے واقف نہیں ہوں" ۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ ؟ کیا آپ اب زیڈ۔ بی فارمولے سے بھی منکر ہو جائیں گے ۔۔۔ مسٹر ڈربی! ۔۔۔ یہ معاملہ بے حد سیریس ہے ۔۔۔ اس بارے میں میں یا میرے بڑے کسی قسم کے مذاق کے متحمل نہیں ہو سکتے" ۔۔۔ لانگ مین نے اس بار قدرے کرخت لہجے میں کہا۔

"آپ کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ۔۔۔ میں کسی زیڈ۔ بی فارمولے سے واقف نہیں ہوں" ۔۔۔ ڈربی نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

"تو کیا آپ کو مافیا نے زیڈ۔ بی فارمولا نہیں بھیجا ۔۔۔ اس مشن کا فارمولا وہ آپ سے یہاں مکمل کرانا چاہتے ہیں" ۔۔۔ لانگ مین کے چہرے پر حیرت نمایاں تھی۔

"نہیں! ۔۔۔ میں نے پہلے کہا ہے کہ میرا مافیا سے کوئی تعلق نہیں ہے اور یہ کبھی رہا ہے ۔۔۔ اور آپ کی دوسری بات تو بالکل ہی مضحکہ خیز ہے مافیا جیسی بین الاقوامی تنظیم کو کیا ضرورت ہے کہ وہ مجھ سے کوئی مشن حاصل کراتے ۔۔۔ ان کے اپنے وسائل اتنے زیادہ ہیں کہ انہیں کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے" ۔۔۔ ڈربی نے اس بار باقاعدہ مضحکہ اڑانے والے لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اگر آپ کا یہی جواب ہے تو میں اپنے بڑوں کو جا کر یہی جواب دے دیتا ہوں ۔۔۔ اس کے بعد آپ جانیں اور وہ" ۔۔۔ لانگ مین نے اٹھتے ہوئے کہا

"تشریف رکھئے! ۔۔۔ اب آپ تشریف لے ہی آئے ہیں تو کچھ دیر بیٹھئے آخر آپ ایک بہت بڑی تنظیم کے گاہک ہیں ۔۔۔ آپ کی خدمت ہمارے لئے فرض ہے" ۔۔۔ ڈربی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ! ۔۔۔ میں کام کے سلسلے میں آیا تھا ۔۔۔ جواب مل گیا اور میرا کام ختم ہو گیا ۔۔۔ اب اجازت دیجئے" ۔۔۔ لانگ مین نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کوئی بات نہیں جناب! ۔۔۔ کام تو ہوتے ہی رہتے ہیں ۔۔۔ آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے ۔۔۔ بہرحال ایک گلاس مشروب تو پی لیجئے۔ اس کے بعد چلے تو جانا ہی ہے آپ نے" ۔۔۔ ڈربی نے اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"سوری! ۔۔۔ میں ڈیوٹی کے دوران کچھ نہیں پیتا ۔۔۔ یہ میرا اصول

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سے ___ باتی باتی" ___ لانگ مین نے کہا اور پھر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ لیکن اس نے مڑ کر ابھی دو قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک چھت پر سے سرخ رنگ کی تیز روشنی نکلی اور لانگ مین اس سرخ روشنی میں ایک لمحے کے لئے نہا سا گیا۔ دوسرے لمحے روشنی معدوم ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی لانگ مین کٹے ہوئے شہتیر کی طرح فرش پر گر گیا۔

ڈربی نے مسکراتے ہوئے میز پر رکھے ہوئے ایک انٹرکام سیٹ کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس سر" ___ دوسری طرف سے ایک سنجیدہ آواز سنائی دی۔

"مائیکل! ___ یہ شخص کس چیز پر آیا تھا" ___؟ ڈربی نے پوچھا۔

"ٹیکسی پر آیا تھا سر" ___ مائیکل نے جواب دیا۔

"اوکے ___ میں نے اسے ریڈ ڈاؤن کر دیا ہے ___ اسے اٹھا کر تہہ خانے میں پہنچا دو ___ میں اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کرنا چاہتا ہوں ___ اور ہیڈ کوارٹر کو الرٹ کر دو۔ شائد مجھے کسی اقدام کے لئے فوری ہدایات دینی پڑیں" ___ ڈربی نے کہا۔

"یس سر" ___ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ڈربی نے رسیور رکھ دیا۔ اب وہ غور سے فرش پر پڑے ہوئے لانگ مین کو دیکھ رہا تھا اس کے چہرے پر شکنوں کا جال سا پھیلا ہوا تھا۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور دو نوجوان اندر داخل ہوئے۔ انہوں نے بڑی پھرتی سے فرش پر پڑے ہوئے لانگ مین کو اٹھایا اور کمرے سے باہر لے گئے۔

ان کے باہر جاتے ہی دروازہ بند ہوا، ڈربی اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

میز کے پیچھے سے نکل کر وہ شمالی سمت میں موجود ایک چھوٹے دروازے میں داخل ہو گیا۔ دروازہ پار کر کے وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا اس نے دروازہ بند کیا اور پھر کمرے میں رکھی ہوئی ایک میز کی طرف بڑھ گیا۔ میز کی سطح سپاٹ اور خالی تھی۔

ڈربی نے میز کی دراز کھولی اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک بٹن دبایا تو میز کی سطح درمیان سے پھٹ کر دونوں اطراف میں سمٹ گئی اور ایک جدید ساخت کا بڑا سا ٹرانسمیٹر اوپر کو ابھر آیا۔ ڈربی نے پاس پڑی ہوئی کرسی گھسیٹی اور ٹرانسمیٹر کے سامنے بیٹھ کر اس نے اس کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ ٹرانسمیٹر میں زندگی کی لہر سی دوڑ گئی اور مختلف چھوٹے بڑے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی گونج کی آواز نکلنے لگی۔

ڈربی نے ایک سفید رنگ کا بٹن پریس کیا اور سائیڈ میں موجود مائیک کو کھینچ کر منہ سے لگا لیا۔

"ہیلو ___ ہیلو ___ آر تھرٹی سکس فیلڈ کالنگ ___ اوور" ___ ڈربی نے بار بار یہی فقرے دوہرانے شروع کر دیئے۔

"یس آر ہیڈ کوارٹر اٹنڈنگ یو ___ اوور" ___ چند لمحوں بعد ہی ایک مشینی سی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"کنکٹ ٹو چیف باس پلیز ___ اوور" ___ ڈربی نے کہا۔

"کوڈ پلیز ___ اوور" ___ دوسری طرف سے وہی مشینی آواز نکلی۔

"آر تھرٹی سکس فیلڈ ___ کوڈ زیرو ون زیرو ٹو، ڈبل زیرو ___ اوور" ___ ڈربی نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"رانگ کوڈ ۔ سوری ۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی دوبارہ گونج کی آواز ابھرنے لگی۔

ڈربی نے ٹرانسمیٹر بند کر دیا اور خاموشی سے بیٹھ گیا۔

تقریباً دو منٹ کے بعد ٹرانسمیٹر خود بخود چل پڑا۔ اور اس میں سے کی آواز ابھری۔ ڈربی نے ہاتھ بڑھا کر وہی سفید بٹن دبا دیا۔

"ہیلو فاؤل پلے ۔ ہیلو فاؤل پلے ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف ایک بھاری آواز سنائی دینے لگی۔

"یس ۔ فاؤل پلے اٹنڈنگ ۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوڈ پلیز ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"آر ٹی ایکس فیلڈ کوڈ زیرو ون زیرو ٹو ۔ ڈبل زیرو ۔ اوور" ڈربی کے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔ چیف باس اٹنڈنگ یو ۔ نام بتاؤ ۔ اوور" ۔۔۔ وہی آواز سنائی دی۔

"ڈربی باس ۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے ! ۔ کیوں کال کی ہے ۔ اوور" ۔۔۔ ؟ چیف باس نے پوچھا۔

"باس ! ۔ ایک شخص جو اپنا نام لانگ مین بتاتا ہے ۔ مجھے ملنے آیا ہے ۔ وہ گاہک بن کر آیا ہے ۔ زیڈ ۔ بی فارمولے کے متعلق جواب مانگنے آیا تھا ۔ جب میں نے کوڈ کے مطابق فارمولے سے انکار کیا تو بجائے مخصوص کوڈ دوہرانے کے اٹھ کر جانے لگا ۔ جس پر میں نے ٹ

ریڈ ڈاؤن کر دیا ہے ۔ میں نے کال اس لئے کی ہے کہ آپ مافیا سے معلوم کریں کہ کیا انہوں نے کوئی گاہک بھیجا ہے ۔ اوور" ۔۔۔ ؟ ڈربی نے کہا۔

"میں معلوم کروں ۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے ۔ تمہیں اچھی طرح معلوم ہے کہ ہمارا اس قسم کا براہ راست رابطہ قائم نہیں ہو سکتا ۔ سب کام کیٹنگ وے کے تحت ہو رہا ہے ۔ ایسی صورت میں لانگ مین یقیناً غلط آدمی ہے ۔ اور یہ بہت سیریس مسئلہ ہے کہ اس قدر خفیہ سبجیکٹ ایک غیر متعلق آدمی کو کیسے معلوم ہوا ۔ تم اس سے تفصیلی پوچھ گچھ کر کے مکمل کوائف معلوم کرو اور مجھے کال کرو ۔ میں انتظار کروں گا ۔ اوور" چیف باس نے انتہائی کرخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس ۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف سے اوور اینڈ آل کے الفاظ سنتے ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ ٹرانسمیٹر کو واپس میز کے اندر پہنچا کر جب میز کی سطح دوبارہ سپاٹ ہو گئی تو ڈربی اس کمرے سے نکل کر دوبارہ پہلے والے کمرے میں آیا اور دروازہ کھول کر باہر راہداری میں آ گیا۔ راہداری میں دو مسلح افراد موجود تھے۔

"مائیکل کہاں ہے" ۔۔۔ ؟ ڈربی نے ان میں سے ایک سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"وہ تہہ خانے میں ہے جناب" ۔۔۔ ایک مسلح فرد نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا اور ڈربی سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ اور مختلف راہداریوں اور کمروں سے گزرنے کے بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا۔ اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے سوئچ بورڈ کے پیچھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی کمرہ کسی لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ جب اس کی حرکت رک گئی تو ڈربی نے دروازہ کھولا اور ایک راہداری میں پہنچ گیا۔ راہداری کے اختتام پر لوہے کا ایک مضبوط دروازہ تھا۔ جس کے باہر دو مسلح افراد بڑے چوکنے انداز میں کھڑے تھے۔ ڈربی کے قریب پہنچتے ہی ان میں سے ایک نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹی سی ڈبیہ نکالی اور اُسے دروازے کے ایک مخصوص حصے پر رکھ کر زور سے دبایا تو ڈبیہ دروازے کے اندر غائب ہو گئی۔

چند لمحوں بعد کھٹاک کی آواز ابھری اور ڈبیہ واپس نکل آئی لیکن وہ ابھی تک دروازے کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی۔ اسی مسلح شخص نے ڈبیہ کو ایک جھٹکے سے دروازے سے علیحدہ کیا اور واپس جیب میں ڈال لیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔ اور ڈربی جو دروازے کے سامنے خاموش کھڑا تھا قدم بڑھاتا اندر چلا گیا۔

یہ ایک خاصا وسیع کمرہ تھا۔ جس کے عین درمیان میں چھت سے نکلنے والی دو مضبوط زنجیریں لٹک رہی تھیں۔ جن کے آخر میں لوہے کے حلقے تھے۔ لانگ مین کے دونوں ہاتھ ان حلقوں کے اندر تھے اور وہ فضا میں کافی اٹھا ہوا تھا۔ اس کے دونوں پیروں کو بھی اسی طرح لوہے کی زنجیروں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ اور ان زنجیروں کے سرے فرش میں غائب ہو رہے تھے۔

لانگ مین کی آنکھیں بند تھیں اور وہ بیہوشی کے عالم میں لٹکا ہوا تھا۔ دروازے کے ساتھ ہی مائیکل کھڑا تھا۔ جیسے ہی ڈربی اندر داخل ہوا،

مائیکل چوکنا ہو کر سیدھا ہو گیا۔ دروازہ اس کی پشت پر بند ہو گیا تھا۔

"اسے ہوش میں لاؤ مائیکل" ___ ڈربی نے لانگ مین کی طرف بڑھتے ہوئے مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر" ___ مائیکل نے جواب دیا اور دروازے کے ساتھ موجود ایک بڑی سی مشین کا ایک بٹن دبا دیا۔ مشین کا ایک خانہ کھلا اور اس میں سے سرخ رنگ کی روشنی یوں نکل کر لٹکے ہوئے لانگ مین پر پڑی جیسے کسی پرٹارچ کی روشنی ڈالی جاتی ہے۔ چند لمحوں بعد روشنی معدوم ہو گئی۔ اور اس کے ساتھ ہی لانگ مین کے جسم میں ہلکی سی لرزش ہونے لگی۔ اور چند لمحوں بعد اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ وہ چند لمحے تو بے خیالی کے سے انداز میں سامنے کھڑے ڈربی کو دیکھتا رہا پھر اس کی آنکھوں میں شعور کی چمک ابھرتی چلی آئی۔ اور اس کے ساتھ ہی اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار نمایاں ہوتے چلے گئے۔

"تم خاصی تکلیف محسوس کر رہے ہو گے لانگ مین" ___ اچانک ڈربی نے بڑے نرم لہجے میں کہا۔

"یہ کیا چکر ہے ___ کیا تم مافیا سے ٹکرانا چاہتے ہو" ___؟ چند لمحے خاموش رہنے کے بعد لانگ مین نے بھاری آواز میں جواب دیا۔ وہ اب پوری طرح ماحول سے مانوس دکھائی دے رہا تھا۔

"میں نے تسلی کر لی ہے ___ تمہارا مافیا سے کوئی تعلق نہیں ہے مسٹر لانگ مین" ___ ڈربی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کس سے تسلی کر لی ہے ___؟ سنو مسٹر ڈربی! ___ اب بھی وقت ہے مجھے چھوڑ دو ___ میں اسے تمہاری غلط فہمی سمجھ کر بھول جاؤں گا ___ ورنہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

یاد رکھو۔۔۔ مافیا سے ٹکرانے والے نیست و نابود ہو جاتے ہیں"۔۔۔ لانگ مین نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"تم میری فکر چھوڑو لانگ مین!۔۔۔ میں تم سے چند سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔۔۔ اور تم نے ہر قیمت پر ان کے جواب دینے ہیں۔۔۔ پہلی بات تو یہ کہ تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے۔۔۔ دوسرا یہ کہ تمہیں میرے متعلق کیسے معلوم ہوا کہ میں راکوشس کا مقامی چیف ہوں۔۔۔ اور تیسری بات یہ کہ تم نے مافیا اور راکوشس کے درمیان ہونے والے معاہدے اور زیرو فارمولے کے متعلق معلومات کہاں سے حاصل کیں"۔۔۔؟ ڈربی نے نرم لہجے میں کہا۔

"مجھے میرے بڑوں نے بتایا ہے"۔۔۔ لانگ مین نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مائیکل"۔۔۔ اچانک ڈربی نے چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس"۔۔۔ مشین کے پاس کھڑے ہوئے مائیکل نے فوراً ہی جواب دیا۔

"اسے ذرا کسو۔۔۔ یہ بہت ڈھیلا ہو رہا ہے"۔۔۔ ڈربی نے کہا اور مائیکل نے مشین کے ساتھ لگے ہوئے ایک چھوٹے سے پہیے کو دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔

اس پہیے کے گھومتے ہی فرش پر نصب زنجیریں سمٹنا شروع ہو گئیں اور اوپر چھت سے نکلنے والی زنجیریں چھت کی طرف سمٹتی چلی گئیں اور لانگ مین کا جسم دو طرف متضاد کھچاؤ کی زد میں آ گیا۔

لانگ مین نے ہونٹ بھینچ لئے۔ لیکن زنجیریں اسی طرح سمٹتی گئیں

اب اس کا جسم اوپر سے اوپر کی طرف اور نیچے سے نیچے کی طرف کھنچنا شروع ہو گیا۔

دوسرے لمحے لانگ مین کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی اور پھر وہ چاہنے کے باوجود حلق سے نکلنے والی مسلسل چیخوں کو نہ روک سکا۔ جسم کو دونوں طرف سے کھچاؤ بڑھ رہا تھا اور اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے اعصاب کچے دھاگوں کی طرح ابھی تڑخ تڑخ کر کے ٹوٹ جائیں گے۔ تکلیف اس قدر تیز تھی کہ اس کا ذہن ماؤف سا ہونے لگ گیا۔

"ب۔۔۔ ب۔۔۔ بتاتا ہوں۔۔۔ بتاتا ہوں"۔۔۔ اچانک لانگ مین نے چیختے ہوئے کہا اور مائیکل نے ہاتھ روک دیا۔

"ذرا ڈھیلا کر دو"۔۔۔ ڈربی نے کہا اور مائیکل نے اس پہیے کو بائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی لانگ مین کے جسم پر دونوں اطراف سے پڑنے والا کھچاؤ آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو گیا۔ جب اس کا جسم قدرے نارمل پوزیشن میں آیا تو مائیکل نے ہاتھ روک لیا۔ لانگ مین کی حالت بہت بری ہو چکی تھی۔ سرخ و سفید چہرہ تکلیف کی شدت سے سیاہ پڑ چکا تھا۔ خشک زبان منہ سے ذرا سی باہر نکل آئی تھی اور آنکھیں پھٹی ہوئی تھیں۔

"مجھے پانی دو"۔۔۔ لانگ نے کہا۔

"پہلے میرے سوالوں کے جواب دو۔۔۔ اور سنو!۔۔۔ جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔ ورنہ یہ چکر نہیں رکے گا اور تم جانتے ہو کہ تمہاری موت کس قدر عبرتناک ہو گی"۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"پہلے مجھے پانی دو ___ میرا دماغ ماؤف ہو رہا ہے" ___ لانگ مین نے سر مارتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں اوپر کو چڑھی جا رہی تھیں۔

"مائیکل! ___ اس کے منہ میں پانی ڈالو" ___ ڈربی نے کہا اور مائیکل سر ہلاتا ہوا ایک طرف بڑھا۔ اس نے سائیڈ کی دیوار میں نصب ایک الماری کھولی اور اس میں سے ایک پلاسٹک کی بوتل نکالی۔ اس کا سرا اس نے چٹکی سے پکڑ کر زور سے کھینچا تو بوتل کی گردن ایریل کی طرح اونچی ہوتی چلی گئی۔

کافی اونچائی تک بوتل کے سرے کو لے کر مائیکل نے اس کا منہ کھولا اور پھر بوتل ہاتھ میں اٹھائے وہ لانگ مین کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے بوتل کا ایریل نما سرا لانگ مین کے منہ میں دیا اور پلاسٹک کی بوتل کو دبانا شروع کر دیا۔

لانگ مین نے لمبے لمبے گھونٹ لینے شروع کر دیئے۔ بوتل کا آدھا پانی جب اس کے حلق سے نیچے اتر گیا تو لانگ مین کے چہرے پر چھائی ہوئی وحشت دور ہو گئی۔ اور وہ قدرے نارمل نظر آنے لگا۔ مائیکل نے بوتل اٹھائی اور اس کے سرے کو ہاتھ سے دبا کر دوبارہ سمیٹ دیا اور بوتل واپس الماری میں رکھ دی۔

"اب بتاؤ ___ ورنہ اس بار مائیکل کا ہاتھ نہیں رکے گا" ___ ڈربی نے سخت لہجے میں کہا۔

"لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ میں اگر سب کچھ بتا دوں تو مجھے زندہ چھوڑ دو گے" ___ لانگ مین نے کہا۔

"تم کیسی ضمانت چاہتے ہو" ___؟ ڈربی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا

"مجھے نیچے اتارو ___ اور اس عمارت سے باہر لے چلو ___ وہاں جا کر میں تمہیں سب کچھ بتا دوں گا" ___ لانگ مین نے کہا۔

"مائیکل" ___ ڈربی نے لانگ مین کو جواب دینے کی بجائے مشین کے پاس کھڑے ہوئے مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ___ مائیکل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"شروع ہو جاؤ ___ اور اس وقت ہاتھ روکنا جب اس کا جسم ٹوٹ کر دو ٹکڑوں میں تبدیل ہو جائے" ___ ڈربی نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور خود یوں دو قدم پیچھے ہٹ گیا جیسے اس نے لانگ مین کی موت کا آخری فیصلہ کر لیا ہو۔

"سنو! ___ رک جاؤ ___ میں سب کچھ بتا دیتا ہوں ___ لیکن کم از کم ایک وعدہ کرو کہ مجھے اس طرح کی عبرت ناک موت نہ مارو گے" ___ لانگ مین نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"تم موت کی بات کرتے ہو ___ اگر تم مجھے سچ سچ بتا دو تو ہو سکتا ہے کہ میں تمہیں زندہ چھوڑ دوں ___ بہرحال یہ وعدہ رہا کہ تمہیں تمہاری مرضی کی موت کے انتخاب کا موقع دیا جائے گا" ___ ڈربی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تو سنو! ___ میرا تعلق جی۔ ایم سے ہے ___ میرا نام لانگ مین ہے ہمارے ہیڈ کوارٹر کو رپورٹ ملی تھی کہ مانیا پاکیشیا میں کوئی اہم مشن مکمل کرنا چاہتی ہے ___ جس کے لئے اس نے راکوش سے معاہدہ کیا ہے ___ اور راکوش نے مشن کی زیڈ۔ بی فارمولے کی فائل راکوش کے مقامی چیف ڈربی کو بھجوا دی ہے ___ جی۔ ایم اس مشن کی تفصیلات

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جانا چاہتا تھا ___ چنانچہ میں یہاں پہنچا اور میں نے پاکیشیا میں جی۔ ایم
کی مقامی شاخ کے باس راجر کو رپورٹ دی ___ راجر نے فوری طور
پر اقدامات کئے اور تمہاری خواب گاہ میں ایک لڑکی بھیجی گئی ___ اس
لڑکی نے تلاشی لی لیکن کچھ نہ ملا ___ اس کے آدمی نے تمہاری نگرانی
کی ___ فون ٹیپ کئے ___ لیکن کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ اس پر آج ہماری
اور گاہا میں میٹنگ ہوئی۔ جس میں یہ فیصلہ ہوا کہ میں گاہک بن کر تمہارے
پاس جاؤں تاکہ بات کھل سکے ___ ہمارا خیال تھا کہ گاہک کے لفظ سن
کر تم کوئی ایسا اقدام نہ کرو گے۔ کیونکہ بہرحال مافیا ایک بہت بڑی تنظیم
ہے" ___ لانگ مین نے واقعی پوری سچائی سے سب کچھ بتا دیا۔

" لیکن جو لڑکی رات میرے پاس رہی ___ وہ تو مقامی تھی" ___ ڈربی
نے بھنویں اچکاتے ہوئے کہا۔

" ہماری مقامی شاخ میں سوائے راجر کے سب مقامی افراد ہیں"۔
لانگ مین نے جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ___ تم نے واقعی سچ سچ بتا دیا ہے ___ اور اب
وعدے کے مطابق تم سے پوچھتا ہوں کہ تم کیسی موت پسند کرتے ہو"
ڈربی نے ایسے انداز میں پوچھا جیسے دو شکاری مل کر کسی درندے کے
شکار کا پروگرام طے کر رہے ہوں۔

" کیا یہ ضروری ہے کہ تم مجھے مار ڈالو ___ اس سے تمہیں کیا فائدہ
اگر تم مجھے چھوڑ دو تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں کسی کو کچھ نہیں بتاؤں گا
بلکہ اپنی تنظیم کو یہی رپورٹ دوں گا کہ ایسا کوئی کنٹریکٹ نہیں ہوا ___ را
غلط ہے ___ اور اگر تم مجھے مار دو گے تو بہرحال یہ بات طے ہو جا

ایسا معاہدہ ہوا ہے ___ پھر اس معاہدے کو حاصل کرنے کے لئے
کوئی اور شخص آ جائے گا اور یقیناً وہ میری طرح احمق نہیں ہو گا کہ سیدھا
تمہارے پاس پہنچ جائے" ___ لانگ مین نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ___ مجھے تمہاری موت سے کوئی فائدہ
نہیں ہو گا ___ اور تمہیں چھوڑ دینے میں کوئی نقصان نہیں ہے کیونکہ
راجر اور اس کی کارکردگی کا مجھے اچھی طرح علم ہے ___ وہ الٹا بھی
مل جائے تو وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ___ باقی رہی تمہاری تنظیم جی۔ ایم۔
مجھے اس کی پرواہ نہیں" ___ ڈربی نے کچھ سوچتے ہوئے کہا اور
لانگ مین کے چہرے پر امیدوں کے آثار ابھر آئے۔

" مائیکل" ___ اچانک ڈربی نے مڑ کر مشین کے پاس کھڑے ہوئے
بل سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس" ___ مائیکل نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

" اسے بیہوش کر کے نیشنل پارک میں پھینکوا دو ___ اور سنو لانگ مین!
تم واقعی اپنی جان بچانا چاہتے ہو ___ تو وہی کرنا جو تم نے وعدہ کیا ہے
ورنہ راکوش کی بھیجی ہوئی موت سے تم دنیا کے کسی بھی کونے میں نہیں بچ
سکتے" ___ ڈربی نے کہا اور پھر تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف
بڑھ گیا۔

مائیکل نے پھرتی سے مشین کا ایک بٹن دبا دیا اور بٹن دبتے ہی بند
دروازہ خود بخود کھل گیا۔ اور ڈربی تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر راہداری
میں آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ اپنے دفتر میں پہنچ گیا۔ اس نے
کرسی پر پڑے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یس باس" ___ دوسری طرف سے ایک گونجی۔

"جیکب! ___ مائیکل سے کہہ دو کہ لانگ مین کی مکمل نگرانی ہونی چاہیے اور جن سے ملے ان کی بھی ___ اور جس وقت راجر کے ساتھ میٹنگ کرے مجھے فوری رپورٹ ملنی چاہیے" ___ ڈربی نے تیز لہجے میں کہا۔

"نگرانی کس انداز کی باس" ___ دوسری طرف سے بولنے والے جیکب نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ مائیکل سے کہو کہ اس کے لباس میں مائیکروٹرانسمیٹر لگا دے ___ تاکہ یہاں ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر ہی سب کچھ چیک ہوتا رہے" ڈربی نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"یس باس! ___ حکم کی تعمیل ہو گی" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈربی نے رسیور رکھ دیا۔ اور پھر اٹھ کر وہ اس چھوٹے کمرے کی طرف بڑھ گیا تاکہ چیف باس کو مکمل رپورٹ دے کر مزید ہدایات وصول کر سکے۔

اور یگا بار کی رونق عروج پر تھی۔ نائلہ اور رفیق اپنی مخصوص میز پر موجود تھے۔ ان کی میز پر دو کرسیاں خالی تھیں اور ان دونوں کو باس اور لانگ مین کی آمد کا انتظار تھا۔ تاکہ لانگ مین کی رپورٹ کے مطابق کام کو آگے بڑھایا جا سکے۔

نائلہ کی نظریں بار بار بیرونی دروازے کی طرف اٹھ رہی تھیں اور وہ کچھ بے چین سی لگ رہی تھی۔

"ابھی تو باس کے آنے کے وقت میں پندرہ منٹ رہتے ہیں۔ اور تم ابھی سے دروازے کی طرف دیکھ رہی ہو" ___ نائلہ کے ساتھ بیٹھے رفیق نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں رہتے تو ہیں ___ لیکن نجانے کیا بات ہے کہ مجھے پریشانی سی ہو رہی ہے" ___ نائلہ نے جواب دیا۔

"ٹیک اٹ ایزی ___ باس ہم سے زیادہ ہوشیار آدمی ہے" ___ رفیق

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے جواب دیا۔

"ارے یہ سپرنٹنڈنٹ فیاض" ـــــ اچانک نائلہ کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی اور رفیق نے بھی چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔

دروازے پر کشمشی رنگ کے سوٹ میں ملبوس ایک باوقار آدمی تھا جب کہ اس کے ساتھ ایک مضبوط جسم اور احمقوں جیسے چہرے کا مالک نوجوان کھڑا تھا جس نے ٹیکنی کلر لباس پہنا ہوا تھا۔ اور وہ پوری آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہال کو دیکھ رہا تھا جیسے زندگی میں پہلی بار کسی چکلے مقام پر آیا ہو۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض ـــــ کیا مطلب" ـــــ؟ رفیق نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

"یہ کشمشی رنگ کے سوٹ والا سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ہے" ـــــ نائلہ نے کہا۔

"انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ! ـــــ اوہ کوئی گھپلا تو نہیں ـــــ لیکن اسے کیسے جانتی ہو" ـــــ؟ رفیق نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ عورتوں کا شکاری ہے ـــــ ارے یہ تو ہماری طرف ہی آ رہے ہیں" ـــــ نائلہ نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔ اور رفیق بھی چونک کر انہیں دیکھنے لگا۔

وہ دونوں ایک ویٹر کی رہنمائی میں چلتے ہوئے ان کی طرف ہی آ رہے تھے۔ اور پھر وہ ان کے ساتھ والی میز پر پہنچ کر رک گئے۔ یہ میز خالی پڑی ہوئی تھی۔ اس پر ریزرویشن کارڈ موجود تھا۔ ویٹر نے کارڈ اٹھا لیا۔

"تشریف رکھیئے جناب" ـــــ ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کہاں رکھوں ـــــ میز پر ـــــ یا کرسی پر" ـــــ؟ نوجوان نے چونک کر ویٹر سے پوچھا۔

"میرا مطلب ہے کرسی پر تشریف رکھیئے" ـــــ ویٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا" ـــــ نوجوان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض خاموشی سے ایک کرسی پر بیٹھ گیا تھا۔ نوجوان نے بھی دوسری کرسی سنبھال لی۔

"حکم سر! ـــــ کیا پیش کروں" ـــــ ویٹر نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"منیجر کو پیش کرو ـــــ اسے کہو کہ پرنس آف ڈھمپ کے دربار میں حاضری دو" ـــــ نوجوان نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"مجھے جانتے ہو" ـــــ؟ فیاض نے اچانک کرخت لہجے میں ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور ویٹر جو عمران کی بات سن کر حیرت سے بھنویں اچکا رہا تھا، فیاض کی طرف متوجہ ہو گیا۔

"سر! ـــــ آپ ہمارے معزز گاہک ہیں" ـــــ ویٹر نے جواب دیا۔

"میرا نام فیاض ہے ـــــ اور میں سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ ہوں سمجھے ـــــ جاؤ اپنے منیجر سے کہو کہ ہم اس سے ملنا چاہتے ہیں" ـــــ فیاض نے سخت لہجے میں کہا۔

"بہتر سر ـــــ میں ابھی پیغام پہنچا دیتا ہوں" ـــــ ویٹر سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ کا نام سن کر خاصا مرعوب نظر آ رہا تھا۔

"لیکن پہلے میرا پیغام پہنچنا چاہیئے" ـــــ نوجوان نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ـــــ میں دونوں پیغام پہنچا دیتا ہوں" ـــــ ویٹر نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جان چھڑانے کے سے انداز میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اگر اس سے ملنا ہی تھا تو پھر یہاں آ کر بیٹھنے کا مطلب ـــ سیدھے اس کے دفتر چلے جاتے" ـــ نوجوان نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تم اسے نہیں جانتے عمران! ـــ وہ بے حد مغرور سا آدمی ہے ہو سکتا ہے کہ وہ ہمیں دروازے پر ہی کھڑا رکھتا ـــ ارشد چودھری کی وجہ سے وہ اپنے آپ کو بہت کچھ سمجھتا ہے ـــ کاش! ارشد چودھری اس بار کا مالک نہ ہوتا ـــ تو میں دیکھتا اس منیجر کے بچے کو ـــ وہ کتنے پانی میں ہے" ـــ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں بتا دیتا ہوں ـــ وہ چلو بھر پانی میں ہے" ـــ عمران نے بھی منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ارے یہ تو خود آ رہا ہے" ـــ اچانک فیاض کی چونکی ہوئی آواز سنائی دی۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اسے یقین نہ آ رہا ہو کہ منیجر خود چل کر بھی یہاں آ سکتا ہے۔

"تم پرنس آف ڈھمپ کے دربار کو کیا سمجھتے ہو ـــ ایسے لوگ تو اس دربار میں سر کے بل چل کر آتے ہیں ـــ یہ تو پھر پیروں پر چل کر آ رہا ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہیلو عمران صاحب! ـــ نہ ہے نصیب! ـــ آپ ہماری بار میں تشریف لائے ـــ مجھے ویٹر نے جیسے ہی بتایا میں بے حد حیران ہوا ـــ میں نے سوچا کہ آپ جیسی شخصیت کی ہماری بار میں آمد ہمارے لئے باعث فخر ہے" ـــ لمبے قد اور سخت چہرے والے منیجر نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔ اس نے فیاض کو یوں نظر انداز کر دیا تھا جیسے اس کا سرے سے

ہاں وجود ہی نہ ہو۔ اور فیاض کا چہرہ غصے کی شدت سے سیاہ پڑنے لگ گیا۔

"اوہ ٹونی! ـــ تم یہاں کیسے" ـــ؟ عمران نے یوں چونک کر کہا جیسے وہ ٹونی کو مدت سے جانتا ہو۔

"میں یہاں منیجر ہوں عمران صاحب" ـــ منیجر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اچھا! ـــ میں بھی سوچ رہا تھا کہ آخر اس بار میں اتنی رونق کیوں ہے ـــ ان سے ملو۔ یہ سپرنٹنڈنٹ فیاض ہیں" ـــ عمران نے یوں فیاض کا تعارف کرایا جیسے ٹونی انہیں جانتا ہی نہ ہو۔

"میں جانتا ہوں انہیں ـــ ہیلو فیاض صاحب! ـــ آپ بخیریت ہیں ناں" ـــ ٹونی نے بڑے رسمی سے لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری بار کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ سمجھے ـــ میں کسی چودھری کو نہیں جانتا" ـــ فیاض نے غصے سے بھڑکتے ہوئے انداز میں کہا۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو گئی تھیں۔ منیجر نے اسے نظر انداز کر کے اس کی جان جلا دی تھی اور وہ بھی عمران کے سامنے۔ اس لئے وہ غصے کی شدت سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

"مجھ سے کیا قصور ہوا ہے فیاض صاحب" ـــ؟ ٹونی نے معصوم سا چہرہ بناتے ہوئے کہا۔

عمران خاموش بیٹھا تھا۔

"شٹ اپ! ـــ مجھے معلوم ہے کہ تم یہاں کیا کرتے رہتے ہو سمجھے" ـــ فیاض نے غصے کی شدت سے پیر پٹختے ہوئے کہا۔

"فیاض صاحب کو ٹھنڈا پانی پیش کرو ـــ یہ بہت غصے میں ہیں" ـــ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ٹونی نے قریب کھڑے ویٹر سے بڑے طنزیہ انداز میں کہا تو معاملہ فیاض کی برداشت سے باہر ہو گیا۔ اس نے ٹونی کے چہرے پر تھپڑ مارنے کے لئے پوری طاقت سے ہاتھ گھمایا ہی تھا کہ عمران اچھل کر کھڑا ہوا اس نے فیاض کا ہاتھ راستے میں ہی روک لیا۔

"ارے ارے ۔۔۔ کیا کر رہے ہو ۔۔۔ یہ ہمارا اپنا آدمی ہے بھئی۔ اس بے چارے سے کیا لڑنا" ۔۔۔ عمران نے فیاض کو روکتے ہوئے کہا۔

"اس نے میری بے عزتی کی ہے ۔۔۔ میں اسے جان سے مار دوں گا" فیاض کا غصہ عروج پر تھا۔

"ٹونی! ۔۔۔ فیاض صاحب سے معافی مانگو ۔۔۔ ورنہ پرنس آف ڈھ کو بھی غصہ آجائے گا" ۔۔۔ عمران نے اس بار خاموش کھڑے ہوئے ٹونی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں معافی چاہتا ہوں فیاض صاحب! ۔۔۔ میرا مقصد آپ کی بے عزتی نہ تھا" ۔۔۔ ٹونی نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر تیزی سے واپس مڑ گیا۔

فیاض یا تو اتنے غصے میں تھا ۔۔۔ یا دوسرے لمحے حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

"آخر تمہیں کونسا جادو آتا ہے کہ تمہارے کہنے پر اس نے اس طرح معافی مانگ لی ۔۔۔ ورنہ یہ شخص تو کسی کو پیٹھ پر ہاتھ نہیں رکھنے دیتا" فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاتھ آہستہ رکھو تو رکھنے دیتے ۔۔۔ تم تو یکلخت سخت ہاتھ رکھ دیتے ہو ۔۔۔ اس سے لڑنے کا فائدہ ۔۔۔ یہ تو ملازم ہے ۔۔۔ لڑنا ہی ہے تو ارشد چوہدری سے لڑنا" ۔۔۔ عمران نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بھلاتے

ہوئے کہا اور فیاض نجانے کیا سوچ کر خاموش ہو گیا۔

دوسرے لمحے ویٹر نے لائم جوس کے دو بڑے گلاس لا کر ان دونوں کے سامنے رکھ دیئے۔

"منیجر صاحب نے بھیجے ہیں" ۔۔۔ ویٹر نے بڑے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا! ۔۔۔ ہم اس کی یہ دعوت قبول کرتے ہیں ۔۔۔ اور سنو! ۔۔۔ جب تمہاری بار کا مالک آجائے تو ہمیں بتا دینا ۔۔۔ ہم نے اس سے بار کا دورہ کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے ویٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مالک بس آنے ہی والے ہیں ۔۔۔ وہ روزانہ اسی وقت آجاتے ہیں" ویٹر نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

نائلہ اور رفیق خاموش بیٹھے یہ جھگڑا دیکھ رہے تھے۔ ان کی پوری توجہ ان دونوں کی طرف ہی لگی ہوئی تھی۔ اس لئے انہیں معلوم ہی نہیں ہو سکا کہ کب راجر اور لانگ مین ان کی کرسیوں کے قریب پہنچ گئے۔

"ہیلو" ۔۔۔ راجر نے جو آج بھی کل والے چیک سوٹ میں ملبوس تھا ان کے قریب آکر کہا اور وہ دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"اوہ باس آپ! ۔۔۔ ہمیں تو معلوم ہی نہ ہوا" ۔۔۔ نائلہ اور رفیق دونوں نے بوکھلا کر کرسیوں سے اٹھتے ہوئے کہا۔ لانگ مین خاموش کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ ستا ہوا تھا۔

"بیٹھو" ۔۔۔ باس نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے لانگ مین کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ وہ سب کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"باس! ۔۔۔ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ساتھ والی میز پر موجود ہے" ۔۔۔ نائلہ نے سرگوشی کے سے انداز میں راجر سے مخاطب ہو کر کہا اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

راجر اس کی بات سن کر بری طرح چونک پڑا۔ اس کی نظریں تیزی سے گھومیں اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں سوپر فیاض پر پڑیں اس نے جو سے منہ پھیر لیا۔

"یہ یہاں کیسے آیا ہے" ——؟ راجر نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"معلوم نہیں باس! —— اس کے ساتھ کوئی پرنس آف ڈھمپ جسے منیجر عمران کہہ رہا تھا" —— ناظر نے کہا۔

"اوہ! —— پھر میٹنگ برخواست —— میں فون پر بات کروں گا" باس نے دبے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ویٹر ان کے قریب آگیا۔

"وہسکی" —— اس بار راجر نے اسے آرڈر دیتے ہوئے کہا اور سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

اسی لمحے انہوں نے سوپر فیاض کو چونکتے ہوئے دیکھا۔ اس کی بیرونی دروازے پر تھیں جہاں ایک ادھیڑ عمر آدمی ہاتھ میں فیشن پکڑے یوں کھڑا ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے سپہ سالار اپنی فوج معائنے میں مصروف ہو۔

"ارشد چوہدری —— یہی ارشد چوہدری ہے بار کا مالک" —— لمحے سوپر فیاض کی سرگوشی سنائی دی۔ وہ عمران کو بتا رہا تھا۔

ویٹر ارشد چوہدری کے سامنے بچھے چلے جا رہے تھے۔

ارے جناب چوہدری صاحب قبلہ" —— اچانک عمران نے سے اٹھ کر زور زور سے آوازیں دینا شروع کر دیں اور اس کی بلند آ سنتے ہی ہال میں بیٹھے ہوئے دیگر افراد کے ساتھ ساتھ کاؤنٹر کی طرف

ہوا ارشد چوہدری بھی چونک پڑا۔ اس نے مڑ کر اس میز کی طرف دیکھا جہاں عمران کھڑا ہاتھ ہلا رہا تھا۔

"ارے صاحب! —— ادھر آجائیے —— بڑی خوبصورت جگہ ہے" عمران نے اس کے مڑ کر دیکھتے ہی زور سے ہاتھ ہلاتے ہوئے کہا۔ اور ارشد چوہدری چند لمحے غور سے عمران کو دیکھتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر پھیلنے والی مسکراہٹ دور سے ہی نظر آنے لگ گئی۔ وہ شاید عمران کو پہچان گیا تھا اور دوسرے لمحے وہ مڑ کر تیزی سے عمران کی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"لو اب میں نے اسے بلا لیا ہے —— اب جی بھر کر اس سے لڑ لینا" —— عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے یوں فیاض سے مخاطب ہو کر کہا جیسے ڈرامے میں اس کا کردار ختم ہو گیا ہو اور اب فیاض کا کام شروع ہونے والا ہو۔

"تمہارے ڈیڈی درمیان میں نہ ہوتے تو" —— فیاض نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"تم ڈیڈی کا فکر نہ کرو —— وہ کباب میں ہڈی بننے والے کون ہوتے ہیں" —— عمران نے سرگوشی کرتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے! —— تم یہاں کیوں بیٹھے ہو" ——؟ اسی لمحے ارشد چوہدری کی آواز سنائی دی وہ ان کے قریب پہنچ گیا تھا۔

"کک —— کیوں —— کیا یہ ہال نابالغوں کے لئے ہے"؟ عمران نے خوفزدہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"نابالغوں کے لئے نہیں —— بلکہ بالغوں کے لئے ہے" —— ارشد

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چوہدری نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔ اس نے اپنی طرف سے طنز کیا تھا۔

"اوہ! ۔۔۔ اسی لئے آپ کسی دوسری طرف جا رہے تھے" ۔۔۔ عمران نے ترکی بہ ترکی جواب دیا اور ارشد چوہدری کے حلق سے نکلنے والے بے اختیار قہقہے سے ہال گونج اٹھا۔

"تم واقعی شیطان ہو" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ان سے ملئے ۔۔۔ شیطان کے ساتھی سپرنٹنڈنٹ فیاض سنٹرل انٹیلی جنس بیورو" ۔۔۔ عمران نے فیاض کا باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"میں جانتا ہوں انہیں ۔۔۔ فیاض صاحب خاصی مشہور شخصیت ہیں" ارشد چوہدری نے بڑا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ویٹر کرسی لاؤ ۔۔۔ کیا تم اپنے مالک کو یوں ہی کھڑا رکھو گے" ۔۔۔ اسی لمحے عمران نے قریب موجود ویٹر سے کہا اور ویٹر بوکھلا کر ایک میز کی طرف دوڑا جس کے پاس ایک خالی کرسی موجود تھی۔

"میں منیجر کے دفتر میں جا رہا ہوں ۔۔۔ تم وہیں آ جاؤ۔ اور اس دوران فیاض صاحب یہاں بیٹھ کر جو کچھ بھی کھائیں پئیں گے ۔۔۔ وہ میری طرف سے ہو گا" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے کہا اور پھر مڑنے لگا۔

"چوہدری صاحب! ۔۔۔ وہ بارہ نمبر۔ پلائی پہنچ گئی ہے یا ۔۔۔" اچانک عمران نے کہا اور ارشد چوہدری اس کی بات سنتے ہی یوں تیزی سے مڑا جیسے اس کے ننگے جسم پر کوڑا پڑا ہو۔

"کک ۔۔۔ کک ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ مجھے کہہ رہے ہو" ۔۔۔

ارشد چوہدری نے بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا۔ وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کر رہا تھا

"تشریف رکھئے! ۔۔۔ آرام سے باتیں ہوں گی ۔۔۔ فیاض تو بارسیل کے پرتگالی ہوا تھا ۔۔۔ لیکن میں اسے بڑی مشکل سے سمجھا بجھا کر لایا ہوں" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی بڑے ناموس طریقے سے فیاض کو آنکھ مار دی اور فیاض کا بے عزتی کی وجہ سے پچکا ہوا سینہ عمران کے آنکھ مارتے ہی اس غبارے کی طرح پھولتا چلا گیا جس میں ہوا بھری جا رہی ہو۔

"اوہ! ۔۔۔ اوہ! ۔۔۔ کیا تم دونوں منیجر کے کمرے میں ۔۔۔" ارشد چوہدری نے اور زیادہ بوکھلا کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا جیسے اسے خطرہ ہو کہ عمران کی بات کسی اور نے نہ سن لی ہو۔

"مالک آپ ہیں ۔۔۔ بات آپ سے ہو سکتی ہے ۔۔۔ وہ بے چارہ تو ملازم ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ارشد چوہدری چند لمحے کھڑا ہونٹ کاٹتا رہا۔ پھر ایک طویل سانس لے کر کرسی پر بیٹھ گیا جو ویٹر نے ساتھ والی میز سے اٹھا کر وہاں لا رکھی تھی۔

راجر نے معنی خیز نظروں سے رفیق اور نائلہ کو دیکھا۔ سپلائی نمبر بارہ کا لفظ سن کر وہ چونک پڑا تھا اور پھر اس کا ارشد چوہدری پر ہونے والے ردعمل نے اسے مزید چونکا دیا تھا۔ اب وہ وہسکی کی چسکیاں لینے کے ساتھ ساتھ پوری طرح ان کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

"یہ تم کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ میں سمجھا نہیں" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔ فوری ہونے والے ردعمل سے اب

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔

"اگر انسان کے دماغ کا سگنل گرین ہو تو اُسے بہت جلد سمجھ آجاتی ہے ___ کیوں سوپر فیاض" ___ عمران نے فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ اور فیاض نے سر ہلا دیا۔ حالانکہ بات اس کے پلے نہ پڑی تھی۔

"اوہ! ___ میرے ساتھ آؤ پلیز ___ یہاں نہیں ___ میرے خاص کمرے میں آؤ ___ اٹھو آؤ ___ فیاض صاحب آپ بھی پلیز" ___ ارشد چوہدری کا سارا مالکانہ غرور سوڈے کی جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا اور اب وہ فیاض صاحب اور پلیز کے الفاظ بڑے لجاجت آمیز لہجے میں کہہ رہا تھا۔ اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے چہرے پر زلزلے کے سے آثار ابھر آتے تھے۔

"آؤ سوپر! ___ اب تو چوہدری صاحب پلیز کہنا سیکھ گئے ہیں" عمران نے فیاض سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ___ یہیں بات ہوگی ___ پہلے بھی یہ باس سے بات کر چکے ہیں بلکہ شکایت کر چکے ہیں ___ اور میں صرف تمہاری وجہ سے ___ اور زیادہ چوڑا ہو گیا۔

"پلیز فیاض صاحب! ___ مجھ سے واقعی غلطی ہو گئی تھی ___ میں معافی چاہتا ہوں ___ آیئے پلیز" ___ ارشد چوہدری کا لہجہ بالکل رو دینے والا ہو گیا تھا۔

"بس اب زیادہ بھی نہ اکڑو ___ ورنہ میں ٹونی کو بلا لوں گا" ___ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور فیاض یوں اٹھ کھڑا ہوا جیسے کرسی

سیٹ میں موجود سپرنگوں نے اُسے اوپر اچھال دیا ہو۔ وہ عمران کے موڈ کو اچھی طرح سمجھتا تھا۔ اُسے معلوم تھا کہ اب اگر وہ زیادہ اکڑا تو عمران کی ذہنی رو بدل بھی سکتی ہے اور اس کے ساتھ ہی وہ تینوں آگے پیچھے چلتے ہوئے کاؤنٹر کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"چوہدری صاحب! ___ آپ کی چھڑی کا وزن کچھ زیادہ ہی دکھائی دیتا ہے ___ یہ آپ مجھے دے دیں۔ میں اٹھا لیتا ہوں ___ آخر آپ میرے ڈیڈی کے دوست ہیں" ___ عمران نے چھڑی کو درمیان سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں! ___ ایسی کوئی بات نہیں ___ یہ میرے پاس ہی ٹھیک ہے" ___ ارشد چوہدری نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران یوں بُرا سا منہ بناتے ہوئے آگے بڑھ گیا جیسے اُسے ارشد چوہدری کے تکلف سے خاصی تکلیف پہنچی ہو۔

جب وہ تینوں راہداری میں غائب ہو گئے تو راجر نے ایک طویل سانس لیا۔

"ہاں تو لانگ مین! ___ تمہاری رپورٹ یہ ہے کہ ڈربی کے پاس کوئی فائل نہیں پہنچی ___ اور ہیڈ کوارٹر کی رپورٹ غلط ہے" ___ راجر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد لانگ مین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں! ___ میں نے ہر طرح سے تسلی کر لی ہے" ___ لانگ مین نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن اس سے پہلے تم خود بضد تھے کہ رپورٹ غلط نہیں ہو سکتی" راجر نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"رپورٹ ایک ایسے مخبر نے دی تھی جس پر یقین نہ کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی ـــــ لیکن بہرحال غلطی ہر ایک سے ہو سکتی ہے۔ میں اب ہیڈ کوارٹر جا کر اس بارے میں مزید چھان بین کروں گا ـــــ فی الحال یہ کام ختم سمجھو" ـــــ لانگ مین نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لانگ مین! ـــ تم نے مجھے رپورٹ دی تھی تو میں نے ہیڈ کوارٹر چیف باس سے بات کی تھی ـــــ چیف باس نے کہا کہ رپورٹ بالکل درست ہے ـــــ زیڈ بی فائل ڈربی کے پاس پہنچ چکی ہے۔ اور چیف باس نے بتایا ہے کہ مافیا، راکوش سے براہ راست رابطہ نہیں رکھتی بلکہ تمام کام گینگ وے کے مقرر ہو رہا ہے ـــــ یہ فائل بھی ڈربی کے پاس گینگ وے نے پہنچائی ہے ـــــ اور اس کا جواب بھی گینگ وے حاصل کر کے مافیا تک پہنچائے گا۔ ایسی صورت میں تمہاری یہ بات میں سمجھ میں نہیں آ رہی کہ تم نے کیا تسلی کر لی ہے کہ فائل ڈربی کے پاس نہیں ہے" ـــــ راجر نے قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"جہاں تک میرا آئیڈیا ہے فائل نہیں پہنچی ـــــ میں نے ڈربی کو اچھی طرح ٹٹولا ہے ـــــ باقی تم جانو اور تمہارا کام ـــــ اگر تم اس فائل کو تلاش کر سکو تو بہت اچھا ہے ـــــ میں بہرحال واپس جا رہا ہوں تاکہ چیف باس کو اس سلسلے میں اپنی رپورٹ دے دوں" ـــــ لانگ مین نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ہونہہ ـــ ٹھیک ہے ـــ میں اپنے طور پر کوشش کروں گا۔ تو بہرحال میرا فرض ہے" ـــــ راجر نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

"اوکے! ـــ پھر مجھے اجازت" ـــــ لانگ مین نے اٹھتے ہوئے کہا اور راجر کے اثبات میں سر ہلاتے ہی وہ تیزی سے مڑا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

"باس! ـــ لانگ مین کل سے کچھ مختلف نظر آ رہا ہے" ـــــ لانگ مین کے جاتے ہی نائلہ نے کہا۔

"ہاں! ـــ کچھ بدلا بدلا سا مجھے بھی محسوس ہو رہا ہے ـــــ اس لئے میں نے اسے جانے کی اجازت دی ہے ـــ اب میرے آدمی اس کی نگرانی کریں گے ـــ بہرحال اب ہمیں اپنے طور پر اس فائل کا پتہ کرنا ہے" ـــــ راجر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــ یہ سوپر فیاض کا یہاں آ کر بیٹھنا ـــ اور پھر چلے جانا ـــ مجھے لگتا ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس ہماری طرف سے مشکوک ہو گئی ہے" ـــ رفیق نے کہا۔

"پہلے میں بھی یہی سمجھا تھا ـــــ سوپر فیاض کی یہاں موجودگی نے مجھے چونکا دیا تھا ـــــ لیکن بعد کی گفتگو سے ثابت ہو گیا ہے کہ یہ اور چکر تھا" ـــــ راجر نے کہا اور نائلہ اور رفیق دونوں نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیئے۔

"سنو! ـــ اب تم دونوں نے ڈربی کی نگرانی کرنی ہے ـــــ اس کے فون ٹیپ کرو ـــــ اس سے ملنے جلنے والوں کو چیک کرو۔ اور مجھے رپورٹ دیتے رہو ـــــ مجھے یقین ہے کہ کوئی نہ کوئی کلیو بہرحال مل جائے گا" ـــــ راجر نے کہا۔

"باس! ـــ اگر آپ حکم دیں تو ایک اور کھیل کھیلا جائے" ـــــ رفیق نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کھیل ــــ کونسا کھیل" ــــ؟ راجر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ڈربی کا نمبر ٹو مائیکل میرے قدوقامت کا ہے اور میرا واقف بھی ہے ــــ اگر آپ حکم کریں تو میں مائیکل کو اغوا کر کے اس کے میک اپ میں ڈربی کے پاس پہنچ جاؤں ــــ اس طرح شائد زیادہ آسانی سے پتہ چل جائے" ــــ رفیق نے کہا۔

"اوہ ویری گڈ! ــــ یہ بہت اچھی تجویز ہے ــــ کیا تم ایسا آسانی سے کر لو گے؟" ــــ راجر نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"بالکل باس! ــــ میرے لئے یہ مشکل نہیں ہے" ــــ رفیق نے اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"لیکن باس! ــــ میرے خیال میں اس طرح ہم خطرے میں پھنس سکتے ہیں ــــ اگر ڈربی کے اسسٹنٹ مائیکل کو اغوا کر کے اس سے معلومات حاصل کر لی جائیں ــــ تو میرے خیال میں زیادہ بہتر رہے گا" ناہلہ نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ــــ یہ بھی ٹھیک ہے ــــ اگر مائیکل کو معلومات حاصل ہوں گی تو ہمیں اس سے مل جائیں گی ــــ ورنہ دوسری صورت میں رفیق، مائیکل کے میک اپ میں ڈربی کے پاس پہنچ کر از خود معلومات حاصل کرے گا" ــــ راجر نے کہا اور اس بار دونوں نے سر ہلا دیا۔

"اوکے! ــــ پھر یہ طے رہا ــــ مائیکل کے اغوا کے لئے تم کتنے آدمی چاہتے ہیں رفیق" ــــ؟ راجر نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ میں اکیلا ہی اسے ہیڈ کوارٹر لے آؤں گا ــــ میرا واقف ہے ــــ میں اسے لے آؤں گا" ــــ رفیق نے جواب دیا۔

"یہ تو اور بھی اچھا ہے ــــ ناہلہ! ــــ تم رفیق سے علیحدہ رہ کر اس کی نگرانی کرو گی ــــ اگر اسے ضرورت پڑے تو تم اس کی مدد کرنا اور خیال بھی رکھنا کہ کوئی اس کی نگرانی نہ کر رہا ہو" ــــ راجر نے ان دونوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس" ــــ دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیا اور راجر اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

ناہلہ اور رفیق دونوں بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور پھر راجر سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"اب کوئی پروگرام بنا لیں" ــــ رفیق نے راجر کے جاتے ہی کرسی پر دوبارہ بیٹھتے ہوئے کہا۔ لیکن ناہلہ اسی طرح کھڑی رہی۔ اس کی آنکھیں اس کرسی پر جمی ہوئی تھیں جس پر لانگ مین بیٹھا ہوا تھا۔

"کیا ہوا" ــــ؟ رفیق نے اسے یوں کرسی کی طرف دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔ اور ناہلہ تیزی سے لانگ مین والی کرسی کی طرف جھپٹی اور اس نے بڑی تیزی سے اس کرسی کے نیچے پڑی ہوئی کوئی چیز اٹھا لی۔

یہ ایک چھوٹا سا سیاہ رنگ کا بٹن تھا جس کے عین درمیان میں ایک چھوٹا سا نقطہ تیزی سے جل بجھ رہا تھا۔

"اوہ مائیکروفون ٹرانسمیٹر" ــــ رفیق نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا اور ناہلہ نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے بٹن کی پشت کو مخصوص انداز میں دبایا تو نقطہ بجھ گیا۔ اور ناہلہ نے ایک طویل سانس لیا۔

"اس کا مطلب ہے کہ کہیں قریب سے ہی ہماری بات چیت ریکارڈ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی جا رہی ہے" ـــــ نائلہ کے لہجے میں شدید تشویش تھی۔

"ہمیں فوراً باس سے رابطہ کر کے اُسے صورت حال سے آگاہ کر چاہیئے" ـــــ رفیق نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ اب تو یہ ضروری ہو گیا ہے ـــ میرا خیال ہے کہ یہ بڑا لانگ مین کی جیب سے گرا ہے ـــ شاید اس کے ساتھ کوئی خصوصی کھیل کھیلا گیا ہے۔ تبھی وہ بدلا بدلا سا نظر آ رہا تھا ـــ کوئی خاص بات ہے" ـــــ نائلہ نے کہا۔

"بہرحال اب باس کو اس بارے میں فوری کوئی اقدامات کرنے ہوں گے ـــ آؤ" ـــــ رفیق نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک نوٹ نکال کر ایش ٹرے کے نیچے رکھا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے گئے۔ ان دونوں کے چہرے سُتے ہوئے تھے اور آنکھوں سے شدید پریشانی کے آثار جھلک رہے تھے۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی ڈربی نے چونک کر سر اٹھایا اس وقت وہ اپنے کاروباری آفس میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کا یہ آفس شہر کے وسط میں ایک کمرشل عمارت کی چوتھی منزل پر تھا۔ چوتھی منزل پوری کی پوری اس کی کمپنی کے دفاتر کے لئے ریزرو تھی۔

"یس ـ ہیلنگ ڈائریکٹر ڈربی سپیکنگ" ـــــ ڈربی نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر کاروباری لہجے میں کہا۔ یہ فون چونکہ براہ راست تھا اس لئے اس نے براہ راست اپنا تعارف کرانا ضروری سمجھا تھا۔ پرسنل سیکرٹری کے ذریعے آنے والی کالوں کے لئے فون علیحدہ تھا۔ اس براہ راست فون کا نمبر اس نے خاص خاص کاروباری افراد اور اپنے خاص افراد کو ہی دے رکھا تھا۔ اور ویسے بھی وہ کاروباری دفتر میں فون پر بے حد محتاط رہنے کا عادی تھا۔

"میں کارپٹ ڈویژن کا انچارج مارتھر بول رہا ہوں جناب" ـــ دوسری

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

طرف سے ایک نرم سی آواز ابھری۔

" اوہ مسٹر مارتھر آپ !۔۔۔ کیسے فون کیا"۔۔۔ ؟ ڈربی نے چونکتے ہوئے کہا۔ کیونکہ کارپٹ ڈویژن اور مارتھر کوڈ الفاظ تھے اور یہ دونوں کوڈ اس کے سپیشل اسسٹنٹ مائیکل کے لئے مخصوص تھے۔

" سر !۔۔۔ کارپٹ ڈویژن کے معائنے کے دوران ایک خاص بات سامنے آئی ہے کہ لانگ یارن کو ایکسائز کا سپرنٹنڈنٹ چیک کر رہا تھا لانگ یارن کے ڈھیر میں مائیکرو ٹرانسمیٹر نے ساری کارروائی سے ہمیں آگاہ کر دیا ہے۔۔۔ اور اس سلسلے میں تمام گفت و شنید اور یگا بار کے ہال میں ہو رہی ہے"۔۔۔ مائیکل نے خصوصی کاروباری کوڈ میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" اوہ !۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔۔۔ ایکسائز کا لانگ یارن سے کیا تعلق ہو سکتا ہے"۔۔۔ ؟ ڈربی نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ ایکسائز سے مطلب انٹیلی جنس سے ہے۔ یہ ان کا خصوصی کاروباری کوڈ تھا۔

" کوئی نہ کوئی تعلق پیدا ہو گیا ہے۔۔۔ اور ایکسائز محکمے کی یہ کارروائی ہمارے کارپٹ ڈویژن کے لئے خاصی الجھن پیدا کر سکتی ہے"۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا۔

" پھر تمہارا کیا مشورہ ہے۔۔۔ ہم کوئی رسک نہیں لینا چاہتے"۔۔۔ ڈربی نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" سر !۔۔۔ میرا خیال ہے کہ لانگ یارن کا بزنس کلوز کر دیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ جی۔ ایم گروپ باقاعدہ ہمارے

لاف کام کر رہا ہے۔۔۔ اور اس گروپ کی کارکردگی ہمارے بزنس کے لئے خاصی الجھنیں پیدا کر سکتی ہے۔۔۔ اس لئے میری رائے تو یہی ہے کہ جی۔ ایم گروپ سے کاروباری تعلقات ختم کر دیئے جائیں تو زیادہ بہتر ہو گا۔۔۔ تاکہ ہم اطمینان سے اپنا بزنس آگے بڑھا سکیں"۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

" گروپ کے پاس کتنے دفاتر ہیں"۔۔۔ ؟ ڈربی نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

" چھوٹی ایجنسیوں کی تو کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔ البتہ ہیڈ آفس راجر کارپوریشن۔۔۔ سٹر کنسرن نامک ٹیکسٹائلز۔۔۔ اور مین آفس فرنچ اینڈ کمپنی ہی ہے۔۔۔ اور وہی اس گروپ کے فعال دفاتر ہیں۔ اور اس وقت یہ اور یگا بار میں بیٹھے گفت و شنید کر رہے ہیں"۔۔۔ مائیکل نے جواب دیا۔

" ان سے کاروباری تعلقات کا خاتمہ آسان بھی ہو گا۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کوئی مقدمہ بازی شروع کر دیں۔۔۔ لیگل ایڈوائزر سے بات چیت کر لو"۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

" جناب !۔۔۔ میں نے لیگل ایڈوائزر سے بات کر لی ہے۔ حالات مکمل طور پر ہمارے حق میں ہیں۔۔۔ لیکن اس وقت۔۔۔ اور اگر یہ وقت ٹال دیا گیا تو پھر شاید کچھ کاروباری الجھنیں پیدا ہو جائیں"۔۔۔ مائیکل نے کہا۔

" اوکے۔۔۔ پھر ٹھیک ہے۔۔۔ لانگ یارن بزنس کلوز کر دو۔۔۔ اور جی۔ ایم گروپ کے ان دفاتر سے کاروباری تعلقات ختم کر دو۔ اور مجھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس بارے میں رپورٹ دو" ـــــ ڈربی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ـــ میں رپورٹ دے دونگا" ـــ مائیکل نے جواب دیا اور ڈربی نے "گڈ بائی" ـــ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر پریشانی اور الجھنوں کی شکنیں خاصی تعداد میں ابھر آئی تھیں۔ مائیکل نے جو حالات بتائے تھے وہ خاصے پریشان کن تھے۔ انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کا لانگ میں دلچسپی لینا یہ ثابت کر رہا تھا کہ لانگ پہلے سے ہی ان کی نظروں میں تھا۔ اور اس کا مطلب ہے کہ جب لانگ مین اس کی رہائش گاہ میں آیا تو یقیناً اس کی نگرانی کی گئی ہوگی۔ لیکن اُسے مائیکرو ٹرانسمیٹر سے چیک کرنا ہی امید کی کرن نظر آ رہی تھی۔ کیونکہ اس طرح اس کا اپنا کوئی آدمی سامنے نہ آیا تھا۔ ایسی صورت میں مائیکل کا یہ فیصلہ اُسے بے حد اچھا لگا تھا کہ لانگ مین کے ساتھ ساتھ جی۔ ایم گروپ کے سرکردہ افراد جن کے نام وہ راجر۔ نائلہ اور رفیق بتا رہا تھا اور جو اس کی رپورٹ کے مطابق اوریگا بار میں موجود تھے، کا بیک وقت خاتمہ کر دینا زیادہ مناسب تھا۔ اس طرح وہ فوری طور پر سب خطرات کی زد سے نکل آتے تھے۔

ڈربی نے کاروباری طور پر اپنی پوزیشن اتنی صاف رکھی ہوئی تھی کہ آج تک کسی کو بھی اس کی خفیہ سرگرمیوں پر ہلکا سا شک بھی نہ ہوا تھا۔

وہ چند لمحے بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے میز پر پڑے ہوئے ایک اور ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا۔

"یس سر" ـــ رسیور اٹھاتے ہی دوسری طرف سے اس کے پرسنل

سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"جان کارلس سے بات کراؤ" ـــ ڈربی نے تحکمانہ لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی تو ڈربی نے جھپٹ کر دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"سر! ـــ جان کارلس لائن پر ہیں ـــ بات کیجیے" ـــ پرسنل سیکرٹری کی آواز سنائی دی اور پھر ہلکی سی کلک کی آواز سنائی دی۔

"یس ـــ جان کارلس سپیکنگ" ـــ دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"ڈربی بول رہا ہوں ـــ سپیشل ایئر لائن والوں سے بات کر کے مجھے رپورٹ دو" ـــ ڈربی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس باس! ـــ ابھی بات کرتا ہوں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈربی نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے میز کی سب سے نچلی دراز کھینچ کر باہر نکالی اور اُسے میز پر رکھ کر اس نے اس سے اوپر والی دراز کو کھینچ کر باہر نکالا اور اُسے نچلی دراز والے خانے میں ڈال کر بند کر دیا۔ اور نچلی دراز والے خانے کو میز سے اٹھا کر اس نے اس سے اوپر والے خانے میں ڈال کر بند کر دیا۔

اس دراز کے بند ہوتے ہی میز کے دائیں کونے کی سطح کا ایک چوکور حصہ ایک طرف ہٹ گیا اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر آ گیا۔ ڈربی نے اٹھ کر سوئچ بورڈ پر لگا ہوا سرخ رنگ کا ایک بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی سرسر سرسر کی تیز آوازیں ابھریں اور کمرے کی تمام دیواروں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور دروازوں پر چمکدار دھات کی چادریں سی چڑھ گئیں۔

اب یہ کمرہ ہر لحاظ سے محفوظ ہو گیا تھا۔ اب اس کے اندر ہونے والی گفتگو کو کسی بھی طریقے سے نہ سنا جا سکتا تھا اور جو ٹرانسمیٹر میز کے خانے سے باہر نکلا تھا وہ خصوصی ٹرانسمیٹر تھا جس کا دوسرا سیٹ صرف جان کارلس کے پاس تھا۔ اور اس ٹرانسمیٹر پر ہونے والی گفتگو کو کسی بھی آلے سے چیک نہ کیا جا سکتا تھا۔ ڈربی نے جان کارلس کو سپیشل ایئر لائن کا جو حوالہ دیا تھا اس کا مقصد بھی یہی تھا کہ وہ اس سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کرنا چاہتا ہے۔

چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے سیٹی کی تیز آواز نکلنے لگی اور ڈربی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر مائیک آن کر دیا۔ سیٹی کی آواز انسانی آواز میں تبدیل ہو گئی۔

"ہیلو ــــ ہیلو جان کارلس کالنگ باس آن سپیشل لائن۔ اوور"۔ جان کارلس کی آواز سنائی دی۔

"یس ــــ ڈربی اٹنڈنگ یو آن سپیشل لائن ــــ جان کارلس! زیڈ۔ بی فارمولے کے متعلق کیا رپورٹ ہے۔ اوور" ــــ؟ ڈربی نے کہا۔

"باس! ــــ فارمولا انتہائی اہم ہے ــــ کوڈ ورڈز حل کر لئے گئے ہیں ــــ میں خود بھی اس کے متعلق رپورٹ دینا چاہتا تھا ــــ اس فارمولے کے مطابق ہمیں پاکیشیا میں ایک ایسے گروہ کا پتہ چلانا ہے جو مافیا کے مقابلے میں منشیات کی اسمگلنگ میں ملوث ہو گیا ہے ــــ پوری دنیا کے بڑے بڑے ملکوں میں اس گروہ کے اڈے کھل گئے ہیں اور یہ ایک خاص قسم کی منشیات جسے ٹرنچ فائر یا ٹی۔ ایف کہتے ہیں

سپلائی کر رہے ہیں ــــ مافیا کی تحقیقاتی رپورٹ کے مطابق ٹی ایف کی خفیہ لیبارٹری پاکیشیا میں موجود ہے ــــ اور گروپ کا ہیڈ کوارٹر بھی پاکیشیا میں ہے۔ اس گروپ کا کوڈ نام ڈاجر ہے۔ اوور" ــــ جان کارلس نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا ہم نے اس گروپ کا خاتمہ کرنا ہے۔ اوور" ــــ؟ ڈربی نے پوچھا۔

"نو سر! ــــ مافیا اس گروپ سے قطعاً خوفزدہ نہیں ہے۔ وہ جس وقت بھی چاہے اس گروپ کا قلع قمع آسانی سے کر سکتی ہے ــــ وہ دراصل یہ ٹی۔ ایف کا فارمولا حاصل کرنا چاہتی ہے تاکہ ٹی۔ ایف کو خود تیار کر کے مارکیٹ میں سپلائی کر سکے ــــ اس طرح ڈاجر گروپ بھی اپنی موت آپ مر جائے گا" ــــ جان کارلس نے جواب دیا۔

"تو کیا مافیا ٹی۔ ایف کی مقدار حاصل کر کے اور کیمیائی تجزیہ کر کے اس کا فارمولا حاصل نہیں کر سکتی ــــ؟ اس کے پاس تو اس سلسلے میں انتہائی جدید لیبارٹریاں موجود ہیں۔ اوور" ــــ ڈربی نے پوچھا۔

"سر! ــــ زیڈ۔ بی فائل میں اس بات کا حوالہ بھی دیا گیا ہے کہ باوجود کوششوں کے اس ٹی۔ ایف کا کیمیائی تجزیہ نہیں کیا جا سکا ــــ اس میں کوئی ایسا عنصر شامل کیا گیا ہے جسے چیک نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے مافیا اس کا اصل فارمولا حاصل کرنا چاہتی ہے ــــ اور چونکہ یہ کام اس کی لائن کا نہیں ہے اس لئے اس نے راکوشس کی مدد حاصل کی ہے۔ اور پھر یہ فارمولا پاکیشیا میں ہے اس لئے اس کام کے لئے ہماری شاخ کو منتخب کیا گیا ہے۔ اوور" ــــ جان کارلس نے جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ہونہہ! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ میں سمجھ گیا ۔۔۔ لیکن کیا ہم پی۔ٹی۔ ایف یعنی ٹریچ فائر کا فارمولا حاصل کر لیں گے ۔۔۔؟ ایسا نہ ہو کہ ہم ناکام رہیں اور راکوشس کی بین الاقوامی ساکھ کو نقصان پہنچے۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

"ایسی بات نہیں ہے جناب! ۔۔۔ اگر ہمارا گروپ سنجیدگی سے کام شروع کر دے تو اس کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اوور" ۔۔۔ جان کارلس نے جواب دیا۔

"تو تمہارا مطلب ہے کہ ہیڈ کوارٹر کو گرین سگنل دے دیا جائے۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

"یس سر! ۔۔۔ میرا خیال یہی ہے کہ گرین سگنل بہتر رہے گا ۔۔۔ اور جب ہم اس میں کامیاب ہو جائیں گے تو ہماری بین الاقوامی ساکھ اور زیادہ بڑھ جائے گی ۔۔۔ اور پھر کام بھی ہمارے مطلب کا ہے۔ اوور" ۔۔۔ جان کارلس نے جواب دیا۔

"اوکے! ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ میں ہیڈ کوارٹر بات کر لیتا ہوں۔ اس سلسلے میں کوئی لائحہ عمل طے کر لو۔ اس کے بعد میٹنگ کر لیں گے۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے جواب دیا۔

"اوکے باس ۔۔۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ڈربی نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور پھر ٹرانسمیٹر کو ہتھیلی نیچے کی طرف دبا دیا۔ اور ٹرانسمیٹر کھٹاک کی آواز سے میز کے اندر غائب ہو گیا اور میز کی سطح دوبارہ برابر ہو گئی۔ ڈربی نے جلدی سے نچلی دراز نکال کر باہر رکھی اور پھر اس سے اوپر والی دراز کو نکال کر دوبارہ اپنے

خانے میں ڈال کر بند کیا اور نیچے والی دراز کو دوبارہ اوپر ڈال کر بند کر دیا۔ اب ٹرانسمیٹر اس عمل کو دوہرانے کے بغیر کسی صورت میں باہر نہیں آ سکتا تھا۔

درازیں دوبارہ ایڈجسٹ کرنے کے بعد ڈربی نے بٹن دبا کر چادریں دوبارہ غائب کیں اور اب وہ عام سا ایک کمرہ تھا۔

اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔ ڈربی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

"سر! ۔۔۔ کوئی صاحب مارتھر آپ سے بات کرنا چاہتے تھے۔ لیکن آپ کا فون انگیج تھا ۔۔۔ انہوں نے کہا ہے کہ آپ کو پیغام دے دیا جائے کہ آپ ان سے خود بات کر لیں" ۔۔۔ پرسنل سیکرٹری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں بات کر لیتا ہوں" ۔۔۔ ڈربی نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر اس نے براہ راست فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ملانے شروع کر دیئے۔

چند لمحوں بعد ہی رابطہ قائم ہو گیا۔

"یس ۔۔۔ مارتھر سپیکنگ فرام کارپٹ ڈویژن" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔؟ ڈربی نے پوچھا۔

"باس! ۔۔۔ کام مکمل ہو گیا ہے ۔۔۔ لانگ یارن کو کلوز کر دیا گیا ہے۔ اس کے بعد راجر کارپوریشن سے رابطہ ختم کیا گیا۔ اس کے ساتھ کاروں کا معاہدہ کینسل کیا گیا ۔۔۔ اور پھر نائلہ ٹیکسٹائلز اور رفیق اینڈ کمپنی کو اکٹھا ہی ملازمت کا خط بھیج دیا گیا جو انہیں اور یگا بار کے برآمدے میں ہی موصول

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہو گیا تھا ___ لانگ یارن مائیکرو ٹرانسمیٹر وہیں بار میں ہی گرا آیا تھا
جسے نائلہ نے اٹھا لیا تھا ___ اس کی لاش سے اُسے حاصل کر لیا گیا
اب پوزیشن صاف ہو چکی ہے" ___ مائیکل نے جواب دیا۔
" اوکے! ___ ٹھیک ہے ___ اب مزید ہدایات سُن لو۔
ایک ایسے مشن پر کام شروع کرنے والے ہیں جو ہمارے لئے انتہائی
اہم ہے ___ اور ہم نے ہر حالت میں اس مشن کو مکمل کرنا ہے۔ اس
لئے آج رات خصوصی میٹنگ طلب کر لو۔ تاکہ اس مشن کے متعلق تمام
تفصیلات طے کر لی جائیں اور اس پر باقاعدہ کام شروع کیا جا سکے" ___
ڈربی نے ہدایت دیتے ہوئے کہا۔
" ٹھیک ہے باس! ___ خصوصی میٹنگ کے انتظامات کر لئے جائیں
گے" ___ مائیکل نے جواب دیا اور ڈربی نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا
اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

۷

خوبصورت انداز میں سجے ہوئے کمرے میں داخل ہوتے ہی ارشد
چوہدری نے ایک بڑی سی میز کے پیچھے موجود اونچی نشست کی کرسی سنبھالی
میز کی دوسری طرف پڑی ہوئیں جدید قسم کی آرام دہ کرسیوں پر عمران اور
فیاض کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔
" بڑا خوبصورت دفتر ہے آپ کا انکل" ___ عمران نے کرسی پر بیٹھتے
ہوئے کہا جیسے وہ اس شاندار دفتر سے بے حد مرعوب ہو گیا ہو۔
" عمران بیٹے! ___ مجھے معلوم ہوا ہے کہ سر رحمان نے تمہیں گھر سے نکال
دیا ہے ___ اور تم معاشی طور پر بے حد تنگ ہو" ___ ارشد چوہدری
اسے مرعوب دیکھ کر قدرے فاخرانہ انداز میں کہا۔
" ارے انکل! ___ کیا پوچھتے ہیں ___ صرف تنگ ہی نہیں ہوں، بلکہ
اتنی تنگ ہوں ___ یہ تو خدا بھلا کرے سپر فیاض کا ___ جو میرے لئے
فرشتہ ثابت ہو رہا ہے ___ دوستی کا حق نبھا رہا ہے۔ اپنے فلیٹ کا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کرایہ نہیں مانگتا ۔۔۔ اپنی تنخواہ میں سے کچھ حصہ باقاعدگی سے مجھے دے دیتا ہے اور گذارہ ہو رہا ہے ۔۔۔ ورنہ اب تک تو بھیک مانگنے کی نوبت آجاتی" ۔۔۔ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور سوپر فیاض اُسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا۔ اُسے کم از کم ارشد چوہدری کے سامنے عمران کا یہ رونا ہرگز پسند نہ آیا تھا۔

" اوہ ویری سوری! ۔۔۔ واقعی اس مہنگائی کے دور میں اس طرح گذارہ بہت مشکل ہے ۔۔۔ میں تمہارا چچا ہوں ۔۔۔ تم نے مجھے کبھی نہیں بتایا ۔۔۔ آخر میرا یہ وسیع و عریض کاروبار کس روز کام آئے گا" ارشد چوہدری کے چہرے پر انوکھی چمک ابھر آئی تھی۔

" اوہ! ۔۔۔ آپ میری مدد کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔ خدا آپ کو جزا دے ۔۔۔ میرے اخراجات کچھ زیادہ نہیں ہیں ۔۔۔ ایک باورچی اس کا اور اس کے کچن کا خرچہ تقریباً بیس ہزار روپے ماہانہ بنتا اور گذشتہ ایک سال سے وہ بے چارہ ادھار پر کام چلا رہا ہے تقریباً ڈھائی لاکھ روپے تو صرف قرضہ ادا کرنا ہے ۔۔۔ اور ایک کالا جن ہے جوزف ۔۔۔ جو روزانہ بیس بوتلیں وہسکی کی پی جاتا ہے آپ خود ہی سوچیں چار ہزار روپے کی شراب روزانہ ۔۔۔ آخر کہاں سے لے آؤں۔ چنانچہ وہ بھی اُدھار پر چل رہی ہے۔ بس دو تین روپے اس کا قرضہ ہو چکا ہے ۔۔۔ اور رہ گئے میرے اخراجات تو وہ بھی زیادہ نہیں ۔۔۔ یہی لاکھ روپیہ مہینے کے ہوں گے ۔۔۔ یہی مہنگا ہے ۔۔۔ ہوٹلوں کے بل بھی موٹی موٹی رقوم کے بننے ہو گئے ہیں ۔۔۔ اور سوپر فیاض کو بھی دس سال سے فلیٹ کا کرایہ

ہے ۔۔۔ کیا بتاؤں انکل! ۔۔۔ بڑی مصیبت میں جان ہے" ۔۔۔ عمران نے فوراً ہی اپنا کچا چٹھا کھولتے ہوئے کہا۔

" خدا کی پناہ! ۔۔۔ اس قدر خرچہ ۔۔۔ یعنی پانچ چھ لاکھ روپے تم نے فرضہ چڑھا رکھا ہے اور لاکھ روپے مہینہ تمہارا خرچہ ہے ۔۔۔ یہ تو بہت زیادہ ہے ۔۔۔ میں نے تو سوچا تھا کہ دس پندرہ ہزار روپے سے تمہارا گذارہ ہو سکتا ہے ۔۔۔ لیکن ۔۔۔" ارشد چوہدری نے بُرا سا لہجہ بناتے ہوئے کہا۔ شاید اتنی بڑی رقم اس کے تصور میں بھی نہ تھی۔

" کوئی بات نہیں انکل! ۔۔۔ ادھار پر گذارہ تو ہو ہی جاتا ہے ۔۔۔ اس دنیا میں ایسے لوگ بھی پیدا ہو جاتے ہیں جو ہم جیسوں کو خوشی سے ادھار دے دیتے ہیں ۔۔۔ لیکن یہ سوپر فیاض بڑا فرض شناس آفیسر ہے مجھے کہہ رہا تھا کہ انکل ارشد چوہدری چالیس پچاس لاکھ روپے کا ہر ماہ سپلائی سے بزنس کر لیتے ہیں ۔۔۔ اس نے تو ثبوت کی فائل بھی تیار رکھی تھی ۔۔۔ اور بس ڈیڈی کے کمرے کی طرف جا رہا تھا کہ مجھ سے ٹکراؤ ہو گیا اور میں اسے یہاں کھینچ لایا ۔۔۔ میں نے اسے کہا کہ ڈیڈی تو بڑے سخت آدمی ہیں ۔۔۔ ایک لمحے میں انکل کا ہوٹل سیل ہو جائے گا اور انکل کی باقی ساری عمر سلاخوں کے پیچھے گزر جائے گی" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" سپلائی ۔۔۔ کیسی سپلائی" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے دانت بھینچتے ہوئے کہا۔

" مجھے تو معلوم نہیں ۔۔۔ یہی کہہ رہا تھا کہ کوئی منشیات کا چکر ہے۔ باہر بھیجی جاتی ہیں ۔۔۔ میں نے تو اسے بڑا لمبا چوڑا لیکچر دیا تھا کہ یہ تو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بڑا اہم کارنامہ ہے ___ مغربی ممالک کے ذہنوں کو مفلوج کرنے کے لئے ہم مشرقیوں کے پاس آخری حل یہی رہ گیا ہے کہ انہیں منشیات کا عادی بنا دیں ___ اس لحاظ سے تو انکل ارشد چوہدری کو محسنِ مشرق کا خطاب ملنا چاہیئے۔ مگر یہ مانتا ہی نہیں ___ اس کے دماغ میں تو بس یہی کیڑا رینگتا ہے کہ یہ جرم ہے اور جرم ناقابلِ معافی ہے ___ اب آپ ہی اسے سمجھا لیں" ___ عمران نے کہا اور ارشد چوہدری کا چہرہ دھواں دھواں ہونے لگا۔

"یہ غلط ہے ___ میرا کبھی بھی منشیات کے چکر سے کوئی واسطہ نہیں رہا ___ میں تو سیدھا سادھا کاروباری آدمی ہوں" ___ ارشد چوہدری نے ہکلاتے ہوئے کہا۔

"انکل! ___ آپ کی یہ چھڑی بڑی خوبصورت ہے ___ ذرا مجھے دکھایئے کہاں سے لی ہے آپ نے" ___ عمران نے اچانک بات کا رخ موڑتے ہوئے کہا۔

"اوہ ___ اوہ ___ سنو بیٹے! ___ تم فکر نہ کرو ___ میں تمہارا سب قرضہ اتار دونگا ___ آخر میں تمہارا چچا ہوں۔ میرے ہوتے ہوئے تم کیسے پریشان ہو سکتے ہو" ___ چھڑی کا سنتے ہی ارشد چوہدری کا جسم لرزنے لگا اور پھر اس نے جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چیک بک نکال کر اس میں سے ایک چیک پھاڑا۔ اور میز پر رکھے ہوئے قلمدان میں سے قلم نکال کر کانپتے ہوئے ہاتھوں سے اسے پُر کرنے لگا۔

فیاض نے حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھا۔ عمران نے معنی خیز انداز میں مسکراتے ہوئے اسے آنکھ مار دی۔

"یہ لو ___ یہ دس لاکھ کا چیک ہے ___ قرضہ بھی اتار دو اور خوب ٹھاٹھ سے رہو ___ جب ختم ہو جائے تو میرے پاس آ جانا ___ اور جہاں تک سوپر فیاض کا تعلق ہے، ہم تو ان کے بھی خادم ہیں۔ میں لوٹی کو فون کر دوں گا ___ وہ ان کی ہر ممکن خدمت کرے گا" ___ ارشد چوہدری نے چیک عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔ عمران نے چیک مریدوں کی طرح جھپٹ لیا۔

"اتنی رقم تو موجود ہو گی اکاؤنٹ میں" ___ عمران نے چیک کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں بالکل! ___ ارشد چوہدری کا چیک کبھی ڈس آنر نہیں ہو سکتا" ___ ارشد چوہدری نے کہا۔

"میں ایک فون کر سکتا ہوں ___ میں ذرا اپنے باورچی کو کہہ دوں کہ وہ آج میرے لئے مونگ کی دال کی بجائے کوئی اچھا سا کھانا تیار کر رکھے۔ آخر میں ارشد چوہدری کا بھتیجا ہوں ___ اور وہ مجھے مونگ کی دال کھلا کھلا کر سر رحمان کا بیٹا بنائے جا رہا ہے" ___ عمران نے کہا۔

"ارے ہاں! ___ ضرور ضرور" ___ ارشد چوہدری نے کہا اور عمران نے فون کو اپنی طرف کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

ارشد چوہدری کے چہرے پر اب قدرے اطمینان کے آثار نمایاں ہو گئے تھے جبکہ سوپر فیاض خاموش بیٹھا بُرے بُرے منہ بنا رہا تھا۔ اس کی ترچھی نظریں بار بار عمران کے ہاتھ میں پکڑے ہوئے دس لاکھ روپے کے چیک پر پڑ رہی تھیں۔ وہ شاید کبھی خواب میں بھی نہ سوچ سکتا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تھا کہ ارشد چودھری سے اتنی بڑی رقم کا چیک اتنی آسانی سے مل سکتا ہے ___ وہ تو بے چارہ بس پانچ دس ہزار روپے پر ہی اکتفا کر لیا کرتا تھا۔

" ہیلو ___ کون صاحب بول رہے ہیں " ___ ؟ عمران نے رابطہ قائم ہوتے ہی کہا۔

" اوہ صوفی صاحب ! ___ میں علی عمران بول رہا ہوں ___ میرے باورچی سلیمان پاشا نے ایک وعدہ کیا تھا ___ یاد ہے آپ نے اس کی صدارت میں جلسہ کرایا تھا ___ بس اب وہ وعدہ پورا ہونے کا وقت آگیا ہے ___ آپ ایسا کریں کہ فوراً اوریگا بار میں پہنچ کر مالک ارشد چوہدری کے کمرے میں آجائیں ___ پلیز جلدی سے ___ تاکہ وعدہ پورا ہو سکے " ___ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

" تم تو اپنے باورچی کو فون کر رہے تھے ___ پھر یہ صوفی صاحب ! وعدہ " ___ ارشد چوہدری نے کہا۔

" انکل کیا بتاؤں ___ یہ باورچی بھی میری جان کے لئے عذاب بنا ہوا ہے ___ بس وعدے کر لیتا ہے اور پھر مجھے نبھانے پڑتے ہیں ___ کئی روز سے سر کھا رہا تھا کہ میں وعدہ کر آیا ہوں۔ جلدی سے پورا کر دو ورنہ ___ ارے ہاں ! ___ پلیز ذرا اپنے آدمیوں کو کہہ دیں کہ جیسے ہی کوئی صوفی خدایار صاحب آئیں ___ انہیں یہاں پہنچا دیں " ___ عمران نے بات کرتے کرتے کہا۔

" صوفی خدایار ___ لیکن ___ " ارشد چوہدری نے آنکھیں جھپکتے

ہوئے کہا۔

" آپ کو نہیں تو سہی ___ میں آپ کو صوفی خدایار سے ملواؤں گا۔ بڑا لچپ کردار ہے " ___ عمران نے زور دیتے ہوئے کہا اور ارشد چوہدری نے انٹرکام پر صوفی خدایار کو کمرے تک لے آنے کا کہنے کے ساتھ ساتھ کوک کی تین بوتلیں بھی بھجوانے کا کہہ دیا۔

چند لمحوں بعد ایک باوردی ویٹر نے کوکا کولا کی تین بوتلیں لا کر ان تینوں کے سامنے رکھ دیں اور واپس مڑ گیا۔

" عمران بیٹے ! ___ میرا خیال ہے کہ اب وہ فائل مجھے مل جانی چاہیئے اور تم بھی سب کچھ بھول جاؤ گے " ___ ارشد چوہدری نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد آہستہ سے کہا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے اسے سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ بات کا آغاز کس طرح کرے۔

" فائل ! ___ کیسی فائل " ___ ؟ عمران نے کوکا کولا کو سپ کرتے ہوئے چونک کر کہا۔

" وہی جس کا ذکر تم ابھی کر رہے تھے " ___ ارشد چوہدری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" اچھا اچھا ___ وہ فائل ___ ہاں ہاں ضرور ___ کیوں نہیں ___ بالکل ملے گی ___ فائل میں ہی تو قیمتی کاغذات رکھے جاتے ہیں ___ کیوں سوپر فیاض " ___ ؟ عمران نے سوپر فیاض کی طرف تائید کے سے انداز میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اور سوپر فیاض نے یوں سر ہلا دیا جیسے وہ بے خیالی کے سے انداز میں سر ہلا رہا ہو۔ اسے تو اس سارے چکر ہی کی کوئی سمجھ نہ آ رہی تھی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کمرے میں کچھ دیر خاموشی طاری رہی۔ پھر انٹرکام کی گھنٹی بجی تو ارشد چوہدری نے رسیور اٹھا لیا۔

"اوہ ۔۔۔ ٹھیک ہے ۔۔۔ بھجوا دو" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"وہ تمہارا صوفی خدایار آیا ہے" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران نے یوں خوش ہو کر سر ہلا دیا جیسے صوفی خدایار کی آمد اس کے انتہائی مسرت آمیز واقعہ ہو۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک منحنی سا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کا لباس قدرے میلا اور شکنوں سے پُر تھا۔ آنکھوں پر ایک سستے سے فریم کی عینک تھی۔ سر پر اس نے تقریباً پھٹی ہوئی ٹوپی پہن رکھی تھی۔ اس کے چہرے پر خوف اور دہشت کے آثار نمایاں تھے۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ یہاں آ کر انتہائی خوفزدہ ہو گیا ہو۔

"آیئے ۔۔۔ آیئے صوفی صاحب! ۔۔۔ خوش آمدید ۔۔۔ خوش آمدید ۔۔۔ زہے نصیب ۔۔۔ زہے نصیب" ۔۔۔ عمران نے اٹھ کر باقاعدہ اسے جھک کر سلام کرتے ہوئے کہا۔ اور صوفی خدایار کے پریشان چہرے پر عمران کی طرف سے اس قسم کے استقبال کے بعد زلزلے کے سے آثار پیدا ہو گئے۔

"م ۔۔۔ م ۔۔۔ میں ۔۔۔" صوفی خدایار نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن شاید زبان اس کا ساتھ نہ دے سکی۔ لیکن عمران نے آگے بڑھ کر بڑے عقیدت مندانہ انداز میں اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"ان سے ملیں ۔۔۔ یہ رفاہِ عامہ یتیم خانہ کے منیجر صوفی خدایار ہیں۔

بہت نیک اور دیندار شخصیت ہیں ۔۔۔ انہوں نے اپنی پوری عمر یتیم بچوں کی دیکھ بھال اور ان کے سروں پر شفقت کے ہاتھ پھیرتے ہوئے گزار دی ہے ۔۔۔ اور یہ ہیں اور یگانہ کے مالک جناب ارشد چوہدری صاحب ۔۔۔ بڑے فیاض۔ سخی اور دریا دل آدمی ہیں ۔۔۔ اور یہ سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض ہیں ۔۔۔ جو ہمیشہ نیکی کے کاموں میں آگے رہتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا اور صوفی خدایار نے یوں عاجزانہ انداز میں سلام کرنا شروع کر دیا جیسے زندگی میں پہلی بار بڑی شخصیتوں سے مل رہا ہو۔

"اور صوفی صاحب! ۔۔۔ یہ لیں دس لاکھ روپے کا چیک ۔۔۔ یہ ارشد چوہدری صاحب نے آپ کے یتیم خانے کو چندے کے طور پر دیا ہے ۔۔۔ اور اس کے علاوہ انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ مزید روپیہ ماہانہ آپ کے یتیم خانے کو دیتے رہیں گے" ۔۔۔ عمران نے میز پر پڑا ہوا چیک اٹھا کر صوفی خدایار کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے کہا اور صوفی خدایار کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں۔

"ارے ۔۔۔ ارے ہوش میں رہیئے ۔۔۔ یہ چیک کیش ہو جائے گا۔ فکر نہ کریں ۔۔۔ اگر کیش نہ ہو تو مجھے بتایئے گا" ۔۔۔ عمران نے صوفی خدایار کو بیہوشی کی طرف بڑھتے دیکھ کر اس کا کندھا تھپتھپاتے ہوئے کہا اور صوفی خدایار سنبھل گیا۔ لیکن اس کے باوجود آنکھیں پھاڑ کر ابھی تک چیک کو دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے اس کا ذہن ماؤف ہو چکا تھا۔ بھلا دس لاکھ روپے کا چیک اور چندے میں۔

"اب آپ تشریف لے جایئے ۔۔۔ اور چیک کیش کرا کر یتیم بچوں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی خدمت کیجیے ___ اللہ آپ کو اجر دے گا" ___ عمران نے چیک اس کے ہاتھ سے لے کر اسے اس کی واسکٹ کی جیب میں ڈالا اور پھر اسے کندھے سے پکڑ کر دروازے کی طرف لے چلا۔ صوفی خدا یار لڑکھڑا رہا تھا جیسے اس کی ٹانگوں نے اس کے جسم کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہو۔ اور عمران اسے دروازے سے باہر بھیج کر بڑے مطمئن انداز میں واپس مڑا۔ اس کے چہرے پر شرارتی سی مسکراہٹ کھیل رہی تھی وہ دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"واہ انکل واہ! ___ اس کو کہتے ہیں سخاوت ___ دریا دلی ___ فیاضی ___ کیوں سوپر فیاض! ___ تم تو بس نام کے ہی فیاض ہو" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ارشد چوہدری اور سوپر فیاض دونوں ہی یوں آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھتے رہ گئے جیسے انہیں عمران کی بجائے کوئی مافوق الفطرت شے نظر آ رہی ہو۔

"کک ___ کک ___ کیا مطلب ___؟ کیا تم نے دس لاکھ روپے یتیم خانے کو دے دیئے" ___؟ ارشد چوہدری یوں بول رہا تھا جیسے کوئی گہرے کنوئیں سے بولتا ہے۔ انتہائی ڈوبتی ہوئی آواز تھی۔

"ارے انکل! ___ بھلا خود سوچیے ___ اگر آپ جیسے سخی یتیم خانے کو چندہ نہ دیں گے تو پھر کون دیگا ___ اب مجھ جیسے قرض دار میں تو اتنی ہمت نہیں کہ میں دس روپے بھی دے سکوں ___ ارے ہاں وہ میرا باورچی ___ وہ تو درمیان میں ہی رہ گیا ___ اس کا قرضہ اور بوزنے کی بوتلیں ___ وہ تو پھر مونگ کی دال پکا کر بیٹھا ہوگا" ___ عمران نے بڑے پریشان سے لہجے میں کہا اور ارشد چوہدری کے چہرے پر اب

غصے کے آثار پھیلنے لگے۔ وہ شاید خواب میں بھی یہ توقع نہ کر سکتا تھا کہ عمران یوں اتنی بڑی رقم کسی یتیم خانے کو دے دیگا۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا، اچانک دروازہ کھلا اور ٹونی بوکھلائے ہوئے انداز میں اندر داخل ہوا۔

"جناب! ___ بار کو پولیس نے گھیرے میں لے لیا ہے" ___ ٹونی نے کہا اور پولیس کا نام سنتے ہی ارشد چوہدری یوں اچھلا جیسے اس کے پیروں تلے بم پھٹ پڑا ہو۔

"پولیس! ___ اور بار کو گھیرے میں لے لیا ہے ___ کیوں ___؟ کیا ہوا" ___؟ ارشد چوہدری نے انتہائی پریشانی کے عالم میں پوچھا۔

"وہ سر ___ بار کے برآمدے میں دو آدمیوں کو قتل کر دیا گیا ہے ___ ایک عورت اور ایک مرد کو ___ دو بار رائفل کے ذریعے ہلاک کیا گیا ہے میں نے تو کوشش کی تھی کہ ان کی لاشیں برآمدے سے اٹھوا کر باہر سڑک پر پھینکوا دوں تاکہ بار کے لئے کوئی مسئلہ نہ کھڑا ہو۔ لیکن لوگ اکٹھے ہو گئے ___ اور پھر پولیس آ گئی ___ اب وہ لوگ مصر ہیں کہ ہم اس دوہرے قتل میں ملوث ہیں" ___ میں نے انہیں راضی کرنے کی کوشش کی ہے۔ لیکن وہ تو مان ہی نہیں رہے ___ پولیس والے تو شاید مان جاتے ___ لیکن انٹیلی جنس کے انسپکٹر شاہد نے چارج سنبھال لیا ہے۔ وہ بہت اکڑ رہے ہیں" ___ ٹونی نے چور نظروں سے سوپر فیاض کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ جو حیرت سے آنکھیں پھاڑے ٹونی کو دیکھ رہا تھا۔

"اوہ! ___ اوہ ہم کیسے ملوث ہو سکتے ہیں ___ سوپر فیاض پلیز! اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بیٹے عمران! ___ یہ بار کے وقار کا مسئلہ ہے ___ اگر پولیس نے بار کے گاہکوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا تو بزنس تباہ ہو جائے گا" ___ ارشد چوہدری نے کہا۔

" اس میں پریشان ہونے اور بوکھلانے کی کیا ضرورت ہے ___ ڈیڈی انٹیلی جنس کے سربراہ ہیں ___ اور آپ کے دوست ہیں۔ انہیں فون کر کے انسپکٹر شاہد کے کان کھنچوا دیجئے" ___ عمران نے بڑے سرسری سے لہجے میں کہا۔

" اوہ! ___ میں ایسا نہیں کر سکتا ___ سر رحمان ایسے معاملات میں بے حد سخت ہیں" ___ ارشد چوہدری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور اسی لمحے دروازہ ایک بار پھر کھلا اور دوسرے لمحے سوپر فیاض چونک پڑا۔ انسپکٹر شاہد دو سب انسپکٹروں کے ساتھ اندر داخل ہوا تھا۔ اور پھر اس کی نظریں جیسے ہی سوپر فیاض پر پڑیں وہ چونک پڑا۔

" اوہ سر آپ! ___ مگر آپ کے متعلق تو اطلاع تھی کہ آپ بیمار ہیں" ___ انسپکٹر شاہد نے قدرے طنزیہ لہجے میں سوپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یہ اب بھی بیمار ہیں ___ انہیں ڈاکٹر نے خاص طور پر اور یکا بار کوکا کولا پینے کے لئے کہا ہے۔ چنانچہ یہ صحت یابی کے لئے یہاں آئے ہیں" ___ لیکن انسپکٹر شاہد صاحب! ___ یہ کیس تو پولیس کا ہے انٹیلی جنس کیسے میدان میں کود پڑی" ___؟ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب! ___ کیس واقعی پولیس کا تھا ___ لیکن کچھ حالات

ایسے سامنے آئے ہیں کہ ڈائریکٹر جنرل صاحب نے کیس اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے" ___ انسپکٹر شاہد نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران یوں سر ہلانے لگا جیسے ساری بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

فیاض خاموش اور بے بس سا دکھائی دے رہا تھا۔ ایک تو وہ ڈیوٹی پر نہ تھا۔ اس لئے مداخلت نہ کر سکتا تھا ___ اور دوسرا اب ارشد چوہدری کے خاص دفتر میں اس کی موجودگی اس کی پوزیشن خاصی مشکوک بنا رہی تھی۔

ارشد چوہدری نے خود ہی سر رحمان سے شکایت کی تھی کہ سوپر فیاض اس سے رشوت مانگتا ہے جس پر سر رحمان نے فیاض کو بلا کر بری طرح جھاڑ دیا تھا۔ اور فیاض کو ان کے فوری غصے سے بچنے کے لئے بیماری کا بہانہ کرنا پڑا۔ اور وہ سوچ رہا تھا کہ اب جب سر رحمان کو رپورٹ ملے گی کہ وہ ارشد چوہدری کے پاس موجود ہے تو معاملہ یقیناً اور زیادہ بگڑ جائے گا۔ اب وہ خاموش بیٹھا اس وقت کو کوس رہا تھا جب وہ عمران کے ساتھ یہاں آ گیا تھا۔

" آپ ارشد چوہدری ہیں ___ اس بار کے مالک" ___؟ انسپکٹر شاہد نے ارشد چوہدری سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ہاں! ___ آپ کو کوئی اعتراض ہے" ___ ارشد چوہدری نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" جناب! ___ مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے ___ لیکن تحقیقات تو میرا فرض ہے ___ میں آپ کا اور منیجر مسٹر ٹونی کا بیان لینا چاہتا ہوں ___ دوسری بات یہ کہ میں بار کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں کی تلاشی لینا چاہتا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوں ۔۔۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے" ۔۔۔ انسپکٹر شاہد نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

اور عمران نے دیکھا کہ تہہ خانوں کی بات ہوتے ہی ارشد چوہدری کا چہرہ ایک لمحے کے لئے سیاہ پڑ گیا۔ مگر اس نے جلد ہی اپنے آپ کو سنبھال لیا۔

"میں سر رحمان سے بات کرتا ہوں ۔۔۔ اس کے بعد آپ سے بات ہو گی ۔۔۔ آپ اپنی حدود سے تجاوز کر رہے ہیں" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا اور ٹیلیفون کا رسیور اٹھا کر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ انسپکٹر شاہد کے چہرے پر ہلکی سی طنزیہ مسکراہٹ موجود تھی۔

"ہیلو ۔۔۔ میں ارشد چوہدری بول رہا ہوں ۔۔۔ اوریگا بار سے ۔۔۔ سر رحمان! ۔۔۔ یہ آپ کے انسپکٹر شاہد میرے ساتھ انتہائی بدتمیزی سے پیش آ رہے ہیں ۔۔۔ کیا آپ نے ایسے ہی افراد اپنے محکمہ میں بھرتی کر رکھے ہیں" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے رابطہ قائم ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"مجھے ابھی منیجر نے بتایا ہے کہ بار کے برآمدے میں دو افراد قتل ہوئے ہیں ۔۔۔ لیکن اس سے میرا یا میری بار کا کیا تعلق پیدا ہو گیا ۔۔۔؟ کیا انہیں میں نے قتل کیا ہے ۔۔۔؟ حالانکہ میں تو گزشتہ دیڑھ گھنٹے سے اپنے دفتر میں موجود ہوں ۔۔۔ اور آپ کے محکمے کے سپرنٹنڈنٹ فیاض اور آپ کا بیٹا عمران بھی میرے پاس بیٹھے ہوئے ہیں ۔۔۔ جبکہ انسپکٹر شاہد مجھ سے ایسے لہجے میں بات کر رہا ہے کہ

جیسے قتل میں نے کیا ہے" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے دوسری طرف سے سر رحمان کی بات سنتے ہی وضاحت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ اچھا" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے دوسری طرف سے بات سنتے ہوئے کہا۔ اور پھر رسیور سپرنٹنڈنٹ فیاض کی طرف بڑھا دیا۔

"سر رحمان آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے جلتے ہوئے لہجے میں کہا اور فیاض نے یوں رسیور پکڑا جیسے رسیور کی بجائے سانپ نہر میں بھیجی ہوئی سوئی ہو۔

"سر! ۔۔۔ میں فیاض بول رہا ہوں" ۔۔۔ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"تم وہاں کیا کر رہے ہو ۔۔۔؟ جب کہ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ تم بیمار ہو" ۔۔۔ دوسری طرف سے سر رحمان نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سر! ۔۔۔ میں کچھ ٹھیک ہو گیا تھا ۔۔۔ سر! ۔۔۔ مجھے ایک خفیہ اطلاع ملی تھی کہ اوریگا بار میں کچھ افراد منشیات کے چکر میں آ کر بیٹھے ہیں چنانچہ میں نے سوچا کہ اپنے طور پر تحقیقات کر کے آپ کو رپورٹ پیش کروں" ۔۔۔ فیاض کو اپنی پوزیشن صاف کرنے کے متعلق اور کچھ نہ سوجھا تو اس نے یہ بہانہ بنا دیا۔

"کیا کہا منشیات! ۔۔۔ کون لوگ ہیں ۔۔۔؟ اور تم تو ارشد چوہدری کے دفتر میں بیٹھے ہو ۔۔۔ کیا وہ لوگ وہاں بیٹھے ہیں" ۔۔۔؟ سر رحمان نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سر! ۔۔۔ میں ہال میں بیٹھا تھا کہ ارشد چوہدری صاحب عمران کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ساتھ وہاں آ گئے ـــــ اور پھر عمران نے مجھے دیکھا تو زبردستی اٹھا
یہاں لے آیا ـــــ ارشد چوہدری صاحب نے بھی اصرار کیا تھا۔ اس لئے
میں چلا آیا" ـــــ فیاض نے بات بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ! ـــــ لیکن عمران کا ارشد چوہدری سے کیا تعلق ہے"
سر رحمان نے اس بار قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"سر! ـــــ مجھے تو معلوم نہیں ـــــ وہ ایک دوسرے کو انکل اور بھتیجا
کہہ رہے ہیں" ـــــ فیاض نے کہا۔

"ہونہہ! ـــــ میں دیکھ لونگا ـــــ سنو! اگر تم وہاں موجود ہو تو اس
کیس کا چارج سنبھال لو اور فوری تحقیقات کے بعد مجھے رپورٹ کرو۔
موٹی موٹی باتیں میں بتا دیتا ہوں ـــــ تفصیلات انسپکٹر شاہد سے
معلوم کر لینا ـــــ مجھے اطلاع ملی تھی کہ ایک غیر ملکی مجرم جسے عرف عام
میں لانگ مین کہتے ہیں، اور یگا بار میں اتفاقاً دیکھا گیا ہے ـــــ چنانچہ
اس کی نگرانی شروع کرائی گئی تو وہ اور یگا بار میں دو مردوں اور ایک
لڑکی سے ملا اور جب وہاں سے نکلا تو اسے بار سے دوسری سڑک
پر ایک کار کے اندر سے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ـــــ اس کے بعد
دوسرا آدمی جب بار سے باہر نکلا تو اس کی کار کو ایک ہیوی ٹرک نے
اچانک سائیڈ روڈ سے نکل کر ٹکر ماری اور اسے کار سمیت کچل دیا گیا
ٹرک ڈرائیور فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا ـــــ ٹرک سے متعلق بعد ازاں
رپورٹ ملی کہ وہ چوری کیا گیا تھا ـــــ اس طرح وہ کار جس میں سے لانگ
کو گولی ماری گئی تھی۔ وہ بھی ایک سڑک پر خالی کھڑی ہوئی ملی۔ اس کی
چوری کی رپورٹ بھی تھانے میں درج ہے ـــــ اس کے فوراً بعد باقیماندہ

ـــ آدمی اور لڑکی جیسے ہی اور یگا بار سے باہر آئے، انہیں برآمدے
ـــ ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ـــــ گولیاں سامنے والی عمارت سے
ـــائی گئی تھیں ـــــ بعد ازاں عمارت خالی پائی گئی ـــــ کیس میں نے
ـــیں سے اپنے ہاتھ میں لے لیا۔ تمہاری بیماری کی وجہ سے انسپکٹر شاہد
ـــقیقات کر رہا تھا ـــــ لیکن اب تم ٹھیک ہو گئے ہو تو میں تمہیں چارج
ـــا ہوں ـــــ اور سنو! ـــــ اس شیطان عمران سے بھی مدد حاصل کر لینا۔
ـــں فوری طور پر اصل بات جاننا چاہتا ہوں" ـــــ سر رحمان نے ہدایات
ـــیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر! ـــــ لیکن انسپکٹر شاہد تو منیجر ٹونی اور ارشد
ـــوہدری صاحب کا بیان لینا چاہتا ہے ـــــ اور تہہ خانوں کی تلاشی
ـــینا چاہتا ہے ـــــ کیا اس کی ہدایات آپ نے دی تھیں" ـــــ؟
ـــیاض نے پوچھا۔ اب اس کے چہرے کی رنگت بحال ہو چکی تھی کیونکہ
سر رحمان نے نہ صرف اسے جھاڑا نہ تھا بلکہ فوری طور پر ایسے
حالات میں کیس کا انچارج بنا کر انہوں نے فیاض کا سینہ چوڑا کر دیا تھا۔

"اوہ نہیں! ـــــ میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ
وقت ضائع کرنے کے مترادف ہے ـــــ فون انسپکٹر شاہد کو دو"
ـــــ سر رحمان نے کہا اور فیاض نے بڑے فاخرانہ انداز میں رسیور انسپکٹر شاہد
کی طرف بڑھا دیا۔

"یس سر! ـــــ تم سے بات کرنا چاہتے ہیں" ـــــ اس بار فیاض کے
لہجے میں سپرنٹنڈنٹ والا پورا جاہ و جلال تھا۔

"یس سر ـــ شاہد اٹنڈنگ سر" ـــــ انسپکٹر شاہد نے الجھے ہوئے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لہجے میں کہا۔ وہ فیاض کے بدلے ہوئے لہجے سے شاید کھٹک گیا تھا۔

"یس سر! ـــــ حکم کی تعمیل ہوگی سر" ـــــ انسپکٹر شاہد نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا اور پھر ڈھیلے ہاتھوں سے ریسیور کریڈل پر رکھ دیا۔

"یس سر! ـــــ میرے لئے کیا حکم ہے سر" ـــــ انسپکٹر شاہد نے اس بار مؤدبانہ لہجے میں سپر فیاض سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ جیسے وہ بات کرنے کی بجائے کوئین کی گولیاں چبا رہا ہو۔

"لاشوں کا کیا ہوا" ـــــ فیاض نے پورے رعب بھرے لہجے میں

"سر! ـــــ پوسٹ مارٹم کے لئے بھجوا دی گئی ہیں" ـــــ انسپکٹر شاہد نے جواب دیا۔

"اوکے! ـــــ باہر جا کر ان لوگوں کے بیانات حاصل کرنے کی کوشش کرو۔ جن کے سامنے گولی ماری گئی ـــــ میں آ رہا ہوں" ـــــ فیاض نے اسے حکم دیتے ہوئے کہا اور انسپکٹر شاہد سر ہلاتا ہوا واپس مڑا۔ سب انسپکٹر بھی اس کے پیچھے چلے گئے۔

"چوہدری صاحب! ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ اب انسپکٹر شاہد آپ کو تنگ نہیں کریگا" ـــــ فیاض نے مڑ کر ارشد چوہدری سے کہا جو خاموش بیٹھا یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہا تھا۔

"شکریہ" ـــــ ارشد چوہدری نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ ایک طرف کھڑے ہوئے منیجر ٹونی سے مخاطب ہوا

"ٹونی! ـــــ سپرنٹنڈنٹ صاحب ہمارے محسن ہیں ـــــ آپ نے ان سے مل کر ہماری طرف سے انہیں تحفہ پیش کرنا ہے" ـــــ ارشد چوہدری نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ـــــ ٹونی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر سلام کر کے واپس مڑ گیا۔

"آؤ عمران! ـــــ باہر چلیں ـــــ معلوم تو ہو کہ انسپکٹر شاہد نے اب تک کیا کارروائی کی ہے" ـــــ فیاض نے ٹونی کے جانے کے بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو کرسی کی پشت سے سر ٹکائے آنکھیں بند کئے باقاعدہ سونے کی اداکاری کر رہا تھا۔

"تم جاؤ! ـــــ تمہارے لئے تو تحفے کا بندوبست ہو گیا ہے ـــــ میں کیسے جاؤں۔ میرا ہاورچی سلیمان تو مجھے پھاڑ کھانے کے لئے تیار بیٹھا ہوگا ـــــ چلو یہاں بیٹھے رہنے سے کھانا پینا تو مفت ہو جائے گا" ـــــ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عمران بیٹے" ـــــ ارشد چوہدری نے عمران کی بات سنتے ہی کچھ کہنا چاہا۔

"سوری انکل! ـــــ بیٹا تو میں سر رحمان کا ہوں ـــــ آپ کا تو بھتیجا ہوں ـــــ آپ پلیز صحیح رشتے کا اعلان کریں۔ ایسا نہ ہو کہ آپ بھی ڈیڈی کی طرح بیٹا بنا کر مجھے یہاں سے خالی ہاتھ نکال باہر کریں" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ بھتیجے! ـــــ یہ ساری بار تمہاری ہے ـــــ تم کیوں فکرمند ہوتے ہو ـــــ یہ لو بلینک چیک! ـــــ جو چاہئے اس میں بھر لینا" ـــــ ارشد چوہدری نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور چیک بک نکال کر اس میں سے ایک سادہ چیک پھاڑا اور اس پر اپنے دستخط کر کے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"خالی چیک ـــ اوہ! ـــ اس کا میں کیا کرونگا ـــ اسے ردی میں دوں، تب بھی دو ریوڑیاں بھی نہ ملیں گی" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے

"ارے اب چلو بھی سہی ـــ تیسری ریوڑی میں دے دونگا" ـــ فیاض نے اُسے بازو سے پکڑتے ہوئے کہا۔

"اچھا! ـــ وعدہ کرو" ـــ عمران نے یوں خوش ہوتے ہوئے کہا جیسے تیسری ریوڑی سونے کی بنی ہوئی ہوگی۔ لیکن فیاض اُسے بازو سے پکڑ کر گھسیٹتا ہوا دفتر سے باہر لے گیا۔

"ارے احمق ہو ـــ جتنی چاہو، رقم لکھ لو ـــ ارشد چوہدری موٹی مرغی ہے" ـــ فیاض نے دفتر سے باہر آتے ہی عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"موٹی مرغی ـــ ارے باپ رے ـــ موٹی مرغی تو انڈے نہیں دیا کرتی ـــ میں خوامخواہ اس کا بوجھ اٹھائے پھروں" ـــ عمران نے اچھلتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے چیک کو یوں پھاڑ دیا جیسے وہ کوئی ردی کاغذ ہو۔ اور فیاض ہائیں ہائیں کرتا رہ گیا۔ لیکن عمران نے چیک پھاڑ کر اس کے پُرزے بڑے اطمینان سے دفتر کے باہر کھڑے باوردی دربان کے ہاتھ میں تھما دیئے۔

"انہیں لے جا کر اپنے مالک کو دے دو ـــ اور انہیں کہنا کہ عمران ایسے کنجوسوں سے کچھ لینے کا روادار ہی نہیں، جو چیک پر رقم لکھنے میں بھی کنجوسی کرتے ہیں" ـــ عمران نے دربان سے مخاطب ہو کر کہا اور دربان یوں حیرت سے آنکھیں پھاڑے عمران کو دیکھنے لگا جیسے بات اس کی سمجھ میں نہ آئی ہو۔

"جاؤ ـــ اور یہی فقرہ کہہ دو ـــ جاؤ" ـــ عمران نے اس بار سخت لہجے میں کہا اور شاید اس کے لہجے کا اثر تھا کہ دربان ایک جھٹکے سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم بعض اوقات ایسی حماقتیں کرتے ہو کہ تمہاری عقل پر ماتم کرنے کو جی چاہتا ہے" ـــ فیاض نے غصیلے انداز میں کہا۔

"جی چاہتا ہے تو ضرور کیا کرو ـــ ماتم کرنے سے انسان کا دل اور گداز ہوتا ہے ـــ اور جب دل گداز ہو جائے تو پھر اس میں سوز بھر جاتا ہے ـــ اور سوز جب بھر جائے تو دل جل جاتا ہے ـــ اور جب دل جل جائے تو لوگ دل جلا کہنا شروع کر دیتے ہیں ـــ اور جب لوگ دل جلا کہنا شروع کر دیں تو ـــ" عمران نے باقاعدہ فلسفہ بیان کرنا شروع کر دیا۔

"بس بس رہنے دو" ـــ فیاض نے اس کی بات ٹوکتے ہوئے کہا اور اس دوران وہ ہال میں پہنچ گئے۔

ہال میں اسی طرح رونق تھی۔ پولیس کا کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا اور وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے مین گیٹ سے باہر آ گئے۔ یہاں انسپکٹر شاہد اور پولیس کے دس بارہ افراد موجود تھے۔ برآمدے کی ایک سائیڈ پر چاک سے نشانات صاف نظر آ رہے تھے۔ پولیس والے ان نشانات کے گرد کھڑے ہوتے تھے۔

عمران یہ نشانات دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ لاشوں کی پوزیشن کے نشانات تھے۔

"بیانات لئے" ـــ؟ فیاض نے انسپکٹر شاہد سے پوچھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یس سر! ___ لیکن کوئی واضح بات سامنے نہیں آئی ___ بس گولیاں چلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے بعد دونوں چیختے ہوئے فرش پر ڈھیر ہو گئے ___ دونوں کے جسموں میں چار سے زائد گولیاں گھس گئی تھیں۔ وہ دونوں چند لمحے تڑپنے کے بعد ہلاک ہو گئے" ___ انسپکٹر شاہد نے رسمی سا جواب دیا۔

"یہ دونوں اندر ہال میں کس میز پر بیٹھے تھے" ___؟ عمران نے انسپکٹر شاہد سے پوچھا۔

"اندر ___ اوہ اس بارے میں تو میں نے پوچھا ہی نہیں ___ ویسے بھی گولیاں سامنے والی عمارت سے چلائی گئی تھیں سر" ___ انسپکٹر شاہد نے جواب دیا۔

"تو تمہارا کیا خیال تھا کہ اندر میز پر بیٹھے بیٹھے انہیں باہر سے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جاتا ___ یہ اہم بات ہے۔ تمہیں ضرور معلوم کرنا چاہیے تھا لیکن تم تو بس اسی تاک میں رہتے ہو کہ کیسے بڑی آسامیوں کو ملوث کیا جائے" ___ سوپر فیاض نے اسے جھڑکتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے واپس ہال کی طرف مڑ گیا۔ انسپکٹر شاہد برا سا منہ بنا کر خاموش رہا۔ عمران نے فیاض کے پیچھے مڑتے ہوئے اسے شرارتی انداز میں آنکھ مار دی تو انسپکٹر شاہد بے اختیار مسکرا دیا۔

فیاض اندر داخل ہو کر سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔ عمران اس کے پیچھے تھا۔ اور انسپکٹر شاہد بھی ان کے پیچھے آ گیا تھا۔ کاؤنٹر پر ایک نوجوان لڑکی موجود تھی۔

"میں سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ہوں" ___ فیاض نے

لڑکی سے اپنا پورا تعارف کراتے ہوئے کہا۔ اس کی تیز آنکھیں ایکسرے کی طرح اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔

"اوہ ___ یس سر" ___ لڑکی نے بری طرح مرعوب ہوتے ہوئے کہا۔ اور فیاض کا سینہ کچھ اور پھول گیا۔

"تم نے اس عورت اور مرد کو دیکھا ہے جو باہر قتل ہوئے ہیں"؟ فیاض نے پوچھا۔

"اوہ ___ یس سر! ___ میں نے نہ صرف انہیں دیکھا ہے ___ بلکہ سر میں انہیں جانتی بھی ہوں" ___ لڑکی نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا! ___ کون ہیں وہ" ___؟ فیاض نے چونک کر مڑ کر پیچھے کھڑے انسپکٹر شاہد کی طرف دیکھا جیسے کہہ رہا ہو کہ دیکھو ___ اسے کہتے ہیں تفتیش۔

"ان میں سے لڑکی کا نام نائلہ ہے جناب! ___ اور مرد کا نام رفیق ہے ___ نائلہ گلیکسی فلیٹس میں رہتی ہے جناب" ___ کاؤنٹر گرل نے جواب دیا۔

"اوہ! ___ تم اسے اس قدر قریب سے کیسے جانتی ہو" ___؟ فیاض نے یوں چونک کر پوچھا جیسے اب اسے اس لڑکی پر بھی شک ہونے لگا ہو۔

"جناب! ___ میں بھی گلیکسی فلیٹس میں رہتی ہوں" ___ لڑکی نے کہا اور فیاض نے یوں ہنکارا بھرا جیسے غبارے سے ہوا نکل رہی ہو۔

"یہ یہاں کس میز پر بیٹھے تھے" ___؟ اس بار عمران نے پوچھا۔

"سر! ___ نمبر بارہ میز پر ___ تیسرے ستون کے پاس ___ یہ میز ان کے لئے ریزرو ہے ___ وہ اکثر یہاں آ کر بیٹھتے ہیں" ___ لڑکی نے ایک

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران میز نمبر بارہ کا محل وقوع دیکھتے ہی چونک پڑا۔ دوسرے لمحے اس کی نظروں میں وہ لڑکی اور اس کے ساتھی مرد آ گئے۔ کیونکہ وہ خود فیاض کے ساتھ اس میز کے ساتھ والی میز پر بیٹھے رہے تھے۔

"لیکن اس میز پر تو چار افراد بیٹھے تھے" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس سر! ـــ نائلہ اور رفیق کے ساتھ دو اور مرد تھے۔ وہ کل بھی یہاں آ کر بیٹھے رہے تھے ـــ پھر ان میں سے ایک غیر ملکی پہلے اٹھ کر چلا گیا ـــ دوسرا بعد میں اٹھ کر گیا ـــ نائلہ اور رفیق آخر میں بیٹھے رہ گئے" ـــ لڑکی کا مشاہدہ خاصا تیز معلوم ہوتا تھا۔

"تم رفیق کو کیسے جانتی ہو ـــ؟ کیا وہ بھی گلیکسی فلیٹس میں رہتا ہے" فیاض نے سوال کیا۔

"نہیں جناب! ـــ مجھے معلوم نہیں وہ کہاں رہتا ہے ـــ البتہ اکثر وہ نائلہ کے پاس آتا رہتا تھا ـــ نائلہ نے ہی مجھے بتایا تھا کہ وہ اس کا دوست رفیق ہے" ـــ لڑکی نے جواب دیا۔

"نائلہ کے فلیٹ کا نمبر" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"تیسری منزل ـــ فلیٹ نمبر بارہ سر" ـــ لڑکی نے جواب دیا۔

"اور تمہارا فلیٹ نمبر" ـــ؟ فیاض نے بڑے بے چین سے لہجے میں پوچھا۔

"سر! ـــ میرا فلیٹ نمبر بائیس ہے تیسری منزل پر" ـــ لڑکی نے جواب دیا۔

"نام بھی پوچھ لو ـــ ورنہ خوامخواہ پہرہ دیتے پھرو گے" ـــ عمران نے

سرگوشی کرتے ہوئے کہا اور انسپکٹر شاہد منہ پھیر کر ہنسنے لگا۔

"ہاں! ـــ تمہارا نام ـــ شاید مجھے تمہارا تفصیلی بیان لینا پڑے" ـــ؟ فیاض نے کندھے جھٹکتے ہوئے کہا۔

"سر ـــ میرا نام مارگریٹ ہے" ـــ لڑکی نے جواب دیا۔

"اب یہ بھی پوچھ لو کہ اس کی ڈیوٹی کب آف ہوتی ہے" ـــ؟ عمران نے دوسری سرگوشی کی۔

"آؤ" ـــ فیاض نے منہ بناتے ہوئے عمران سے کہا اور لڑکی کا شکریہ ادا کر کے واپس مڑ گیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ایک بڑے کمرے کے درمیان ایک میز کے گرد چھ افراد منہ پر نقاب پہنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے نقابوں کے اوپر نمبر لگے ہوئے تھے۔ درمیان میں ایک کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔

چند لمحوں بعد بغلی دروازہ کھلا اور ڈربی اندر داخل ہوا۔ اس کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ اس کے اندر آتے ہی سارے افراد اس کے استقبال کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو" ـــــ ڈربی نے سنجیدہ انداز میں کہا اور خود بھی خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اور باقی افراد واپس اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"تم لوگ نقاب پہن کر کیوں آئے ہو ـــــ یہ ہیڈ کوارٹر میٹنگ نہیں ہے ـــــ تمہاری اپنی میٹنگ ہے" ـــــ ڈربی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اوہ باس! ـــــ ہمیں ہنگامی میٹنگ کی اطلاع ملی تو ہم نے یہ

سمجھا کہ شاید ہیڈ کوارٹر سے میٹنگ کال کی گئی ہے" ـــــ ان میں سے ایک نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے منہ پر چڑھا ہوا نقاب اتار دیا اور اس کے ساتھ ساتھ باقی افراد نے بھی اپنے اپنے نقاب اتار دیئے۔ اب وہ اصلی شکلوں میں تھے۔ راکوش کا یہ اصول تھا کہ ہیڈ کوارٹر میٹنگ میں وہ نقاب پہن کر شامل ہوتے تھے تاکہ اگر ہیڈ کوارٹر میں ٹیلی کاسٹ ہونے والی میٹنگ کی فلم لیک آؤٹ بھی ہو جائے تو کسی کو راکوش کے مقامی سربراہوں کے اصل چہروں کی شناخت نہ ہو سکے۔

"بات یہ ہے دوستو! ـــــ ہمیں ایک اہم مشن درپیش ہے ـــــ مافیا نے گینگ وے کی معرفت ہمارے ہیڈ کوارٹر کو جاری معاوضے پر ایک مشن سونپا ہے ـــــ اس کا تعلق چونکہ پاکیشیا سے ہے اس لئے ہیڈ کوارٹر نے مشن ہمیں ٹرانسفر کر دیا ہے ـــــ اس مشن کے مطابق پاکیشیا میں منشیات کی ایک نئی ورائٹی ایجاد کی گئی ہے جسے ٹرنچ فائر کہا جاتا ہے اور عرف عام میں ٹی۔ ایف کہا جاتا ہے ـــــ اس گروپ کا نام ڈاجر ہے ـــــ ڈاجر گروپ نے مافیا کے مقابلے میں ٹی۔ ایف کی سپلائی شروع کر دی ہے اور ٹی۔ ایف ایک ایسی ورائٹی ہے جو تیزی سے منشیات استعمال کرنے والوں میں مقبول ہوتی جا رہی ہے ـــــ اس پر مافیا کو تشویش ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے ٹی۔ ایف خود بنانے کے لئے اس کا کیمیائی تجزیہ کیا۔ لیکن وہ اس کے فارمولے کو باوجود کوشش کے حاصل نہ کر سکے ـــــ چنانچہ اب وہ چاہتے ہیں کہ ہم ڈاجر گروپ سے وہ فارمولا حاصل کر کے مافیا کو سپلائی کریں ـــــ کام چونکہ جاری فیلڈ کا ہے اور پھر اس کے مکمل ہونے سے نہ صرف ہمیں جاری معاوضہ بھی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ملے گا۔ بلکہ بین الاقوامی طور پر ہماری ساکھ میں بھی اضافہ ہوگا ___ چنانچہ میں نے اس مشن پر کام کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے اور میں نے اس سلسلے میں ہیڈ کوارٹر کو گرین سگنل بھی دے دیا ہے ___ آج کی میٹنگ بھی اسی سلسلے میں بلائی گئی ہے تاکہ ہم ٹی۔ ایف فارمولے کے حصول کے لئے کوئی واضح منصوبہ بندی تیار کر سکیں اس پر فوری طور پر عمل شروع کر دیں" ___ ڈربی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ___ ہم کام کرنے کے لئے تیار ہیں ___ ڈاجر گروپ کے متعلق ہم نے بھی سن رکھا ہے کہ خاصی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے ___ لیکن ہمیں یہ معلوم نہ تھا کہ اس کا ہیڈ کوارٹر پاکیشیا میں ہے" ___ ایک آدمی نے کہا۔

"اس کا ہیڈ کوارٹر اب پاکیشیا میں بنایا گیا ہوگا ___ ورنہ پہلے تو اس کا ہیڈ کوارٹر یانگ میں تھا ___ وہاں اس گروپ کا خاصا زور تھا لیکن وہاں کی حکومت کو اس کی سرگرمیوں کا پتہ چل گیا اور انہوں نے انہیں گھیر لیا ___ اطلاعات ملی تھیں کہ ڈاجر گروپ کے سب افراد کو گرفتار کر کے ہلاک کر دیا گیا تھا ___ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ ان میں سے کوئی بچ گیا ہو اور اس نے پاکیشیا میں دوبارہ کام کا آغاز کیا ہو ___ بہرحال اس وقت وہ عام نشیات کی سمگلنگ کا دھندہ کرتے تھے" ___ دوسرے نے کہا۔

"تمہیں ان کے کاروبار سے کوئی تعلق نہیں ___ اور نہ ہی یہ ہمارا فیلڈ ہے۔ ہم نے تو صرف ٹرینچ فائر کا فارمولا حاصل کرنا ہے اور بس۔ چنانچہ اس کے لئے سب سے پہلے تو یہ ضروری ہے کہ ہم ڈاجر گروپ کے کسی آدمی کو تلاش کریں ___ اور پھر اس سے اس لیبارٹری کا پتہ معلوم

کیا جائے جہاں ٹی۔ ایف تیار کی جا رہی ہے ___ اس کے بعد وہاں سے فارمولا اڑایا جائے" ___ ڈربی نے کہا۔

"باس! ___ زیر زمین دنیا میں ایک آدمی ایسا ہے جو ایسے معاملات میں انتہائی باخبر سمجھا جاتا ہے ___ اسے ضرور ڈاجر گروپ کے متعلق معلوم ہوگا ___ اس کا نام لارک ہے۔ وہ نتاشا بار میں بیٹھتا ہے۔ بوڑھا سا آدمی ہے ___ بے پناہ شراب پینے کا عادی ہے ___ لیکن اس کے باوجود وہ ایسے معاملات میں بے حد باخبر رہتا ہے۔ اگر اسے معقول معاوضہ دیا جائے تو اس سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں" ___ ایک اور نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"باس! ___ ایک اور تجویز بھی ہو سکتی ہے ___ یہاں کی سیکرٹ سروس انتہائی فعال اور تیز ہے ___ اگر ہم خفیہ فون کے ذریعے اسے ڈاجر گروپ کے متعلق خبر کر دیں تو وہ اس کے خلاف حرکت میں آ جائے گی ___ اور پھر جیسے ہی وہ اس لیبارٹری تک پہنچیں، ہم ان کا تعاقب کرتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں اور ٹی۔ ایف فارمولا حاصل کر لیں ___ اس طرح ہمیں کوئی کام نہ کرنا پڑے گا اور ہمارا کام بھی ہو جائے گا" ___ ایک ادھیڑ عمر آدمی نے رائے پیش کرتے ہوئے کہا۔

"یہ احمقانہ تجویز ہے ___ مسٹر رالسن! ___ آپ سیکرٹ سروس کے کسی رکن سے واقف ہیں" ___ ڈربی نے اس ادھیڑ عمر آدمی سے مخاطب ہو کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"واقف تو نہیں ہوں جناب! ___ لیکن ان کے لئے کام کرنے والے ایک آدمی کو جانتا ہوں۔ اس کا نام علی عمران ہے ___ وہ ایک احمق اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مسخرہ سا نوجوان ہے ___ اُسے آسانی سے ٹریپ کیا جا سکتا ہے" ___ رالنسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ باس! ___ یہ انتہائی خطرناک تجویز ہے ___ مسٹر رالنسن کا کوئی واسطہ علی عمران سے نہیں پڑا ___ وہ انتہائی خطرناک ترین آدمی ہے۔ ٹی۔ ایف فادر مولا تو ایک طرف رہا۔ اگر اُسے ذرا سی بھی بھنک ہمارے متعلق پڑ گئی تو وہ ہمارے پیچھے پنجے جھاڑ کر پڑ جائے گا ___ اور دوسری بات یہ کہ منشیات کے خلاف کام کرنا سیکرٹ سروس کا کام نہیں ہے بلکہ سنٹرل انٹیلی جنس کا کام ہے ___ ہمیں کسی کا سہارا لینے کی بجائے خود کوشش کرنی چاہیئے ___ جہاں تک ڈاجر گروپ کے کسی فرد کو جاننے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں ہے ___ میں اس گروپ کے ایک اہم آدمی کو جانتا ہوں اور اس سے تمام معلومات حاصل ہو سکتی ہیں" ___ ایک اور آدمی نے تیز لہجے میں کہا۔

" کونسا آدمی ہے" ___ ؟ ڈربی کے ساتھ ساتھ سب افراد نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" وہ اوریگا بار کا مالک ارشد چوہدری ہے جناب! ___ اس کا تعلق ڈاجر گروپ سے ہے ___ اس کا مجھے اس طرح پتہ چلا تھا کہ ایک بار میں ایک منشیات کے نجی چکر میں اس سے واسطہ پڑ گیا تھا" ___ اس آدمی نے کہا۔

" اوہ! ___ اگر یہ بات ہے تو پھر سب بات واضح ہو گئی ___ اس کا مطلب ہے کہ سنٹرل انٹیلی جنس کو ڈاجر گروپ کے متعلق پہلے سے رپورٹ

مل چکی ہے اور وہ اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ جب کہ میں نے یہ سمجھا تھا کہ یہ جی۔ ایم گروپ کے پیچھے ہے" ___ ڈربی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" جی۔ ایم گروپ ___ کیا مطلب" ___ ؟ جی۔ ایم گروپ کا سن کر سب چونک پڑے اور پھر ڈربی نے انہیں لانگ مین کے متعلق بتایا۔ اس کے بعد اوریگا بار میں ایک میٹنگ ہوئی۔ جہاں سنٹرل انٹیلی کا سپرنٹنڈنٹ فاض بھی ان کے ساتھ والی میز پر موجود تھا۔ جس پر میں نے یہ سمجھا کہ سنٹرل انٹیلی جنس ان کے پیچھے ہے ___ اور چونکہ لانگ مین ٹی۔ ایف فادر مولا کے پیچھے کام کر رہا تھا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا کہ اس گروپ کے سرکردہ افراد کا خاتمہ کر دیا جائے ___ چنانچہ لانگ مین کو رہا کرنے کے تھوڑی دیر بعد گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ___ اس کے بعد اس کے باس راجر کو روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک کر دیا گیا اور پھر ان کے دو اور سرکردہ ممبروں کو بار کے برآمدے میں ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ___ لیکن اب بہرحال یہ بات واضح ہو گئی ہے کہ سوپر فیاض دراصل ارشد چوہدری کے پیچھے ہے" ___ ڈربی نے کہا۔

" یہ تو اچھا ہوا باس! ___ جی۔ ایم گروپ کا خاتمہ ہمارے لئے اچھا رہے گا ___ ورنہ یہ گروپ خوامخواہ درد سر بن کر رہ جاتا ___ میرا ہے کہ ارشد چوہدری کو اغوا کر لیا جائے اور پھر اس سے ڈاجر گروپ سے متعلق تمام معلومات حاصل کر لی جائیں" ___ اس بار سب نے متفقہ طور پر جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تو ٹھیک ہے ___ یہ بات طے رہی ___ کانسٹائن اور ایل جانسن

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ارشد چوہدری کو اغوا کریں گے ۔۔۔ اور پھر اس سے پوچھ گچھ کر کے مجھے رپورٹ دیں گے ۔۔۔ باقی باتیں بعد میں طے ہو جائیں گی" ۔۔۔ اس نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوکے باس" ۔۔۔ سب نے مثبت انداز میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی اپنی اپنی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

ڈربی واپس مڑا اور پھر ایک دروازے سے ہوتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اور اس کے باہر جاتے ہی وہ سب باری باری کمرے سے باہر نکل گئے۔

عمران اور فیاض کے دفتر سے نکلتے ہی ارشد چوہدری نے ایک گہرا سانس لیا اور پھر اس نے جلدی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر باہر نکالا۔ میز کے کنارے پر لگے ہوئے مختلف بٹنوں میں سے ایک بٹن اس نے دبایا اور اس کے ساتھ ہی اس کے کمرے کے دروازے کے سامنے فولادی چادر اوپر سے نیچے اتر آئی لیکن اس کے ساتھ ہی ایک تیز سیٹی کی آواز دروازے کے اوپر لگے ہوئے آلے سے نکلنے لگی۔

سیٹی کی آواز سنتے ہی ارشد چوہدری چونک پڑا۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی شخص دروازے پر موجود ہے اور فوری طور پر اندر آنا چاہتا ہے۔ ارشد چوہدری نے جلدی سے ٹرانسمیٹر واپس دراز میں ڈالا اور اسی بٹن کو جسے اس نے پہلے دبایا تھا دوبارہ پریس کر دیا۔ بٹن دبتے ہی فولادی چادر اوپر کو چڑھ کر چوکھٹ میں غائب ہو گئی۔ ارشد چوہدری نے فوری طور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پر دروازہ اس لئے کھول دیا تھا کہ اُسے خیال آیا تھا کہ کہیں عمران اور فیاض دوبارہ واپس نہ آ گئے ہوں۔ لیکن فولادی چادر اوپر چڑھتے ہی دروازہ کھلا اور ارشد چوہدری نے دربان کو اندر آتے دیکھا تو غصے کی شدت سے اس کا چہرہ چھڑ سکنے لگا۔

"کیا بات ہے" ـــــ ارشد چوہدری نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں پوچھا۔

"جناب! ـــ وہ عمران صاحب یہ چیک پھاڑ کر دے گئے ہیں۔ کہہ گئے ہیں کہ عمران ایسے کنجوسوں سے کچھ لینے کا روادار ہی نہیں۔ چیک پر رقم لکھنے میں بھی کنجوسی کرتے ہیں" ـــــ دربان نے ڈرے ڈرے لہجے میں کہا اور ہاتھ میں تھامے ہوئے چیک کے پرزے بڑے ادب سے ارشد چوہدری کے سامنے میز پر ڈھیر کر دیئے۔

"ہونہہ! ـــ اس کا مطلب ہے کہ میرا خیال درست ہے ـــ جاؤ ـــ باہر جاؤ ـــ اور سنو! ـــ جب تک دروازے پر ریڈ بلب جلتا ہے کسی کو اس طرف نہ آنے دینا" ـــــ ارشد چوہدری نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور دربان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

دربان کے باہر جاتے ہی ارشد چوہدری نے دوبارہ دروازے پر فولادی چادر اتاری اور پھر میز کی دراز سے ٹرانسمیٹر باہر نکال کر اس کے سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آوازیں نکلنے لگیں۔

"ہیلو ـــ ہیلو ـــ نمبر تھری ڈی کالنگ باس۔ اوور" ـــــ ارشد نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

"یس ـــ ڈی۔ دن اٹنڈنگ۔ اوور" ـــــ چند لمحوں بعد ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"باس! ـــ ایک اہم رپورٹ ہے ـــــ سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ فیاض اور ڈائریکٹر سنٹرل انٹیلی جنس کا لڑکا عمران جو فیاض کا دوست ہے اور جس کے متعلق یہ رپورٹ ہے کہ وہ کبھی کبھی سیکرٹ سروس کے لئے بھی کام کرتا ہے، میرے پاس آئے تھے ـــ انہوں نے سپلائی نمبر بارہ اور گرین سگنل کا حوالہ دیا تھا ـــ اس کے علاوہ عمران تھرڈ راؤنڈ کے متعلق بھی جانتا ہے ـــ حالانکہ اسے آج تک ہر شخص ہاتھ میں پکڑی جانے والی ایک عام سی چھڑی ہی سمجھتا رہا ہے ـــ اور بار کے برآمدے میں دو افراد کو قتل کر دیا گیا ہے ـــ اس سلسلے میں انٹیلی جنس کا ڈائریکٹر شاید تھرڈ خالوں کی تلاشی لینا چاہتا تھا ـــ میں نے انہیں بڑی مشکل سے ٹالا ہے۔ اوور" ـــــ ارشد چوہدری نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ عمران اس قدر معلومات رکھنے کی باوجود آسانی سے واپس چلا گیا ہو ـــ اور سپلائی نمبر بارہ کو آتے ہوئے تو چار گھنٹوں سے بھی زیادہ نہیں گزرے ـــ پھر وہ اس کے متعلق کیسے جان سکتا ہے ـــ ضرور درمیان میں کوئی گھپلا ہے۔ اوور" ـــــ باس نے سوچتے ہوئے کہا۔

"اسی بات پر تو میں حیران ہوں باس! ـــ میرا خیال ہے کہ فیاض کو ہینڈل کیا جا سکتا ہے ـــ وہ بے حد لالچی آدمی ہے۔ معاوضہ دیکر اس کا منہ بند ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ عمران بے حد خطرناک آدمی ہے۔ اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کا کوئی صحیح بندوبست ہونا چاہیئے ۔۔۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ حالات زیا
خراب ہو جائیں ۔ اوور" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے ۔۔۔ لیکن خاتمے سے پہلے یہ معلو
ہونا چاہیئے کہ عمران کو یہ معلومات کس نے پہنچائی ہیں ۔۔۔ اور دو
بات یہ کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ مافیا ٹرائیف فارمولے کے حصو
کے لئے کام کر رہی ہے ۔۔۔ انہوں نے یہاں راکوشش کی مقا
شاخ کی خدمات حاصل کی ہیں ۔ اوور" ۔۔۔ باس نے کہا۔

" راکوش کی مقامی شاخ ۔۔۔ اوہ! میں اس کے باس کو جانتا ہوں
اس کا نام ڈربی ہے ۔۔۔ بظاہر امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتا ہے۔
ارشد چوہدری نے چونکتے ہوئے کہا۔

" ہاں! ۔۔۔ مجھے معلوم ہے ۔۔۔ اور یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ ڈربی
آج ایک خصوصی میٹنگ طلب کی ہے ۔۔۔ اس سے صاف ظاہر
کہ وہ مافیا کے کہنے پر ہمارے خلاف کام کرنے پر آمادہ ہو گئے ہیں۔
باس نے جواب دیا۔

" اوہ باس! ۔۔۔ یہ صورت حال تو انتہائی خطرناک ہے۔ اوور"
ارشد چوہدری کا لہجہ پریشان تھا۔

" پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ میں نے اس
میں کچھ ہنگامی فیصلے کئے ہیں ۔۔۔ اور ان فیصلوں کے مطابق
فی الحال کام روک دینا ہے ۔۔۔ پہلے میرا خیال تھا کہ تمام سٹاک تمہا
پاس جمع کر دیا جائے ۔ لیکن اب تمہاری رپورٹ کے مطابق تم
میں آ چکے ہیں ۔ اس لئے اب نہ صرف سٹاک علیحدہ جگہ پر رکھا جا

ہمارے پاس موجود سپلائی بھی اٹھا لی جائے گی ۔۔۔ اور تم بھی اپنے
ہر قسم کا ثبوت ختم کر دو اور انتظار کرو ۔۔۔ جب حالات درست ہوں
تو تمہیں اطلاع کر دی جائے گی ۔ اوور" ۔۔۔ باس نے کہا۔

" ٹھیک ہے باس! ۔۔۔ لیکن اس عمران کا فوری کچھ کرنا چاہیئے
نے اسے چیک کیا ہے ۔۔۔ وہ انتہائی گہرا اور خطرناک آدمی ہے
" ۔۔۔ ارشد چوہدری نے کہا۔

" دیکھو ارشد چوہدری! ۔۔۔ عمران کے متعلق میں تم سے زیادہ جانتا
ہوں ۔۔۔ وہ واقعی انتہائی خطرناک آدمی ہے ۔ میں نے اسے آج تک
ان بوجھ کر نہیں چھیڑا تھا ۔۔۔ لیکن اب تمہاری رپورٹ کے بعد بات
نے آ گئی کہ عمران ہماری راہ پر لگ چکا ہے ۔۔۔ اور یہ ہمارے
نے راکوشش سے بھی زیادہ خطرناک ثابت ہو سکتا ہے ۔ اس کے
نے کوئی خصوصی انتظام کرنا ہو گا ۔ انتہائی سوچ سمجھ کر ۔ اوور" ۔۔۔ باس
نے کہا۔

" باس! ۔۔۔ آپ تو عمران کو بے حد اہمیت دے رہے ہیں ۔۔۔
میرا تو خیال ہے کہ اسے ایک بچہ بھی شوٹ کر سکتا ہے ۔۔۔ اگر آپ
حکم کریں تو میں ایک گھنٹے میں اسے تلاش کر کے ختم کر دوں ۔ اوور" ۔۔۔
ارشد چوہدری نے کہا۔

" کس طرح ختم کرو گے ۔ اوور" ۔۔۔ ؟ باس نے چند لمحے خاموش رہنے
کے بعد پوچھا۔

" مجھے اس کے فلیٹ کا علم ہے ۔۔۔ اور وہ مجھے اچھی طرح جانتا بھی
ہے ۔۔۔ میں اس کے فلیٹ میں جاؤں گا ۔ ریوالور میرے پاس ہو گا ۔ اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھر جیسے ہی موقع ملے گا اُسے شوٹ کر کے باہر آجاؤں گا ــــ یا دوسری صورت یہ کہ میں اسے فلیٹ سے باہر کسی جگہ بلوا لیتا ہوں وہاں اُسے گولی مار دی جائے گی۔ اوور" ــــ ارشد چوہدری نے کہا۔

"لیکن پھر یہ کیسے معلوم ہو گا کہ اُسے ہمارے متعلق معلومات کہاں سے ملی ہیں۔ اوور" ــــ باس نے کہا۔

"میرا تو خیال ہے کہ ہمیں اس چکر میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں بس اُسے ختم کر دیں ــــ وہی خطرناک آدمی ہے ــــ ورنہ یہ ہو سکتا ہے کہ اس چکر میں ہم خود ملوث ہو جائیں۔ اوور" ــــ ارشد چوہدری نے کہا۔

"تمہاری بات بھی درست ہے ــــ لیکن فلیٹ والا پروگرام نامکمل ہے ــــ تم ایسا کرو کہ اُسے کسی بھی بہانے باہر بلاؤ اور پھر اُسے وہیں ہی شوٹ کر دو ــــ ایک لمحہ بھی توقف نہ کرنا ــــ اور اگر تم اس سلسلے میں ہچکچاؤ تو میں کوئی اور بندوبست کر دوں۔ اوور" ــــ باس نے کہا۔

"نہیں جناب! ــــ ہچکچاہٹ کیسا ــــ جو شخص ہماری تنظیم اور برادری کے لئے خطرناک ہو، اُسے ایک لمحہ بھی زندہ چھوڑنا حماقت ہے۔ میں خود اپنے ہاتھوں سے اس کا خاتمہ اس لئے کرنا چاہتا ہوں کہ مجھ پر بھروسہ کرتا ہے۔ اس لئے بھروسے میں ہی مار کھا جائے گا۔ ہو سکتا ہے کہ دوسرے آدمی کے سامنے آنے پر وہ چوکنا ہو جائے" ــــ ارشد چوہدری نے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ مجھے تمہاری رپورٹ کا انتظار رہے گا۔" دوسری طرف سے فیصلہ کن لہجے میں کہا گیا۔

"میں آج ہی آپ کو خوشخبری سناؤں گا باس۔ اوور" ــــ ارشد چوہدری نے کہا۔

"اوور اینڈ آل" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور ارشد چوہدری نے انٹیرآف کر کے دوبارہ میز کی دراز میں ڈالا اور پھر میز کے کنارے پر لگا ہوا بٹن دبا کر اس نے دیوار سے پر پڑی ہوئی فولادی چادر غائب کر دی۔ پھر وہ میز پر انگلی مار کر کچھ دیر تک سوچتا رہا۔ اور اس کے بعد اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھایا۔

"یس سر" ــــ دوسری طرف سے ٹونی کی آواز سنائی دی۔

"ٹونی! ــــ مارکر کہاں ہے؟" ــــ ارشد چوہدری نے پوچھا۔

"مارکر ــــ وہ سر اپنے فلیٹ میں ہو گا ــــ جب اس کے پاس کام نہ ہو تو وہ فلیٹ سے نکلتا ہی نہیں" ــــ ٹونی نے جواب دیا۔

"اوکے!" ــــ ارشد چوہدری نے کہا اور انٹرکام کا رسیور رکھ دیا۔ اس کے بعد اس نے ٹیلیفون اپنی طرف گھسیٹا اور رسیور اٹھا کر اس کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحے بعد گھنٹی بجنے کے بعد دوسری طرف سے کسی نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ــــ ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ارشد چوہدری بول رہا ہوں" ــــ ارشد چوہدری نے مارکر کی آواز پہچانتے ہی کہا۔

"اوہ باس آپ! ــــ فرمایئے! ــــ کیسے یاد کیا" ــــ؟ دوسری طرف سے مارکر چونک کر پوچھا۔

"ایک کام کرنا ہے ــــ ایک آدمی کو گولی مارنی ہے" ــــ ارشد

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چوہدری نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ــــ اس آدمی کا اتہ پتہ بتا دیجئے۔ لگ جائے گی اُسے گولی" ــــ مارکر نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"گولی تم نے نہیں ــــ میں نے مارنی ہے ــــ تم نے صرف میری نگرانی کرنی ہے ــــ اور اگر میرا نشانہ خطا ہو جائے تو پھر تم نے کام کرنا ہے" ــــ ارشد چوہدری نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں" ــــ مارکر نے کہا۔

"تم ایسا کرو کہ سر طرح سے تیار ہو کر رنگ اسکوائر پر پہنچ جاؤ۔ اور وہاں رنگ اسکوائر کے کیفے نشاط میں بیٹھ جانا ــــ میں اپنے ٹارگٹ کو وہیں بلوا لونگا ــــ اس کے بعد تم خیال رکھنا" ــــ ارشد چوہدری نے کہا۔

"لیکن باس! ــــ آپ کی نگرانی کا کیا مقصد ہے ــــ یہ بات میں سمجھا نہیں" ــــ مارکر نے پوچھا۔

"ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص مجھے بعد میں نشانہ بنا دے ــــ تم نے اس کا خیال رکھنا ہے" ــــ ارشد چوہدری نے کہا۔

"میں سمجھ گیا باس" ــــ مارکر نے کہا۔

"تم ٹھیک ایک گھنٹے بعد وہاں پہنچ جانا ــــ اوکے" ــــ ارشد چوہدری نے کہا۔

"یس سر" ــــ مارکر نے جواب دیا اور ارشد چوہدری نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

"آخر تم نے اُسے سپلائی نمبر بارہ کا حوالہ کیوں دیا ــــ تم مجھے بتاؤ کہ اصل چکر کیا ہے" ــــ فیاض نے جھنجھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ اس وقت عمران کے ساتھ اس کے فلیٹ میں موجود تھا۔

"تمہیں آم کھانے سے مطلب ہونا چاہیئے ــــ اس کی گٹھلی کا تو اچار بھی نہیں پڑتا" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"نہیں! ــــ جس طرح ارشد چوہدری رام ہوا ہے اور دس لاکھ روپے کا چیک اس نے دے دیا ہے ــــ یہ کوئی لمبا ہی معاملہ ہے۔ ورنہ ارشد چوہدری تو کسی کو بخار دینے پر بھی آمادہ نہیں ہوتا" ــــ فیاض نے کہا وہ ابھی چند لمحے قبل ہی عمران کے فلیٹ میں آیا تھا اور اس نے آتے ہی پوچھ گچھ شروع کر دی تھی۔

"یار! ــــ ایک تو تم جھاڑ کے کانٹے کی طرح چمٹ جاتے ہو ــــ ارشد چوہدری کے متعلق مجھے گزشتہ دنوں ایک اطلاع ملی تھی کہ ارشد چوہدری

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

منشیات کے ایک چکر میں ملوث ہے اور سپلائی نمبر بارہ ان کا کوئی کو
ہے ـــــ چونکہ یہ میرا فیلڈ نہ ہے اس لئے میں نے کوئی توجہ
نہ دی۔ اب جب تم نے ارشد چوہدری کی شکایت کی کہ اس نے تمہارے
ساتھ زیادتی کی ہے تو وہ کوڈ مجھے یاد آ گیا" ـــــ عمران نے جان چھڑانے
کے سے انداز میں کہا۔

" اوہ! ـــ تو یہ بات ہے ـــ لیکن وہ چھڑی کا کیا چکر ہے" ـــ
فیاض نے منہ پھاڑتے ہوئے کہا۔

" وہ چھڑی مخصوص ساخت کی ہے ـــ یہ دراصل ایک جدید ساخت
کی گن ہے جسے خطرے کے وقت استعمال کیا جا سکتا ہے ـــ میں نے
ایسی چھڑیاں دیکھی ہوتی ہیں" ـــ عمران نے جواب دیا۔

" اچھا تو یہ بات ہے ـــ اب میں دیکھوں گا کہ یہ ارشد چوہدری کو
سے کیسے بچ نکلتا ہے" ـــ فیاض نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" تم نے اس دوہرے قتل کے بارے میں مزید کیا تحقیقات کی ہے"
عمران نے بات بدلتے ہوئے کہا۔

" دو نہیں ـــ بلکہ چار قتل کہو ـــ ان کے ساتھ دو اور آدمی بھی
مارے گئے ہیں" ـــ فیاض نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

" دو اور ـــ وہ کون" ـــ؟ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" ایک کا نام لانگ مین تھا ـــ وہ پہلے اٹھ کر چلا گیا ـــ بار سے
نکلنے کے کچھ دیر بعد ہی اسے سڑک پر گولی مار دی گئی۔ گولی ایک کار
سے چلائی گئی۔ جو بعد میں ایک جگہ خالی کھڑی مل گئی وہ چوری کی تھی۔
دوسرے آدمی کا نام راجر معلوم ہوا ہے ـــ وہ جب اوریگا بار سے نکلا

اس کی کار کو ایک ہیوی ٹرک سے کچل دیا گیا ـــ اس کے بعد رفیق اور
اکبر جیسے ہی بار سے باہر نکلے، انہیں برآمدے میں ہی ڈھیر کر دیا گیا۔
اسی وجہ سے انسپکٹر شاہد اوریگا بار کے تہہ خانوں کی تلاشی لینا چاہتا
تھا ـــ اس کا خیال تھا کہ اوریگا بار میں کوئی خلاف قانون کام ہو رہا
ہے جس کی وجہ سے یہ قتل ہوئے ہیں" ـــ فیاض نے کہا۔

" گڈ ـــ اس کا مطلب ہے کہ تمہارا جانشین تم سے زیادہ ذہین
ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ جانشین ـــ وہ کسی روز سڑکوں پر بھیک مانگتا پھرتا ہوگا۔
میں بس موقع کی انتظار میں ہوں" ـــ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا، میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی
گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" یس علی عمران ولد سر رحمان" ـــ عمران نے کہا۔

" عمران! ـــ میں تمہارا انکل بول رہا ہوں ـــ ایک اہم مسئلہ درپیش
ہے۔ اگر تم مجھے کوئی وقت دے دو" ـــ ارشد چوہدری کی پریشان سی
آواز سنائی دی۔

" مسئلہ ـــ آپ کو کیا مسئلہ پیش آ سکتا ہے" ـــ؟ عمران
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ وہ ارشد چوہدری کی آواز پہچان گیا تھا۔

" مجھے ایک ایسی اطلاع ملی ہے جو ہمارے ملک کے لئے انتہائی
خطرناک ثابت ہو سکتی ہے ـــ لیکن میں خود اس سلسلے میں ملوث
نہیں ہونا چاہتا۔ ورنہ میں سر رحمان کو بتا دیتا ـــ میں چاہتا ہوں کہ
تم اس سلسلے میں اپنے طور پر کچھ کرو" ـــ ارشد چوہدری نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"تو پھر میں کہاں حاضر ہو جاؤں" ——— ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں رنگ اسکوائر کے کیفے نشاط میں موجود ہوں ——— یہاں آجاؤ لیکن ذرا جلدی ——— میں اپنے آپ کو نامعلوم سے خطرے میں محسوس کر رہا ہوں" ——— ارشد چوہدری نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ میرے فلیٹ پر آجائیں ——— یہاں اطمینان سے باتیں ہوں گی" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں ! ——— جس آدمی کے متعلق یہ اطلاع ہے وہ بھی یہیں ہے ——— اور میں تمہیں اس کی نشاندہی کرانا چاہتا ہوں" ——— ارشد چوہدری نے کہا۔

"اوکے ——— میں آرہا ہوں" ——— عمران نے کہا اور پھر کریڈل پر رسیور رکھ دیا۔

"یہ ارشد چوہدری کی آواز محسوس ہو رہی ہے ——— وہ کیسی اطلاع دینا چاہتا ہے" ——— ؟ فیاض نے کہا۔

"وہ سپلائی نمبر بارہ کا چکر محسوس ہوتا ہے" ——— عمران نے کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔

"تو پھر میں بھی تمہارے ساتھ چلوں" ——— فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیوں ——— میرے مزید دس لاکھ روپے مروانا چاہتے ہو ——— کسی اور یتیم خانے کا بھلا ہونے دو" ——— عمران نے کہا اور اس نے سلیمان کو آواز دی۔

"فرمایئے" ——— دوسرے لمحے سلیمان نے دروازے میں سے جھانکتے ہوئے پوچھا۔ عمران کا لہجہ ایسا تھا کہ سلیمان نے سنجیدگی سے جواب دیا تھا

"سوپر فیاض کی خدمت خاطر کرو ——— آخر ہمارا لینڈ لارڈ ——— ارے لینڈ فلیٹ ہے ——— ورنہ کسی روز بے دخلی کا پروانہ اور بیلف لے کر آجائے گا تو تمہاری ہانڈی دیگچی باہر سڑک پر پڑی نظر آئے گی" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں ! ——— میں اب چلتا ہوں" ——— فیاض نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ ہلاتا ہوا تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران مسکرا دیا۔ وہ فیاض کی عادت جانتا تھا کہ اب وہ باز نہ آئے گا اور پہلے اس لئے نکل گیا ہے تاکہ عمران سے پہلے کیفے نشاط میں پہنچ جائے جب اس کی سیڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی تو عمران نے مسکراتے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ٹائیگر سپیکنگ" ——— چند لمحوں بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں ——— کیفے اوریگا کے مالک ارشد چوہدری کو جانتے ہو" ——— ؟ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یس باس ! ——— اچھی طرح جانتا ہوں" ——— ٹائیگر نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ اس وقت رنگ اسکوائر کے کیفے نشاط میں موجود ہے۔ تم وہاں پہنچ جاؤ ——— میں وہیں جا رہا ہوں۔ تم نے ہر لحاظ سے چوکنا رہنا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"سر ! ——— میں سمجھا نہیں ——— وہاں کوئی جھگڑا ہو گا" ——— ٹائیگر نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جھگڑا نہیں ___ بلکہ گلی ڈنڈا کھیلا جائے گا" ___ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری سر ___ ٹھیک ہے سر ___ میں ہر لحاظ سے چوکنا رہوں گا" ___ ٹائیگر نے فوراً ہی معذرت بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"اوکے" ___ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر ڈریسنگ روم میں جا کر اس نے لباس بدلا اور پھر سلیمان کو دروازہ بند کرنے کا کہتا ہوا وہ فلیٹ کی سیڑھیاں اترتا چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد اس کی سپورٹس کار تیزی سے رنگ اسکوائر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ارشد چوہدری کے متعلق اسے دراصل ایک زیر زمین کام کرنے والے مخبر کی طرف سے اطلاع ملی تھی کہ وہ منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہے۔ لیکن چونکہ یہ فیلڈ عمران کا نہ تھا اور دوسری بات یہ کہ وہ اس وقت ایک انتہائی اہم مشن میں مصروف تھا اس لئے اس نے توجہ نہ دی تھی۔ لیکن اب فیاض کی وجہ سے دوبارہ یہ مسئلہ سامنے آ گیا تھا۔ اور اب ارشد چوہدری کا اسے اس طرح بلانا بھی اس کے نزدیک اس بات کی دلیل تھی کہ ارشد چوہدری اس کی طرف سے نہ صرف چونکا پڑا ہے ___ بلکہ وہ اس سے باقاعدہ کوئی فیصلہ کن حرکت کرنا چاہتا ہے۔ اس فیصلہ کن حرکت کی اس کی نظر میں دو صورتیں تھیں۔ ایک یہ کہ وہ عمران سے اس کی خاموشی کے سلسلے میں معاہدہ کرنا چاہتا ہو یا دوسری صورت یہ کہ وہ اسے راستے سے ہٹانا چاہتا ہے۔ کیونکہ عمران منشیات کی سمگلنگ میں ملوث لوگوں کی ذہنیت سے اچھی طرح واقف

یہ لوگ کم درجے کے مجرم ہوتے ہیں اس لئے ان کی ذہنیت اور سوچنے کا انداز بھی کم درجے کا ہوتا ہے اس لئے اسے زیادہ خیال اسی بات کا تھا کہ نامدار ارشد چوہدری نے رنگ اسکوائر میں اس کے خاتمے کا کوئی پلان بنا رکھا ہو گا۔ لیکن ظاہر ہے عمران جیسا شخص ایسے منصوبوں سے کہاں گھبرانے والا تھا۔ اس لئے وہ وہاں پہنچنے کے لئے چل پڑا تھا۔ پہلے تو اس کا خیال تھا کہ سٹور فیاض اپنے مسائل خود حل کرتا رہے گا۔ لیکن اب اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ اگر ارشد چوہدری نے واقعی اس کے خاتمے کا کوئی پلان بنایا ہے تو پھر ارشد چوہدری اور اس کے ریکٹ کو اس کا پورا پورا خمیازہ بھگتنا پڑے گا۔

تھوڑی دیر بعد ہی اس کی کار کیفے نشاط کے سامنے پہنچ گئی۔ عمران نے ایک طرف بے ہوئے پارکنگ میں کار روکی اور پھر اسے لاک کر کے وہ بڑے اطمینان بھرے انداز میں چلتا ہوا کیفے نشاط کے مین دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ بظاہر وہ بے حد مطمئن نظر آ رہا تھا لیکن اس کی تیز نظریں بڑے چوکنے انداز میں اردگرد کا جائزہ لے رہی تھیں۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کانسٹائن اور ارل جانسن کو جیسے ہی اطلاع ملی کہ ارشد چوہدری رنگ اسکوائر کے کیفے نشاط میں موجود ہے۔ انہوں نے اس کے اغوا کے لئے یہ موقع غنیمت سمجھا۔ کیونکہ اور یگا بار سے اس کا اغوا خاصا دشوار ہو جاتا۔ جب کہ کیفے نشاط سے وہ اسے آسانی سے اڑا سکتے تھے چنانچہ انہوں نے فوراً اس کے اغوا کا پروگرام مرتب کر ڈالا اور پھر اپنے آدمیوں کو ہدایات دینے کے بعد وہ دونوں ایک ہی کار میں رنگ اسکوائر کے کیفے نشاط پر پہنچ گئے۔

"سر! ۔۔۔ پیشہ ور قاتل مارکر ارشد چوہدری کی نگرانی کر رہا ہے" ۔۔۔ ان کے کار سے نکلتے ہی قریبی ستون کی آڑ میں کھڑے ہوتے ایک نوجوان نے آگے بڑھ کر ان کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"مارکر ۔۔۔ اوہ! وہ تو بے حد خطرناک شخص ہے ۔۔۔ لیکن وہ کیوں نگرانی کر رہا ہے ۔۔۔ کیا ارشد چوہدری کو ہمارے منصوبے کی اطلاع

مل گئی ہے" ۔۔۔ ارل جانسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ بات نہیں ۔۔۔ ارشد چوہدری کے کانوں میں اگر ہمارے منصوبے کی ذرا بھی بھنک پڑ جاتی تو یقیناً وہ یہاں سے رفو چکر ہو جاتا ۔۔۔ البتہ یہ ہو سکتا ہے کہ وہ خود کسی چکر میں ہو" ۔۔۔ کانسٹائن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"اوکے ۔۔۔ ہم دیکھتے ہیں اور سنو! ۔۔۔ جب تک ہم اشارہ نہ کریں کوئی آدمی حرکت میں نہ آئے" ۔۔۔ ارل جانسن نے اطلاع دینے والے سخت لہجے میں کہا۔ اور وہ آدمی سر ہلاتا ہوا تیزی سے واپس مڑ گیا۔

وہ دونوں تیز تیز قدم اٹھاتے کیفے نشاط کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے لگے۔

پھر جیسے ہی وہ دونوں برآمدے میں پہنچے، مین گیٹ سے ایک نوجوان تیزی سے باہر نکلا۔ اس کے منہ میں بغیر جلا سگریٹ دبا ہوا تھا۔

"ماچس ہو گی جناب" ۔۔۔ اس نے ان دونوں کے قریب رکتے ہوئے کہا اور ارل جانسن نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے لائٹر نکالا۔

"باس! ۔۔۔ ارشد چوہدری نے کسی عمران کو فون کیا ہے ۔۔۔ وہ اسے کوئی اہم اطلاع دینا چاہتا ہے اور عمران نے یہاں آنے کا وعدہ کیا ہے" ۔۔۔ لائٹر جلنے اور سگریٹ سلگانے کے دوران آنے والے نے سرگوشی کے لہجے میں کہا اور پھر سگریٹ سلگا کر شکریہ ادا کرتے ہوئے آگے بڑھ گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ معاملات خاصے گڑبڑ ہیں ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں پہلے اس ملاقات کا انتظار کرنا چاہیئے" ۔۔۔ کانسٹائن نے ارل جانسن سے کہا۔

"بالکل کرنا پڑے گا ۔۔۔ اور دوسری بات یہ کہ عمران کی موجودگی میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہمیں اُسے اغوا بھی نہیں کرنا چاہیئے ___ ورنہ ہو سکتا ہے کہ عمر
ہمارے ہی پیچھے لگ جائے ___ اور باس نے ہمیں اس معاملے میں
طور پر علیحدہ رہنے کے لئے کہا ہے" ___ ارل جانسن نے کہا۔
"چلو حالات دیکھ لیں ___ پھر کوئی اقدام کریں گے" ___ کانسٹا
نے کہا اور پھر وہ کیفے نشاط کے ہال میں داخل ہو گئے۔

ہال میں زیادہ تر میزیں خالی پڑی ہوئی تھیں اور اندر داخل ہوتے
ہی انہیں دروازے کے قریب ہی ایک میز پر ارشد چوہدری بیٹھا ہوا
نظر آگیا۔ وہ ایک مشروب کی چسکیاں لے رہا تھا۔ لیکن اس کی حرکات
بتا رہی تھیں کہ وہ کچھ بے چین سا ہے۔

ارل جانسن نے کانسٹا ٹن کو اشارہ کیا اور وہ دونوں ارشد چوہدری
کے قریب والی میز پر بیٹھ گئے۔ ویٹر کو انہوں نے وہسکی کے دو جا
لانے کا آرڈر دیا اور پھر ہال کے جائزے میں مصروف ہو گئے۔ ہال
میں موجود افراد اپنی اپنی میزوں پر بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف
تھے۔ لیکن ان میں سے چند افراد کو انہوں نے خصوصی طور پر ارشد چوہ
کی طرف متوجہ دیکھا۔ ان میں سے ایک مارکر بھی تھا۔ زیر زمین دنیا
مشہور پیشہ ور قاتل۔ وہ کاؤنٹر کے قریب ایک میز پر بیٹھا چائے
کر رہا تھا۔

ویٹر نے ان دونوں کے سامنے وہسکی کے جام لا کر رکھ دیئے
ان دونوں نے اپنے اپنے جام اٹھا لئے۔

ابھی ان کے جام آدھے ہی ہوئے تھے کہ اچانک دروازہ کھ
ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر حماقتوں کی جلوہ گری دو

ہی نمایاں تھی۔

"یہ عمران ہے" ___ کانسٹا ٹن نے ارل جانسن کو اشارہ کرتے
ہوئے کہا اور ارل جانسن عمران کا نام سنتے ہی چونک پڑا۔

عمران دروازے میں کھڑا یوں ہال کو دیکھ رہا تھا جیسے کوئی دیہاتی
آدمی زندگی میں پہلی بار کسی بڑے میلے میں آیا ہو۔

"بھتیجے! ___ ادھر آجاؤ" ___ ارشد چوہدری نے عمران کو دیکھتے
ہی زور سے کہا اور عمران چونک پڑا۔ اور اس کی طرف مڑا۔

"اوہ انکل آپ! ___ میں بھی کہوں کہ اس چھوٹے سے کیفے میں
آج کیسے اتنی رونق ہو گئی" ___ عمران نے ارشد چوہدری کی طرف
مڑتے ہوئے کہا اور ارشد چوہدری مسکرا دیا۔

"بولو کیا پیو گے" ___ ؟ ارشد چوہدری نے عمران کے کرسی پر
بیٹھتے ہی پوچھا۔

"شراب طہورا پینے کو جی چاہ رہا ہے" ___ عمران نے بڑے معصوم
سے لہجے میں کہا۔

"شراب طہورا ___ کیا مطلب ___ کیا یہ کوئی نیا برانڈ ہے" ___ ؟
ارشد چوہدری نے چونکتے ہوئے کہا۔

"نیا ___ ارے انکل! یہ تو دنیا کا سب سے پرانا برانڈ ہے۔ مطلب
ہے سادہ پانی" ___ عمران نے کہا اور ارشد چوہدری کھل کھلا کر ہنس
پڑا اور پھر اس نے ویٹر کو کوکا کولا لانے کے لئے کہہ دیا۔

"ہاں تو انکل! ___ وہ مسئلہ اور وہ آدمی ___ لیکن یہ بتا دوں کہ میں
ہمیشہ جیومیٹری میں نالائق طالب علم رہا ہوں۔ مجھ سے مسئلہ فیثا غورث

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

حل ہونا تو ایک طرف رہا۔ فیثا غورث صحیح طرح نہ لکھا جا سکا ۔۔۔ اگر آپ کا مسئلہ بھی فیثا غورث جیسا ہے تو پھر ۔۔۔۔" عمران کی زبان چل پڑی۔

"سنو عمران! ۔۔۔ میں تم سے ایک سوال کرتا ہوں ۔۔۔ اس کا جواب سچ سچ بتا دینا۔ یہ تمہارے اور میرے دونوں کے حق میں فائدہ مند رہے گا" ۔۔۔۔ ارشد چوہدری نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں قدرے آگے کی طرف جھکتے ہوئے سرگوشی کے سے انداز میں کہا۔

"اور تنخواہ کتنی ہو گی" ۔۔۔۔؟ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"تنخواہ! ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔؟ ارشد چوہدری چونک پڑا۔

"آپ انٹرویو لے رہے ہیں ۔۔۔ ظاہر ہے نوکری کے لئے انٹرویو دینے والوں کو تنخواہ کی فکر پہلے ہوتی ہے" ۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ سے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ میں تمہارا اشارہ سمجھ گیا ۔۔۔ تم فکر نہ کرو۔ ہو سکتا ہے تنخواہ تمہارے تصور سے بھی زیادہ ہو" ۔۔۔۔ ارشد چوہدری نے پراسرار سے لہجے میں کہا اس کی آنکھوں میں چمک سی ابھر آئی تھی اور عمران کے لبوں پر طنزیہ سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

"سنو! کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ سپلائی نمبر بارہ اور تھرڈ ڈراؤ کے متعلق تمہیں اطلاعات کس نے دی تھیں" ۔۔۔۔؟ ارشد چوہدری نے دھیمے لیکن انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ بالکل بتا سکتا ہوں ۔۔۔ یہ تو بڑا آسان سا سوال ہے" عمران نے یوں اطمینان کا طویل سانس لیتے ہوئے جواب دیا جیسے ارشد

چوہدری کا سوال سن کر اس کے اعصاب سے بہت بڑا بوجھ اتر گیا ہو۔

"تو بتاؤ" ۔۔۔۔ ارشد چوہدری نے اشتیاق بھرے لہجے میں کہا۔

اسی لمحے ویٹر نے سفید کاغذ میں لپٹی ہوئی کوکا کولا کی ٹھنڈی بوتل لا کر عمران کے سامنے رکھ دی۔

ارشد چوہدری بڑی اشتیاق آمیز نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ عمران نے بڑے اطمینان سے بوتل اٹھا کر یوں آرام سے پینا شروع کر دی جیسے وہ یہاں آیا ہی کوکا کولا پینے ہو۔

ارل جانسن اور کانسٹاسن چونکہ ساتھ والی میز پر بیٹھے تھے اور ان کی پوری توجہ ان دونوں کی طرف ہی تھی۔ اس لئے ان کی گفتگو ان کے کانوں تک پوری طرح پہنچ رہی تھی۔

"انکل! ۔۔۔ گنتی آتی ہے آپ کو" ۔۔۔۔ عمران نے آدھی بوتل سپ کرنے کے بعد بڑے پراسرار سے لہجے میں ارشد چوہدری سے پوچھا جس کے چہرے سے اب بے چینی نمایاں ہونے لگی تھی۔

"گنتی ۔۔۔ کیا مطلب" ۔۔۔۔؟ ارشد چوہدری نے اس خلاف توقع سوال پر چونکتے ہوئے پوچھا۔

"گنتی لینا ۔۔۔ ایک۔ دو۔ تین۔ چار۔ پانچ۔ چھ ۔۔۔۔" عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"اوہ کاؤنٹنگ ۔۔۔ ہاں ۔۔۔ لیکن تم میرے سوال کا جواب دو" ۔۔۔۔ ارشد چوہدری نے اس بار قدرے سخت لہجے میں کہا۔

"آپ کے سوال کا جواب تو دے رہا ہوں ۔۔۔ بس بارہ تک گنتے جائیں ۔۔۔ باقی رہ گئی سپلائی ۔۔۔ تو یہ بڑا عام سا لفظ ہے۔ کچھ اسے اچھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

معنوں میں لیتے ہیں جیسے بجلی کی سپلائی وغیرہ ـــــ اور کچھ اسے دوسرے معنوں میں لیتے ہیں ـــــ یعنی لیڈیز سپلائی اور جسے ہم سپلائر کہتے ہیں" ـــــ عمران نے ارشد چوہدری کو یوں سمجھانا شروع کر دیا جیسے استاد کسی کند ذہن بچے کو سمجھاتے ہیں۔

"اوہ ! ـــ تو تم میرا مذاق اڑا رہے ہو" ـــــ ارشد چوہدری کے چہرے کے عضلات یکلخت سخت ہونے شروع ہو گئے۔

"اوہ ! ـــ تو آپ پر دار مذاق رکھتے ہیں جسے اڑایا جا سکتا ہے۔ خوب ـــ ذرا دکھانا اپنا مذاق" ـــــ عمران نے دوبارہ بوتل اٹھاتے ہوئے کہا۔

ارشد چوہدری کی آنکھوں میں اب وحشت کی چمک سی ابھری۔ اس کا ایک ہاتھ جو اس دوران میز کے نیچے تھا تیزی سے اوپر کو اٹھا۔ اس کے ہاتھ میں ریوالور ایک لمحے کو چمکا لیکن دوسرے ہی لمحے عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل نے بجلی کی سی تیزی سے حرکت کی اور ارشد چوہدری کے حلق سے بے اختیار چیخ نکلی۔ بوتل ٹھیک اس کے ہاتھ سے ٹکرائی تھی جس میں ریوالور تھا۔ اور ریوالور کے فرش پر گرنے کے دھماکے سے ہال میں بیٹھے ہوئے سب افراد بری طرح چونک پڑے۔

اسی لمحے عمران نے اپنی دائیں سائیڈ پر چمک سی محسوس کی۔ اور چمک کا احساس کرتے ہی اس کا جسم لاشعوری طور پر پیچھے کی طرف ہٹا اور اس کے ساتھ ہی سائیڈ کی کھڑکی کا شیشہ ایک پٹاخے کی آواز نکالتا ہوا ٹوٹ گیا۔ پھر بیک وقت دو چیخیں بلند ہوئیں اور پھر تو ہال میں جیسے بھگدڑ مچ گئی۔ ایک چیخ تو عمران کے سامنے موجود ارشد چوہدری کے حلق سے

نکلی تھی جو چیختا ہوا ایک دھماکے سے پہلو کے بل فرش پر گرا تھا۔ اور دوسری چیخ اس نے اس سائیڈ سے اٹھی جدھر سے اس نے گولی کی چمک محسوس کی تھی۔ اور اسی لمحے عمران نے چھلانگ لگائی اور وہ دروازے کے ساتھ پڑے ہوئے سیمنٹ کے بڑے سے گملے کی آڑ میں رینگ گیا۔ کیونکہ ہال میں اب مختلف سائیڈوں سے گولیاں چلنے لگی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے کیفے کا ہال میدان کارزار بن گیا ہو۔ کئی چیخیں بلند ہوئیں۔ مگر دوسرے لمحے ایک گرجدار آواز سنائی دی۔

"خبردار ! ـــ پولیس ـــ سب ہاتھ اٹھا لیں" ـــــ یہ آواز سپرنٹنڈنٹ فیاض کی تھی۔ اور پھر کیفے نشاط میں دس بارہ مسلح سپاہی بکھرتے چلے گئے۔

کیفے میں بیٹھے ہوئے بہت سے افراد سہمے ہوئے انداز میں اب ستونوں۔ بڑے گملوں اور میزوں کے نیچے سے نکل رہے تھے۔

عمران بھی گملے کی آڑ سے باہر آ گیا۔ اس کی نظریں ایک میز کے پیچھے سے برآمد ہونے والے ٹائیگر پر پڑیں۔ ہال میں اس وقت چار لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ ایک ارشد چوہدری کی ـــ ایک سخت گیر چہرے والے آدمی کی جس کے متعلق عمران کا اندازہ تھا کہ اس نے عمران پر فائر کیا تھا اور دو لاشیں غنڈہ ٹائپ دو اور افراد کی تھیں۔

"یہ کیا ہو رہا ہے عمران" ـــــ ؟ فیاض نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے سخت لہجے میں کہا۔

"کاؤنٹنگ ـــ یعنی گنتی ـــ ابھی تک تو صرف چار تک ہوئی ہے ارشد چوہدری کہہ رہا تھا کہ بارہ تک ہونی چاہیئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"لیکن یہ چکر کیا ہے" ۔۔۔ ؟ سوپر فیاض نے الجھے ہوئے لہجے میں پوچھا۔

"چکر میں بتاتا ہوں ۔۔۔ ڈیڈی کو تفصیلی رپورٹ دے دینا، ترقی ہو جائے گی ۔۔۔ ارشد چوہدری نے مجھے یہاں بلایا تاکہ معلوم کر سکے کہ سوپر فیاض وہاں کیا کرنے آیا تھا ۔۔۔ اور انسپکٹر شاہد نے کیوں تہہ خانوں کی تلاشی لینے پر اصرار کیا تھا ۔۔۔ جب میں نے کہا کہ مجھے نہیں معلوم تو اس نے مجھے گولی مارنی چاہی ۔۔۔ مگر میں نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل ۔۔۔ عمران نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم اسے چھوڑو ۔۔۔ وہ مجھے معلوم ہے ۔۔۔ میں باتھ روم کے شیشے سے دیکھ رہا تھا" ۔۔۔ سوپر فیاض نے کہا۔

"اچھا ۔۔۔ تو تمہیں باتھ روم کی حاجت ہو گئی تھی ۔۔۔ واہ! بڑے بہادر ہو تم" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"سر! ۔۔۔ لوگ جانے کی اجازت چاہتے ہیں" ۔۔۔ ایک سب انسپکٹر نے سوپر فیاض کے قریب آتے ہوئے کہا۔

"ان کی تلاشی لو ۔۔۔ ان میں سے کوئی بغیر بیان دیئے باہر نہیں جا سکتا ۔۔۔ اور سنو! محکمے کو خبر کیا ہے" ۔۔۔ سوپر فیاض نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"جانے دو سوپر! ۔۔۔ ان بیچاروں کا کیا قصور ۔۔۔ یہ تو سب چائے پینے آئے تھے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ۔۔۔ ؟ فائر کرنے والے تو انہی میں سے ہیں ۔۔۔ ان کے پاس ریوالور ہوں گے" ۔۔۔ سوپر فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"مرنے والوں نے ایک دوسرے پر فائر کیا اور مر گئے ۔۔۔ اور سوپر فیاض! ۔۔۔ مسئلہ صرف چند لوگوں کی گرفتاری نہیں ہے۔ اس کی جڑیں گہری ہیں" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور سوپر فیاض نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ سب کو جانے دو" ۔۔۔ سوپر فیاض نے سب انسپکٹر سے مخاطب ہو کر کہا اور پھر وہ لاشوں کی طرف بڑھ گیا۔

سب انسپکٹر کے اعلان کرتے ہی کیفے میں موجود افراد تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف دوڑنے لگے۔ چند لمحوں بعد ہی ٹائیگر عمران کے قریب سے گذرا۔

"ارشد چوہدری کو جس نے گولی ماری ہے اس کا تعاقب کرو" ۔۔۔ عمران نے سرگوشی کے سے انداز میں کہا اور ٹائیگر سر ہلاتا ہوا بیرونی گیٹ سے باہر نکل گیا۔

"اوہ! ۔۔۔ یہ تو مارکر ہے ۔۔۔ مشہور پیشہ ور قاتل" ۔۔۔ سوپر فیاض نے اس آدمی کی لاش کو سیدھا کرتے ہوئے چونک کر کہا جس کے متعلق عمران کا آئیڈیا تھا کہ ارشد چوہدری کا وار خالی جانے کے بعد اس نے عمران پر گولی چلائی تھی۔

"پیشہ ور قاتل یا مقتول ۔۔۔ یار! کبھی تو گرائمر پڑھ لیا کرو ۔۔۔ مرنے کے باوجود بھی یہ قاتل ہے" ۔۔۔ عمران نے اس کے قریب جاتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

ارل جانسن اور کانسٹائن بھی اجازت ملتے ہی تیزی سے بیرونی گیٹ سے باہر آ گئے۔ انہوں نے میز کے نیچے گھس کر اپنی جانیں بچا لی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تھیں لیکن جو کچھ ہوا تھا وہ ان کی توقع کے برعکس ہوا تھا۔

"اب کیا حکم ہے جناب" ۔۔۔ ان کے باہر نکلتے ہی ایک نوجوان نے ان کے قریب پہنچتے ہوئے کہا۔

"سب لوگ واپس جائیں فوراً ۔۔۔ فی الحال مشن ملتوی" ۔۔۔ ارل جانسن نے سخت لہجے میں کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔

"جس نے ارشد چوہدری کو گولی ماری ہے ۔۔۔ تم اسے جانتے ہو" ۔ کانسٹائن نے کار میں بیٹھ کر اسے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ وہ پیٹر ہے ۔۔۔ میں نے اسے پہچان لیا ہے۔ جانسن کا پالتو غنڈہ ہے ۔۔۔ وہ بچ کر نکل گیا ہے" ۔۔۔ ارل جانسن نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ سب ایک منظم منصوبے کے تحت ہوا ہے ۔۔۔ ارشد چوہدری، عمران کو قتل کرنا چاہتا تھا ۔۔۔ اور اس نے اپنی امداد کے لئے مارکر کو ساتھ رکھا ہوا تھا کہ اگر وہ ناکام ہو جائے تو مارکر اسے قتل کر دے ۔۔۔ ادھر پیٹر ارشد چوہدری کے قتل کے لئے آیا ہوا تھا چنانچہ جیسے ہی عمران پر ارشد چوہدری کا وار خطا ہوا، مارکر نے گولی چلا دی۔ لیکن عمران بچ گیا ۔۔۔ اسی لمحے کسی نے مارکر پر بھی فائر کر دیا ۔۔۔ اور پیٹر نے ارشد چوہدری پر گولی چلا دی ۔۔۔ البتہ وہ دو آدمی خوامخواہ بھاگنے کے چکر میں مارے گئے" ۔۔۔ کانسٹائن نے کہا۔

"لیکن مارکر کو کس نے گولی ماری تھی ۔۔۔ اس کا پتہ نہیں چل سکا" ۔ ارل جانسن نے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ وہ چیک نہیں ہو سکا ۔۔۔ ویسے وہ یقیناً عمران کا کوئی ساتھی ہوگا" ۔۔۔ کانسٹائن نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

میرے خیال میں اب ہمارا ٹارگٹ پیٹر ہونا چاہیئے ۔۔۔ ارشد چوہدری تو گیا ہاتھ سے" ۔۔۔ ارل جانسن نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"جبکہ میرا خیال ہے کہ ہمیں اپنا کام کرنے کا انداز بدلنا چاہیئے ۔۔۔ پیٹر کو اغوا کرنے کی بجائے اس کی نگرانی کرنی چاہیئے۔ کیونکہ پیٹر ایک عام سا غنڈہ ہے اسے یقیناً اندرونی حالات معلوم نہیں ہوں گے ۔۔۔ البتہ وہ اپنی کارکردگی کی رپورٹ ضرور کسی کو دے گا۔ اس طرح ہم اصل آدمی کو تلاش کر سکتے ہیں" ۔۔۔ کانسٹائن نے کہا۔

"گڈ ۔۔۔ ویری گڈ ۔۔۔ بہت اچھا آئیڈیا ہے۔ میں ابھی ہدایات دیتا ہوں" ۔۔۔ ارل جانسن نے کہا اور اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا ٹرانسمیٹر نکال کر اس پر فریکوئنسی سیٹ کی اور پھر ایک بٹن دباتے ہی ٹرانسمیٹر سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔

"یس ۔۔۔ ایچ کیو ون اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد ایک آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"ارل جانسن سپیکنگ ۔۔۔ جانسن بار کے پیٹر کی مکمل نگرانی کراؤ ۔۔۔ وہ کوئی فون کرے یا اس سے کوئی ملے۔ سب کی نگرانی ہونی چاہیئے۔ ہر لحاظ سے مکمل نگرانی ۔۔۔ سمجھ گئے۔ اوور" ۔۔۔ ارل جانسن نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"یس سر۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور ارل جانسن نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر بند کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار نمایاں تھے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سوپر فیاض نے سر پر رکھی ہوئی پی کیپ درست کی اور پھر پردہ اٹھا کر وہ سر رحمان کے کمرے میں داخل ہو گیا۔

"یس سر" ——— سوپر فیاض نے میز کے قریب پہنچ کر انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"بیٹھو" ——— سر رحمان نے سامنے رکھی ہوئی فائل سے سر اٹھاتے ہوئے سخت لہجے میں کہا اور فیاض سامنے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھتا تو گیا۔ اٹک سا گیا۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی سوپر فیاض دفتر پہنچا تھا کہ آتے ہی سر رحمان کا بلاوا آ گیا تھا۔

"کیا رپورٹ ہے" ——— ؟ سر رحمان نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"رپورٹ! ——— جناب ابھی میں نے رپورٹ مرتب نہیں کی ——— میں ابھی دفتر پہنچا ہوں" ——— فیاض نے بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"زبانی بتاؤ ——— جو کیس میں نے انسپکٹر شاہد سے لے کر تمہیں ٹرانسفر کیا تھا اس کی رپورٹ پوچھ رہا ہوں ——— اور سنو! ——— مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ تم عمران سے فلیٹ گئے ——— وہاں سے نکل کر تم نے چند سپاہی دفتر سے منگوائے اور کیفے نشاط کی نگرانی شروع کر دی ——— عمران بھی وہاں پہنچا ——— اور پھر وہاں زبردست فائرنگ ہوئی ——— چار افراد قتل ہو گئے جن میں ارشد چوہدری بھی شامل ہے ——— ارشد چوہدری بااثر آدمی ہے اس کا اثر و رسوخ حکومتی سطح پر بہت ہے۔ اس لئے اس کا قتل خاصا اہم ہے" ——— سر رحمان نے خود ہی تفصیل بتائی اور فیاض ہونٹ کاٹنے لگا۔ سر رحمان کی بات سے صاف ظاہر تھا کہ سر رحمان اس کی بھی نگرانی کرا رہے ہیں۔ ورنہ انہیں ان باتوں کا کیسے علم ہو گیا۔

"سر! ——— یہ منشیات کا بہت بڑا چکر ہے ——— بین الاقوامی چکر ——— اور ارشد چوہدری بھی اس میں ملوث ہے ——— ارشد چوہدری نے عمران کو کیفے نشاط میں بلایا کہ وہ اسے ایک اہم اطلاع دینا چاہتا ہے۔ عمران نے مجھے بلایا اور کہا کہ وہ خطرہ محسوس کر رہا ہے ——— جس پر میں نے وعدہ کیا کہ اگر وہ اطلاع مجھے دے دے تو میں اس کی حفاظت کروں گا ——— چنانچہ میں سپاہی لے کر وہاں پہنچ گیا۔ وہاں پہلے ارشد چوہدری نے عمران پر فائر کرنا چاہا ——— لیکن عمران نے اس کے ہاتھ پر بوتل مار کر وار خالی کر دیا ——— اس پر ایک پیشہ ور قاتل مار کر نے عمران پر فائر کیا لیکن عمران بچ گیا اور مارکر اور ارشد چوہدری دونوں کو گولی مار دی گئی۔ دو افراد بھی اس فائرنگ کی زد میں آ کر ہلاک ہو گئے ——— میں نے تحقیقات

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کر لی ہے ۔۔۔ وہ دونوں غیر متعلق آدمی ہیں" ۔۔۔ سوپر فیاض نے اس صورت حال کو اپنے حق میں موڑ کر بیان کرتے ہوئے کہا۔

"یہ منشیات والی بات تمہیں کس نے بتائی تھی ۔۔۔ کونسا کلیو ہے تمہارے پاس" ۔۔۔ سر رحمان نے چند لمحے سوچنے کے بعد پوچھا۔

ایک لمحے کے لئے تو فیاض بوکھلا گیا۔ کیونکہ اس کے پاس تو کوئی کلیو نہ تھا۔ یہ بات اُسے عمران نے بتائی تھی۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ اگر اس نے سر رحمان کے سامنے عمران کا نام لے دیا تو وہ ہتھے سے ہی اکھڑ جائیں گے۔

"سر! ۔۔۔ ارشد چوہدری نے خود عمران کو فون پر یہ بات بتائی تھی۔ وہ بین الاقوامی منشیات کے ایک گروپ کے متعلق اطلاع دینا چاہتا تھا" فیاض نے فوراً ہی بات بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ۔۔۔ تو اسی لئے ارشد چوہدری کو قتل کر دیا گیا ہے ۔۔۔ لیکن ارشد چوہدری نے عمران پر فائر کیوں کیا ۔۔۔؟ اس بات کو کہاں ایڈجسٹ کرو گے" ۔۔۔ اس بار سر رحمان نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"سر! ۔۔۔ ارشد چوہدری نے عمران کو کہا تھا کہ وہ چونکہ اس کے راز سے واقف ہو گیا ہے ۔۔۔ اس لئے رقم لے کر خاموش رہے۔ لیکن عمران کے انکار پر اس نے عمران کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کر لیا ۔۔۔ ارشد چوہدری اپنی مدد کے لئے پیشہ ور قاتل مارکر کو ساتھ لے گیا تھا لیکن شاید اس کے گروپ والوں نے دونوں کو قتل کر دیا ۔۔۔ وہ یقیناً عمران کو بھی قتل کر دیتے۔ لیکن میرے پہنچ جانے کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکے" ۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ کیا کہہ رہے ہو ۔۔۔ عمران ارشد چوہدری کے راز سے واقف ہے" ۔۔۔ سر رحمان نے چونکتے ہوئے کہا۔ ان کے چہرے عجیب تاثرات تھے۔

"میرا آئیڈیا ہے سر" ۔۔۔ فیاض نے بات بنانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا ۔۔۔ ورنہ عمران کو قتل کرنے کی کوشش کا کوئی جواز نہیں بنتا ۔۔۔ بہرحال تم ایسا کرو کہ عمران سے اس راز کو حاصل کرو ۔۔۔ یہ معاملہ اتنا سادہ نہیں جتنا نظر آ رہا ہے ۔۔۔ پہلے جو لوگ قتل ہوئے۔ وہ اور یگا بار سے نکلے ۔۔۔ اور اب اور یگا بار کا مالک ارشد چوہدری مارا گیا ۔۔۔ اس کا مطلب صاف ہے کہ کوئی گہرا چکر چل رہا ہے" ۔۔۔ سر رحمان نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سر! ۔۔۔ آپ حکم دیں تو اور یگا بار کی مکمل تلاشی لے لی جائے۔ شاید کوئی کلیو مل جائے" ۔۔۔ فیاض نے جرأت کرتے ہوئے کہا۔

"اب وہاں کیا رکھا ہو گا ۔۔۔ ایسے لوگ اپنے پیچھے نشان نہیں چھوڑتے البتہ اس کے منیجر کو ٹٹولا جا سکتا ہے ۔۔۔ شاید وہ کسی حد تک اس چکر میں ملوث ہو" ۔۔۔ سر رحمان نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"بہتر جناب" ۔۔۔ سوپر فیاض نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن یہ کام جلد از جلد ہونا چاہیئے تاکہ میں اعلیٰ حکام کو کسی حد تک مطمئن کر سکوں" ۔۔۔ سر رحمان نے کہا اور دوبارہ فائل کھول لی جسے انہوں نے بند کر دیا تھا۔

"یس سر" ۔۔۔ فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا اور سلیوٹ مار کر وہ مڑا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور تیز تیز قدم اٹھاتا سر رحمان کے کمرے سے نکل کر اپنے دفتر میں آگیا۔

اب وہ پوری طرح مطمئن تھا کہ سر رحمان نے اُسے عمران کو ٹھکانے لگانے کے لئے خود ہی کہہ دیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ اُسے خوشی تھی کہ اب وہ ٹونی سے اپنی پہلے والی بے عزتی کا بھرپور انتقام بھی لے سکے گا۔

"سر میں حاضر ہو سکتا ہوں" ـــــ اچانک دروازے پر ایک آواز سنائی دی اور سوچ میں گم فیاض جو آنکھیں بند کئے بیٹھا سوچ رہا تھا یکدم چونک پڑا۔

"اوہ بشیر تم ـــ آؤ" ـــ فیاض نے دروازے پر کھڑے ایک لباس میں ملبوس ادھیڑ عمر آدمی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ اور وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے سامنے کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔

فیاض کے چہرے پر بشیر کو دیکھ کر سختی کی بجائے خلافِ توقع نرمی کے آثار ابھر آئے تھے۔ کیونکہ بشیر ایک بہت اچھا مخبر تھا۔

"سر! ـــ میں ایک اہم اطلاع دینے حاضر ہوا ہوں" ـــ ادھیڑ نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"اطلاع! ـــ کیسی اطلاع" ـــ؟ سوچ پر فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"سر! ـــ وہ آدمی جسے سڑک پر قتل کیا گیا تھا وہ ایک ایسے شخص سے ملا تھا جو زیرِ زمین دنیا میں ایک مشکوک شخص ہے" ـــ بشیر نے

"اوہ! ـــ تم لانگ مین کی بات کر رہے ہو ـــ وہی سڑک پر قتل ہوا تھا" ـــ فیاض نے آگے جھکتے ہوئے کہا۔

"یس سر! ـــ میں نے خفیہ تحقیقات کیں تو مجھے معلوم ہو گیا کہ وہ ڈربی سے ملا تھا۔ جو امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار کرتا ہے ـــ لیکن اس سے اکثر مشکوک افراد ملتے رہتے ہیں ـــ اور شائد اسی سے ملنے کی وجہ سے لانگ مین اور اس کے ساتھیوں کو قتل کیا گیا ہے ـــ میں نے سوچا کہ ڈربی کی نگرانی کروں ـــ لیکن ڈربی بے حد بارسوخ آدمی ہے اس لئے آپ کی اجازت ضروری تھی" ـــ بشیر نے کہا۔

"ڈربی! ـــ تم اس ڈربی کی بات کر رہے ہو جس کا دفتر الیکٹن روڈ پر ہے" ـــ فیاض نے کہا۔

"یس سر ـــ وہی سر" ـــ بشیر نے جواب دیا۔

"میرے خیال میں تمہاری عقل پر اب چربی چڑھنا شروع ہو گئی ہے ـــ احمق آدمی! ـــ ڈربی مشکوک آدمی نہیں ہے بلکہ ہمارا اس آدمی سے ـــ سمجھے" ـــ فیاض نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔ اس کی تیوریاں چڑھنا شروع ہو گئی تھیں اور بشیر کو دیکھ کر اس کے چہرے پر جو نرمی آئی تھی وہ اب غائب ہونا شروع ہو گئی تھی۔

"اوہ سر! ـــ آپ کا خاص آدمی ـــ سر! وہ تو زیرِ زمین دنیا میں ناصابدنام اور مشکوک آدمی ہے" ـــ بشیر نے چونکتے ہوئے کہا۔

"سنو احمق آدمی! ـــ میں محکمہ سے تمہیں مخبری کا اچھا معاوضہ اس لئے نہیں دلواتا ـــ تم اپنے ہی آدمیوں کی مخبری شروع کر دو گٹ آؤٹ" ـــ فیاض نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔ اور بشیر بوکھلا کر اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔ اس کے چہرے پر ایسے آثار نمایاں تھے جیسے وہ فیاض کی ڈانٹ پر خاصا سہم گیا ہو۔ اور اس کی یہ حالت

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تھی بھی درست ـــــ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ فیاض کی وجہ سے ہی باقی مخبروں سے دوگنا بلکہ بعض اوقات تین گنا معاوضہ وصول کر لیتا ہے۔

"احمق ناہنجار ـــ جس سے گذارا ہو رہا ہے ـــ اسی کی گردن دبا کا مشورہ دے رہا ہے" ـــ فیاض نے غصیلے انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا ٹیلیفون اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر

"یس ـ امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض بول رہا ہوں ـــ مسٹر ڈرلی سے بات کراؤ" ـــ فیاض نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری سر! ـــ وہ اس وقت دفتر میں موجود نہیں ہیں" ـــ دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"احمق آدمی! ـــ وہ جہاں بھی ہے اسے تلاش کرو ـــ اور اسے کہو کہ وہ فوراً مجھے فون کرے۔ ورنہ اس کے ہاتھوں میں کسی بھی لمحے ہتھکڑی پڑ سکتی ہیں" ـــ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بہتر سر ـــ ٹھیک ہے سر" ـــ پی۔ اے نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا اور فیاض نے ایک جھٹکے سے رسیور رکھ دیا۔ رسیور رکھ کر فیاض نے چپڑاسی کو بلانے کے لئے گھنٹی بجائی۔

"یس سر" ـــ دروازے میں سے چپڑاسی نے جھانکتے ہوئے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"انسپکٹر خالد کو بلاؤ" ـــ فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور چپڑاسی اس کا موڈ دیکھتے ہی فوراً غائب ہو گیا۔

چند لمحوں بعد ایک بڑی بڑی مونچھوں اور قوی الجثہ نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے سے ہی سخت گیری عیاں تھی۔

"کیا حکم ہے جناب" ـــ انسپکٹر نے ایسے لہجے میں کہا جیسے چراغ کا جن چراغ رگڑنے والے سے پوچھتا ہے۔

"اور یگا بار کے منیجر ٹونی کو جانتے ہو" ـــ فیاض نے کہا۔

"یس سر! ـــ اچھی طرح جانتا ہوں ـــ بڑا غلط آدمی ہے۔ کسی کو گھاس ہی نہیں ڈالتا۔ پرسوں میں اپنے دوستوں کے ساتھ وہاں گیا تو اس نے بیٹ دینے سے ہی انکار کر دیا ـــ میں نے آپ کا نام لیا۔ اپنا تعارف کرایا لیکن اس نے گھاس ہی نہیں ڈالی" ـــ انسپکٹر خالد نے شکایت کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ـــ اس کی یہ جرأت ـــ سنو! سپاہی لے کر جاؤ اور اسے پکڑ کر یہاں ہیڈ کوارٹر لے آؤ ـــ جلدی ـــ میں انتظار کر رہا ہوں۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ وہ میرا نام سن کر تمہیں گھاس کیسے نہیں ڈالتا" ـــ فیاض نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔ اب ظاہر ہے وہ اپنی بات تو انسپکٹر کو نہ بتا سکتا تھا کہ اس نے یہی سلوک اس کے ساتھ بھی کیا ہے۔

"یس سر! ـــ مگر وہ گرفتاری کا وارنٹ" ـــ انسپکٹر خالد نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"وارنٹ! ـــ کیا تمہاری عقل ان مونچھوں نے تو نہیں کھا لی احمق آدمی۔ وارنٹ تو عدالت سے ملتے ہیں ـــ اور عدالت تک اسے پہنچانے کے لئے تو ہم اس سے پوچھ گچھ کرنا چاہتے ہیں ـــ بس تم اسے اٹھا لاؤ" ـــ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اوہ ٹھیک ہے سر ۔۔۔ میں سمجھ گیا" ۔۔۔ انسپکٹر خالد نے کہا اور سلام کر کے وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔

اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور فیاض چونک کر رسیور اٹھا لیا۔

"سوپر فیاض سپیکنگ فرام انٹیلی جنس بیورو" ۔۔۔ فیاض نے بڑے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"ڈربی بول رہا ہوں فیاض صاحب! ۔۔۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ مجھے یاد فرما رہے ہیں ۔۔۔ حکم" ۔۔۔ دوسری طرف سے ایک بے تکلف آواز سنائی دی۔

"ڈربی! ۔۔۔ اب تم مشکوک ہوتے جا رہے ہو ۔۔۔ ابھی مجھے ایک نے اطلاع دی ہے کہ لانگ مین اور اس کے ساتھیوں کے قتل میں تمہارا ہاتھ ہے ۔۔۔ کیا خیال ہے ۔۔۔ بھیجوں اپنے آدمیوں کو ۔۔۔" فیاض نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"لانگ مین اور اس کے ساتھی ۔۔۔ اور قتل ۔۔۔ ارے فیاض صاحب کیوں مذاق کر رہے ہیں ۔۔۔ میں نے تو زندگی میں کبھی چڑیا کے بچے کو قتل نہیں کیا ۔۔۔ آدمی کہاں سے مارونگا ۔۔۔ میں تو سیدھا سادھا کاروباری آدمی ہوں۔ ویسے آپ کا خادم ہوں" ۔۔۔ ڈربی نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"دیکھو! ۔۔۔ اپنے آپ کو سنبھال لو ۔۔۔ حالات بہت خراب ہیں ۔۔۔ سنو! ۔۔۔ مجھے ایک ضروری کام کے لئے کچھ فالتو رقم کی ضرورت ہے۔ زیادہ نہیں۔ صرف پچاس ہزار ۔۔۔ کیا خیال ہے ہو سکتا ہے بندوبست ۔۔۔ تمہیں لوٹا دی جائے گی۔ ادھار لینا چاہتا ہوں" ۔۔۔ فیاض نے قدرے

لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ آپ کو پہلے کبھی انکار کیا ہے ۔۔۔ لیکن یہ تو بہت بڑی رقم ہے۔ بہرحال بندوبست کر دونگا ۔۔۔ لیکن واپسی کا بندوبست ذرا جلدی ہونا چاہیئے ۔۔۔ اور ہاں! ۔۔۔ وہ آپ کے دوست ہیں عمران صاحب ان کا کیا حال ہے ۔۔۔ سنا ہے کیلئے نشاط میں ان پر فائرنگ کی گئی تھی" ۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

"تمہیں کیسے معلوم ہوا" ۔۔۔ فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

"جیسے آپ کے مخبر ہیں ۔۔۔ ایسے ہی ہم لوگوں نے بھی اپنے بچاؤ کے لئے کچھ نہ کچھ بندوبست کر رکھا ہوتا ہے" ۔۔۔ ڈربی نے جواب دیا۔

"ہاں! ۔۔۔ لیکن فائرنگ کرنے والے خود ہی ہلاک ہو گئے" ۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"فیاض صاحب! ۔۔۔ اگر آپ رقم میں کچھ رعایت کر دیں تو آپکو ایک اہم اطلاع دوں" ۔۔۔ ڈربی نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔

"اطلاع ۔۔۔ کیسی اطلاع" ۔۔۔ فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"پہلے آپ وعدہ کریں کہ رقم میں رعایت ہو گی" ۔۔۔ ڈربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم بتاؤ تو سہی ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ میں کسی اور جگہ سے بندوبست کر لوں اور تمہیں تکلیف نہ دوں ۔۔۔ مگر شرط یہی ہے کہ اطلاع فائدہ مند ہو" ۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ فقرہ کہا تھا کیونکہ بہرحال وہ مجرموں کی اتنی نفسیات تو جانتا تھا کہ وہ رقم کے لالچ میں بہت کچھ بتا سکتے ہیں ۔۔۔ اور رقم کا کیا ہے ایسے مجرم تو گھڑے کی مچھلیاں ہوتی ہیں۔ بعد میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بھی وصول کی جا سکتی ہیں۔

"تو سنیئے فیاض صاحب!۔۔۔ ارشد چوہدری جس نے عمران پر فائر کیا اور اس کا ساتھی مارکر دراصل ایک بین الاقوامی تنظیم ڈاجر کے رکن تھے ڈاجر مافیا کی طرح کی تنظیم ہے اور پورے یورپ اور امریکہ میں اس نے مافیا کے مقابلے میں اپنی شاخیں پھیلا رکھی ہیں ۔۔۔ وہ منشیات کا دھندہ کرتے ہیں اور انہوں نے منشیات میں ایک جدید ترین ایجاد کی ہے جسے ٹرنچ فائر کہا جاتا ہے ۔۔۔ کوڈ ورڈز میں اسے ٹی۔ الیف بھی کہتے ہیں۔ ٹی۔ الیف کی سپلائی سے مافیا کا پلہ کمزور ہو رہا ہے ۔۔۔ اور پھر یہ بھی کہ ٹی۔ الیف کی لیبارٹری یہیں پاکیشیا میں قائم کی گئی ہے۔ لانگ مین اور اس کے ساتھی اسی ٹی۔ الیف کا فارمولا حاصل کرنا چاہتے تھے ۔۔۔ وہ مافیا کے آدمی تھے چنانچہ ڈاجر نے انہیں قتل کرا دیا ۔۔۔ پھر چونکہ عمران اور آپ اور یگا بار میں گئے اور ارشد چوہدری سے ملے۔ اس سے ڈاجر تنظیم مشکوک ہو گئی چنانچہ انہوں نے ایک پلاننگ کی کہ ارشد چوہدری کے ہاتھوں عمران کو مروا دیا جائے ۔۔۔ اور بعد میں ارشد چوہدری کو بھی ختم کر دیا جائے کیونکہ ارشد چوہدری نظروں میں آ چکا تھا۔ لیکن عمران تو بچ گیا۔ البتہ ارشد چوہدری اور مارکر جو شاید ارشد چوہدری کے قتل پر مامور تھا، مارے گئے" ڈربی نے انتہائی تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن تمہیں یہ سب معلومات اتنی تفصیل سے کیسے مل گئیں" ۔۔۔؟ فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے پہلے بتایا ہے کہ ہم نے بھی اپنے بچاؤ کے لئے بندوبست کر رکھا ہے ۔۔۔ زیر زمین دنیا کے واقعات سے واقف رہنا ہی ہماری زندگی

ہے ۔۔۔ بہرحال یہ اطلاع کیسی رہی" ۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

"تم نے بہت اچھی اطلاع دی ہے ۔۔۔ لیکن سنو! ۔۔۔ مجھے یہ بھی اطلاع ملی ہے کہ مرنے سے پہلے لانگ مین نے تم سے ملاقات کی تھی وہ تم سے کیوں ملا تھا" ۔۔۔؟ فیاض نے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ آپ کو یہ اطلاع مل گئی ۔۔۔ آپ واقعی بے حد کامیاب افسر ہیں ۔۔۔ دراصل بات یہ ہے کہ لانگ مین مافیا کا نمائندہ بن کر میرے پاس آیا تھا۔ اس نے مجھے مافیا کی طرف سے آفر دینے کی کوشش کی تھی کہ اگر میں ٹی۔ الیف کا فارمولا حاصل کر کے انہیں دوں ۔۔۔ یا اس کام میں ان کی مدد کروں تو وہ مجھے لمبی رقم دلا دیں گے ۔۔۔ لیکن میں نے معذرت کر لی۔ کیونکہ میں ایک چھوٹا سا مجرم ہوں نہ میرے پاس وسائل ہیں اور نہ اتنا دل گردہ کہ میں بڑی تنظیموں کے چکر میں پھنسوں ۔۔۔ اس لئے میں نے اسے صاف جواب دے دیا" ۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا ۔۔۔ بہرحال تمہارا شکریہ! ۔۔۔ اب میں خود اس ڈاجر کو دیکھ لوں گا" ۔۔۔ فیاض نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن ایک بات کا خیال رکھیں کہ میرا نام کسی قیمت پر بھی درمیان میں نہ آئے ۔۔۔ ورنہ یہ خوفناک تنظیمیں مجھے چیونٹی کی طرح کچل دیں گی ۔۔۔ آپ کی بات اور ہے ۔۔۔ آپ سرکاری افسر ہیں۔ آپ پر ہاتھ ڈالتے ہوئے وہ ہزاروں دفعہ سوچیں گے۔ مگر مجھے تو انہوں نے ایک سیکنڈ میں ہلاک کر دینا ہے" ۔۔۔ ڈربی نے سہمے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم بے فکر رہو ۔۔۔ تمہارا نام کسی صورت میں بھی سامنے نہیں آئے گا۔ البتہ اگر تم میری مزید مدد کرو ۔۔۔ تو میں تمہیں ماہانہ رقم بھی چھوڑ سکتا ہوں۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کہ مجھے وقتاً فوقتاً ایسی اطلاعات مہیا کرتے رہنا" ___ فیاض نے دانت نکالتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب! ___ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ___ لیکن پلیز ___ عمران کے سامنے بھی میرا نام نہ آئے ___ وہ بیحد خطرناک آدمی ہے، ایسا نہ ہو کہ مجھے بھی وہ پکڑ لے" ___ ڈربی نے کہا۔

" ایک بار کہہ دیا ہے کہ بے فکر رہو" ___ فیاض نے اس بار سخت لہجے میں کہا۔

" اچھا جناب! ___ اب اجازت" ___ دوسری طرف سے ڈربی نے مطمئن لہجے میں کہا اور فیاض نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ اس کا چہرہ مسرت سے سرخ ہو رہا تھا۔ اسے ایک اہم ترین کلیو مل گیا تھا۔ ایسا کلیو جس کے ذریعے وہ ایک بہت بڑی تنظیم پر ہاتھ ڈال سکتا تھا۔

" میں اندر آسکتا ہوں جناب" ___ اچانک انسپکٹر خالد کی آواز دروازے سے سنائی دی اور فیاض چونک پڑا۔

" اوہ! ___ تم آگئے ___ لے آئے ٹونی کو" ___ ؟ فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" نہیں جناب! ___ وہ ہوٹل سے غائب ہے ___ اس کی رہائش گاہ بھی خالی پڑی ہے اور کسی کو اس کے بارے میں علم نہیں ہے ___ میں نے اسے بہت تلاش کیا لیکن وہ نہیں مل سکا" ___ انسپکٹر خالد نے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

" تم سدا کے نکمے ہو ___ بس مونچھیں پالنے میں لگے رہتے ہو ___ دفع ہو جاؤ" ___ فیاض نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور انسپکٹر خالد کندھے

جھکائے واپس چلا گیا۔

اب فیاض بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اس کلیو سے کس طرح فائدہ اٹھائے پہلے اس کا خیال تھا کہ ٹونی کے ذریعے وہ آگے بڑھ سکتا ہے۔ لیکن اب کیا کرے۔ کوئی صورت نظر نہ آرہی تھی اور وہ اتنے اہم کلیو کو ضائع بھی نہ کرنا چاہتا تھا۔

سوچ سوچ کر آخر اس نے یہی فیصلہ کیا کہ اس سلسلے میں عمران سے مدد لی جائے۔ اب چونکہ سر رحمان نے بھی اسے عمران سے مدد لینے کی اجازت دے دی تھی اس لئے اب اسے کوئی خطرہ نہ تھا۔ اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور عمران کے فلیٹ کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے

" ہیلو! ___ کس کی زبان میں کھجلی اٹھی ہے" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی۔

" فیاض بول رہا ہوں میرے پاس! ___ تمہارے لئے ایک اہم اطلاع ہے" ___ فیاض نے لہجے کو سنجیدہ اور باوقار بناتے ہوئے کہا۔

" کیا ہوا ___ کیا جھابھی کو طلاق دے دی ہے ___ لیکن یار! ___ یہ تو بڑا ظلم ہے اور ظلم اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے ___ اب تم کیلشیم کی بجائے صابن کی گولی کھا لو تو اس میں اس بے چاری کا کیا قصور ___ اب اس بیچاری نے شادی سے پہلے تمہارا دماغی معائنہ تو نہ کرا رکھا تھا" ___ عمران کی زبان قینچی کی طرح چل پڑی۔

" بکواس مت کرو ___ مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ ارشد چوہدری نے تمہیں گولی کیوں مارنا چاہی تھی اور پھر ارشد چوہدری کو کیوں قتل کیا گیا ہے" ___ فیاض نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اچھا! ۔۔۔ یہ تو واقعی انتہائی اہم انکشاف ہے ۔۔۔ کسی یونیورسٹی کو بھجوا دو ۔۔۔ وہ یقیناً تمہیں ڈاکٹریٹ کی ڈگری دے دیں گے" ۔۔۔ عمران نے لاپرواہ سے لہجے میں جواب دیا۔

"تم اپنی بکواس سے باز نہیں آؤ گے ۔۔۔ یہ ایک بین الاقوامی تنظیم کا چکر ہے ۔۔۔ مافیا کی ٹکر کی تنظیم ۔۔۔ میں نے سوچا کہ تمہیں بھی بتا دوں۔ آخر تم میرے دوست ہو ۔۔۔ ورنہ تم جانتے ہو کہ یہ ایک سرکاری راز ہے"۔ فیاض اور زیادہ اکڑ گیا۔

"مافیا کی ٹکر ۔۔۔ اچھا نام ہے ۔۔۔ میرے خیال میں میں ڈیڈی سے کہوں کہ تمہیں چند روز کے لئے شفاخانہ ذہنی امراض کی سیر پر بھجوا دیں" ۔۔۔ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"تم مذاق سمجھ رہے ہو ۔۔۔ تمہاری مرضی ۔۔۔ میں خود ہی اس تنظیم کو تلاش کر لوں گا ۔۔۔ پھر مجھے نہ کہنا" ۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"بالکل نہیں کہوں گا ۔۔۔ یہ ٹکر ٹائپ کے نام والی تنظیم مجھے پسند نہیں اب کون بینڈھوں کی طرح سر ٹکراتا پھرے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹکر نہیں ۔۔۔ اس کا نام ڈاجر ہے ۔۔۔ منشیات میں ملوث بین الاقوامی تنظیم ہے ۔۔۔ اور اس نے ٹرینچ فائر کی لیبارٹری پاکیشیا میں ہی کھول رکھی ہے" ۔۔۔ فیاض نے جوش میں آ کر تنظیم کا نام اگل دیا۔

"ٹرینچ فائر ۔۔۔ ارے نٹس فائر تو ہوتا ہے ۔۔۔ یہ ٹرینچ فائر کیا ہوا ۔۔۔؟ کیا نئی ڈکشنری لکھنی شروع کر دی ہے" ۔۔۔؟ دوسری طرف سے عمران کی آواز مضحکہ اڑانے والی تھی۔

"تم دعویٰ تو کرتے ہو آکسفورڈ یونیورسٹی میں پڑھنے کا ۔۔۔ اور ٹرینچ فائر

کا مطلب بھی نہیں جانتے ۔۔۔ مجھے تمہاری ڈگریاں چیک کرانی پڑیں گی۔ آج مجھے خیال آ رہا ہے کہ یہ یقیناً جعلی ہوں گی ۔۔۔ ٹرینچ فائر اس فائر کو کہتے ہیں جو کسی کو کاشن دینے کے لئے آسمان پر کیا جاتا ہے اور ستارے کی طرح چمکتا ہے" ۔۔۔ فیاض نے استادوں کی طرح باقاعدہ تشریح کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا اچھا ۔۔۔ تو اب تم ستارہ بن کر آسمان پر چمکنا چاہتے ہو ۔۔۔ یار! ٹی۔ وی میں چلے جاؤ ۔۔۔ بغیر آسمان پر گئے سٹار بن جاؤ گے۔ لیکن یہ لیبارٹری کا کیا مطلب ۔۔۔ کیا اب مجرموں نے آرڈیننس فیکٹری کھول لی ہے" ۔۔۔ عمران کے لہجے میں حیرت تھی۔

"ٹرینچ فائر منشیات کی ایک جدید قسم کا نام ہے ۔۔۔ اصل فائر نہیں۔ عرف عام میں اسے ٹی۔ ایف کہتے ہیں ۔۔۔ اور ارشد چوہدری ڈاجر کا رکن تھا اور اور یگا بار سے باہر نکل کر قتل ہونے والے مافیا کے ایجنٹ تھے۔ اس نے انہیں قتل کر دیا گیا" ۔۔۔ فیاض نے معلومات کا پورا پورا فائدہ اٹھاتے ہوئے کہا۔

"بھئی کمال ہے ۔۔۔ گھر بیٹھے بیٹھے ۔۔۔ اوہ سوری! دفتر بیٹھے بیٹھے سارا کیس حل کر لیا تم نے ۔۔۔ واہ! اسے کہتے ہیں کارکردگی ۔۔۔ ڈیڈی کو رپورٹ لکھ کر دے دو۔ تمغہ حسن کارکردگی تو مل ہی جائے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اور ثبوت کہاں سے لاؤں گا" ۔۔۔ فیاض نے پہلی بار رو دینے والے لہجے میں کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ یہ بات سوچنے کی ہے ۔۔۔ ایسا کرو کہ دو چار عادی نشہ باز

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پکڑ لو اور انہیں پیش کر دو ڈیڈی کے سامنے ۔۔۔ کہ جناب ! ۔۔۔ یہ ہیں ٹرپچ فائر کے شکار ۔۔۔ ثبوت تیار" ۔۔۔ عمران نے رائے دیتے ہوئے کہا۔

" بکواس مت کرو ۔۔۔ میں نے اس لئے تمہیں فون نہیں کیا کہ تم مجھے ایسے بوگس مشورے دو ۔۔۔ میں نے ڈاجر گروپ کو گرفتار کرنا ہے اور وہ لیبارٹری تلاش کرنی ہے جس میں ٹی۔ ایف تیار ہوتی ہے۔ اب تم بولو کہ تم میری کیا مدد کر سکتے ہو" ۔۔۔ ؟ فیاض نے کہا۔

" یار فیاض ! ۔۔۔ فی الحال تو بڑی کڑکی کا زمانہ ہے ۔۔۔ سلیمان اور ناصر مانگ مانگ کر تھک گیا ہے اور میں ادھار کھا کھا کر دبلا ہو گیا ہوں۔ اس لئے میری طرف سے معذرت قبول کرو ۔۔۔ میں تمہاری مدد کرنے سے قاصر ہوں" ۔۔۔ عمران نے بڑے مخلصانہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ! ۔۔۔ تم باز نہیں آؤ گے ۔۔۔ اچھا میں وہیں آ رہا ہوں۔ اس کے بعد دیکھتا ہوں کہ تم کیسے بکواس کرتے ہو" ۔۔۔ فیاض نے غصیلے لہجے میں جواب دیا۔

" لب کھولتا ہوں ۔۔۔ جبڑے ہلاتا ہوں اور زبان کو گھماتا ہوں ۔۔۔ یقین نہ آئے تو خود کر کے دیکھ لو ۔۔۔ پھر دیکھنا کیسی بکواس نکلتی ہے۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ یہ تجربہ ڈیڈی کے سامنے جا کر کرنا" ۔۔۔ عمران نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

" میں آ رہا ہوں" ۔۔۔ فیاض نے کہا اور رسیور ایک جھٹکے سے رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ سٹینڈ پر رکھی ہوئی کیپ سر پر رکھی اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" جی فرمایئے ! ۔۔۔ کیا تکلیف ہے آپ کو" ۔۔۔ عمران نے رسیور اٹھاتے ہی بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ٹائیگر بول رہا ہوں جناب" ۔۔۔ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

" اوہ ٹائیگر تم ۔۔۔ کیا رپورٹ ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔ صرف ٹائیگر ہی ایک ایسا شخص تھا جس کے ساتھ عمران ہمیشہ سنجیدگی سے بات کرتا تھا۔

" پیٹر کو کار کے نیچے کچل دیا گیا ہے ۔۔۔ وہ کیفے نشاط سے نکل کر ایک ٹیکسی کے ذریعے میدان چوک پہنچا اور پھر وہ ٹیکسی سے اتر کر سڑک کراس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کر ہی رہا تھا کہ ایک سرخ رنگ کی کار سائیڈ روڈ سے نکلی اور پیٹر کو تیزی سے کچلتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی ۔۔۔ لیکن سر! ۔۔۔ تھوڑی دور جانے کے بعد ایک زبردست دھماکہ ہوا اور کار کے پرزے یوں اڑ گئے جیسے اس کے اندر کوئی خوفناک بم پھٹ پڑا ہو۔ ڈرائیور کی لاش ٹکڑوں میں تبدیل ہو چکی ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"گڈ! ۔۔۔ مجرم خاصے ذہین واقع ہوئے ہیں ۔۔۔ ہر نشان باآسانی سے ختم کرتے جا رہے ہیں ۔۔۔ پہلے ارشد چوہدری کو ختم کرایا ۔۔۔ پھر اس کے قاتل کا خاتمہ ۔ اور آخر میں کار سمیت نشان ختم ۔۔۔ کار کی پلیٹ" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یس سر! ۔۔۔ میں نے اس کلیو پر کام کیا ۔۔۔ لیکن جناب! کار ڈاکٹر کی تھی جو دو روز پہلے چوری ہوئی تھی ۔۔۔ اس کی رپورٹ بھی تھانے میں موجود ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"کس ڈاکٹر کی ہے" ۔۔۔ عمران نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ صدیقی صاحب ہیں ۔۔۔ ٹرنر روڈ پر انکی رہائش ہے" ۔۔۔ ٹائیگر نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد جواب دیا۔

"اچھا اب تم ایسا کرو کہ زیر زمین دنیا میں کسی ڈاجر گروپ کا اتا پتا کرو ۔۔۔ اور منشیات کی ایک قسم ہے جسے ٹی۔ ایف کہتے ہیں اس کے متعلق بھی مجھے معلومات چاہئیں" ۔۔۔ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ڈاجر نام تو میں نے سنا ہوا ہے ۔۔۔ لیکن تفصیل کا علم نہیں۔ بہرحال میں پتہ چلا لوں گا" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوکے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"سلیمان! ۔۔۔ ارے جناب سلیمان پاشا صاحب! ۔۔۔ قبلہ کبھی بھی شرف زیارت بخش دیا کیجئے" ۔۔۔ عمران نے رسیور رکھ کر ہانک لگاتے ہوئے کہا۔

"جی فرمائیے! ۔۔۔ میرے لائق کیا خدمت ہے" ۔۔۔ چند لمحوں بعد اس نے بڑے بااخلاق لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"واہ! ۔۔۔ اسے کہتے ہیں فرمانبرداری ۔۔۔ جی خوش کر دیا ۔۔۔ آج پتہ چلا کہ لوگ باورچی کیوں رکھتے ہیں ۔۔۔ قبلہ میرے نیلے سوٹ کے بٹن میں آپ کے لئے کچھ ہدیہ موجود ہے۔ اگر قبول فرمائیں تو زہے شرف ۔۔۔ اور مزید یہ کہ ابھی قبلہ فیاض صاحب آنے والے ہیں خود ان سے نمٹ لیجئے گا ۔۔۔ میں جا رہا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور اٹھ کر تیزی سے دروازے کی طرف بڑھا۔ مگر اسی لمحے اسے کسی سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی اور قدموں کی آواز سے ہی وہ پہچان گیا کہ آنے والا فیاض ہے۔ چنانچہ وہ تیزی سے مڑا اور پھر عقبی راستے سے ہوا فلیٹ سے باہر آ گیا۔

فیاض نے فون پر اسے خاصی اہم معلومات مہیا کی تھیں اور عمران چاہتا تھا کہ پہلے ان معلومات کو کچھ آگے بڑھائے۔ پھر فیاض سے ملاقات ہو۔ اس لئے وہ فیاض سے ملنے کی بجائے عقبی راستے سے نکل گیا اور چند لمحوں بعد عقبی گیراج میں موجود کار میں بیٹھا وہ دانش منزل کی طرف بڑھنے لگا۔

فیاض کی دی ہوئی معلومات کی بنا پر اب مسئلہ خاصا سنگین ہو چکا تھا کیونکہ ڈاجر کی تنظیم ڈاجر کا انکشاف ۔۔۔ اور خاص طور پر ٹی۔ ایف

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی پاکیشیا میں قائم لیبارٹری نے اُسے چونکا دیا تھا اور وہ سوچ
کہ اگر واقعی فیاض کی معلومات درست ہیں تو پھر یہ کیس انٹیلی
کے بس کا روگ نہیں ہے۔ اسے سر سلطان کو کہہ کر سیکرٹ
کو منتقل کرانا پڑے گا۔

"بڑے دنوں بعد آج چکر لگا ہے" ۔۔۔ عمران جیسے ہی
کے خصوصی کمرے میں پہنچا تو بلیک زیرو نے اُٹھ کر استقبال کرتے ہو
"کیا کروں ۔۔۔ چکر ہی اتنا بڑا تھا کہ بڑے دن لگ گئے"
نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔

"اچھا! ۔۔۔ پھر کوئی چکر شروع ہو گیا ہے" ۔۔۔ بلیک زی
"ابھی شروع تو نہیں ہوا ۔۔۔ البتہ سوپر فیاض لیڈ کر رہا ہے
میں بیٹھے بیٹھے بڑی اہم معلومات حاصل کر لیتا ہے ۔۔۔ کبھی ڈا
کا نام سنا ہے تم نے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ڈاجر گروپ ۔۔۔ نہیں ۔۔۔ ایسا تو کوئی نام میرے علم میں نہیں
بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"تو علم حاصل کر ہی لیا کرو ۔۔۔ ذرا سر سلطان سے فون ملانا"
نے کہا اور بلیک زیرو نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر
رابطہ قائم ہوتے ہی اس نے رسیور عمران کی طرف بڑھایا۔

"جناب ہیڈ کنگ صاحب! ۔۔۔ سنا ہے کہ آجکل کنگ
سگریٹ بہت فروخت ہو رہے ہیں۔ کہیں یہ آپ کی کمپنی
بنائے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ تم ۔۔۔ یہ بیٹھے بیٹھے تمہیں کیا سوجھتی ہے ۔۔۔ کیا

تے میں ہی رہ گیا ہوں" ۔۔۔ سر سلطان نے جھنجلائے ہوئے لہجے
ہا۔

"اچھا تو ہیڈ میں دماغ بھی ہوتا ہے ۔۔۔ کمال ہے۔ یہ ایک نیا
ان ہے ۔۔۔ میں نے تو سنا تھا کہ سر کا خطاب صرف انہیں دیا
ہے جن کے پاس بس سر ہی ہوتا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔ اور
ی طرف سے سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"تم سے باتوں میں جیتنا ناممکن ہے ۔۔۔ بہرحال بولو! کیسے فون
ا ہے" ۔۔۔ سر سلطان نے کہا۔

"قسم لے لیجئے ۔۔۔ میں نے نہیں کیا ۔۔۔ یہ اپنے طاہر صاحب ہیں نا
ے بیٹھے رہتے ہیں ۔۔۔ کام دھندہ تو ہوتا نہیں ۔۔۔ اس لئے انگلیوں
بلی مٹانے کے لئے نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیتے ہیں ۔۔۔ میں تو بڑا
روف آدمی ہوں۔ آجکل سلیمان کی شاگردی اختیار کر رکھی ہے۔ تجربے
ے میں اچھے اچھے کھانے مل جاتے ہیں" ۔۔۔ عمران کی زبان چل پڑی۔

"تو پھر تم کھانے کھاؤ ۔۔۔ میں فون بند کر رہا ہوں" ۔۔۔ سر سلطان نے
سے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے یہ ظلم نہ کیجئے ۔۔۔ ورنہ طاہر کی انگلیوں کو دوبارہ تکلیف
ا پڑے گی ۔۔۔ اچھا یہ بتائیے کہ اور یگا بار کے ارشد چوہدری سے
ف ہیں آپ" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارشد چوہدری ۔۔۔ جو قتل ہو گیا ہے ۔۔۔ ہاں اچھی طرح واقف ہوں۔
لیا ۔۔۔" سر سلطان نے چونکتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ یہ بتا سکیں گے کہ اس کی دوستی سب سے زیادہ کس سے تھی؟

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

عمران نے یوں پوچھا جیسے باقاعدہ انٹرویو لے رہا ہو۔

"سب سے زیادہ دوستی ___ مجھے تو معلوم نہیں ___ بس اس کے فنکشنوں میں اس سے ملاقات ہو جاتی تھی ___ سر رحمان سے ہم کی اچھی خاصی دوستی تھی ___ ارے ہاں یاد آیا۔ نارکوٹک بیورو کے ڈائریکٹر جنرل سے بہت گہرے تعلقات تھے اس کے ___ ایک بار ڈائریکٹر کی بیٹی کی شادی پر میں نے اسے اس انداز میں دیکھا تھا جیسے اس کی بیٹی کی شادی ہو" ___ سر سلطان نے جواب دیا۔

"گوہر رشید کی بات کر رہے ہیں آپ" ___؟ عمران نے کہا۔

"ہاں بالکل ___ لیکن مسئلہ کیا ہے" ___؟ سر سلطان نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔

"وہ میرے حق میں وصیت لکھ گئے ہیں ___ اور سنا ہے کہ ان کے کسی گہرے دوست کے پاس موجود ہے۔ اسے تلاش کر کے ڈیڈی کا انتظار کئے بغیر میں بھی صاحب جائیداد کہلا سکوں" ___ نے کہا۔

"اصل بات بتاؤ ___ چکر نہ دو" ___ سر سلطان نے کہا۔

"چکر پر ہی تو ساری دنیا قائم ہے ___ اور ملک کافرستان کا نشان ہی دیر چکر ہے ___ اچھا گڈ بائی! ___ میرے خیال میں آپ مصروف آدمی ہیں لیکن مجھ سے کم ___ پھر ملاقات ہو گی" ___ نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"یہ ارشد چوہدری کا کیا مسئلہ ہے" ___؟ بلیک زیرو نے

"میرا انکل تھا ___ لیکن میرے جیسا بھتیجا کم ہی کسی کو پسند آتا

ہے مجھے قتل کرنے کی ٹھانی۔ لیکن قتل ہو گیا خود ___ اب کم از کم مجھے وصیت نامہ تلاش کرنے کا تو حق ہے" ___ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ___ اس کا مطلب ہے کہ واقعی کوئی کام شروع ہو گیا ہے ارشد چوہدری کا تعلق ڈاجر گروپ سے تھا" ___؟ بلیک زیرو اصل بات جاننے کے لئے بار بار کوشش کر رہا تھا۔

"لگتا تو ایسے ہی ہے" ___ عمران نے بے خیالی کے سے لہجے میں کہا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے لگا۔ بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔

"جولیا سپیکنگ" ___ چند لمحوں بعد جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ___ عمران مخصوص لہجے میں بولا۔

"یس سر" ___ جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"جولیا! ___ گوہر رشید کی نگرانی کے لئے کوئی ممبر بھیج دو۔ مجھے اس کی مصروفیات کی رپورٹ چاہئے ___ نارکوٹک بیورو کے ڈائریکٹر جنرل گوہر رشید کی" ___ عمران نے کہا۔

"نارکوٹک بیورو ___ جن کا دفتر الپاسن روڈ پر ہے سر" ___ جولیا نے ہنسنے والے انداز میں کہا۔

"ہاں! ___ اس کی مصروفیات کی مکمل رپورٹ" ___ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ___ جولیا نے کہا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"لیکن عمران صاحب! ___ منشیات وغیرہ تو سیکرٹ سروس کی فیلڈ میں آتا" ___ بلیک زیرو نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کوئی بات نہیں ۔۔۔ ہم منشیات کو سیکرٹ سروس کی فیلڈ میں لے آ
گے ۔۔۔ ویسے یہ کیس سوپر فیاض کا ہے ۔۔۔ بنیادی معلومات بھی اسی
مہیا کی ہیں اس لئے ملزم بھی اسی کے ہاتھوں گرفتار ہونے چاہئیں"
عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"اوہ! آپ واپس فلیٹ جا رہے ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے
جواب میں کرسی سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"میرے ذہن میں ایک پوائنٹ آیا ہے ۔۔۔ میں اسے چیک
چاہتا ہوں ۔۔۔ تم جولیا سے رپورٹ لے لینا" ۔۔۔ عمران نے سنجیدہ
میں کہا اور پھر وہ باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد جب وہ باہر آیا تو لباس کے ساتھ ساتھ وہ میک
بھی کر چکا تھا۔ اب وہ ایک عام سے غنڈے کے میک اپ میں تھا
کا یہ میک اپ دیکھتے ہی بلیک زیرو نے یوں سر ہلا دیا جیسے وہ
کے پوائنٹ کو سمجھ گیا تھا۔ اور عمران الوداعی انداز میں سر ہلاتا ہوا
کی طرف بڑھ گیا۔

دروازہ بند ہوتے ہی بڑے کمرے میں موجود چار افراد چوکنا ہو کر
بیٹھ گئے۔ ان چاروں کے چہروں پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔ میز کے درمیان
میں ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر موجود تھا جس پر سرخ رنگ کا ایک بڑا سا بلب
جل رہا تھا۔

"ہیلو ڈی۔ ون کالنگ ٹو ۔۔۔ اپنے کوڈ دہراؤ۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر
میں سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"سر ۔۔۔ گومنر سپیکنگ ڈی۔ ٹو۔ اوور" ۔۔۔ ایک لمبے تڑنگے آدمی
نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"سر ۔۔۔ ڈاکٹر رائٹ سپیکنگ ڈی۔ فور۔ اوور" ۔۔۔ ڈی۔ ٹو کے
ساتھ بیٹھے ہوئے ایک ادھیڑ عمر آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"سر ۔۔۔ شرف الدین سپیکنگ ڈی۔ فائیو۔ اوور" ۔۔۔ ڈاکٹر رائٹ کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ساتھ بیٹھے ہوئے ایک فربہ جسم کے مقامی آدمی نے اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"سر۔ لوٹی سپلکنگ ڈی سکس۔ اوور" ۔۔۔ چوتھے آدمی نے کہا۔ لہجہ مودبانہ تھا۔

"او کے! ۔۔۔ اب اس میٹنگ کا مقصد سن لیں اس کے بعد آپ لوگ اپنی تجاویز پیش کریں گے ۔۔۔ رپورٹ کے مطابق مافیا، ٹرنچ فائر کی سپلائی اور مقبولیت سے بری طرح بوکھلا چکی ہے ۔۔۔ چنانچہ مافیا نے ٹرنچ فائر کے فارمولے کی تلاش کا کام شروع کیا تاکہ وہ خود اسے سپلائی کر سکے ۔۔۔ لیکن وہ باوجود کوشش کے اس فارمولے کو حاصل نہ کر سکی۔ لیکن اسے یہ معلوم ہو گیا کہ ٹی۔ ایف کی لیبارٹری پاکیشیا میں قائم ہے ۔۔۔ اس پر انہوں نے راز چرانے والی بین الاقوامی تنظیم راکوش کی مدد حاصل کرنا چاہی اور راکوش نے پاکیشیا میں اپنی مقامی شاخ کو یہ مشن سونپ دیا ۔۔۔ مقامی تنظیم راکوش کا سربراہ ڈربی ہے ۔۔۔ دوسری طرف جی۔ ایم گروپ نے بھی مافیا اور راکوش کے درمیان ہونے والے اس معاہدے کی ٹوہ لگانا شروع کر دی۔ کیونکہ وہ خود بھی منشیات کے دھندے میں ملوث ہوتے جا رہے ہیں ۔۔۔ جی۔ ایم گروپ کی ایک مختصر سی تنظیم پاکیشیا میں بھی موجود تھی جس کا سربراہ راجر تھا۔ اس کے دو خاص ساتھی ایک مقامی لڑکی نائلہ ۔۔۔ اور ایک مقامی نوجوان رفیق تھا ۔۔۔ یہاں پاکیشیا میں وہ صرف پیشہ وارانہ قتل تک ہی محدود رہتے تھے۔ جی۔ ایم گروپ نے اپنا ایک نمائندہ لانگ مین یہاں بھیجا ۔۔۔ اور لانگ مین نے یہ حماقت کی کہ وہ براہ راست ڈربی سے جا ملا۔ ڈربی اس

طرف سے مشکوک ہو گیا ۔۔۔ چنانچہ لانگ مین کے ساتھ ساتھ راجر، نائلہ اور رفیق کو ایک ہی روز مختلف طریقوں سے ہلاک کر دیا گیا ۔۔۔ لیکن راجر گروپ کی بدقسمتی کہ انہوں نے اپنی بات چیت کا اڈہ اور یگا بار کو بنایا ہوا تھا۔ اس طرح ان کے قتل کے ساتھ ہی اور یگا بار بھی انٹیلی جنس کی نظروں میں آ گیا ۔۔۔ ڈی۔ تھری ارشد چوہدری اور یگا بار کا مالک تھا اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ وہ سپلائی کا انچارج تھا۔ انٹیلی جنس کے پرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست اور سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والا ایک خطرناک شخص عمران بھی اس میں دلچسپی لینے لگا ۔۔۔ عمران نے ارشد چوہدری سے کچھ اس قسم کی باتیں کیں جیسے وہ سپلائی کے کوڈ سے اچھی طرح واقف ہو ۔۔۔ ادھر ڈربی نے خصوصی میٹنگ کال کر لی۔ اس کے گروپ میں میرا ایک خاص آدمی موجود ہے اس نے مجھے تفصیلی رپورٹ دے دی کہ وہ بھی ارشد چوہدری کے ذریعے ڈاجر گروپ اور خاص طور پر ٹی۔ ایف لیبارٹری کا پتہ کرنا چاہتے ہیں ۔۔۔ ارشد چوہدری چونکہ مشکوک ہو گیا تھا اس لئے میں نے اسے بلیک آؤٹ کرنے کا فیصلہ کر لیا ۔۔۔ ارشد چوہدری شاید عمران سے بے حد خوفزدہ تھا اس لئے وہ فوری طور پر اسے راستے سے ہٹانا چاہتا تھا ۔۔۔ چونکہ ارشد چوہدری کے عمران کے باپ سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سے قریبی تعلقات تھے اس حوالے سے وہ عمران سے بے حد قریب تھا۔ چنانچہ میں نے دہری چال چلی اور ارشد چوہدری کو عمران کے قتل پر اکسایا۔ چنانچہ ارشد چوہدری نے عمران کو رنگ اسکوائر کے کیفے نشاط میں بلوایا اور اپنے ساتھ مشہور پیشہ ور قاتل مارکر کو بھی رکھ لیا تاکہ اگر اس کا نشانہ خطا ہو جائے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو مار کر عمران کا خاتمہ کر دے ۔۔۔ ادھر میں نے ایکشن گروپ کے دو افراد وہاں بھیج دیئے کہ جیسے ہی ارشد چوہدری عمران کو قتل کرے اُسے بھی بلیک آؤٹ کر دیا جائے ۔۔۔ لیکن وہاں ساری صورت حال الٹ ہو گئی ۔۔۔ عمران کی بجائے ارشد چوہدری اور مار کر قتل ہو گئے ایکشن گروپ کے دو افراد میں سے ایک وہیں قتل ہو گیا جب کہ ایک بچ گیا۔ لیکن وہ ہمارے لئے خطرناک ہو سکتا تھا۔ چنانچہ اُسے بھی راستے سے ہٹا دیا گیا ۔۔۔ اس طرح میرا مقصد پورا ہو گیا کہ ڈاجر گروپ سامنے آنے سے بچ گیا۔ لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے ایک ایسی اطلاع ملی ہے جس نے مجھے بے حد تشویش میں مبتلا کر دیا ہے ۔۔۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ ڈربی نے ڈاجر گروپ اور ٹی۔ ایف لیبارٹری کے متعلق اطلاعات سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض کو بتا دی ہیں۔ اس کی گیم یہ ہے کہ سوپر فیاض کے ذریعے یہ اطلاعات عمران تک پہنچ جائیں گی ۔۔۔ اور اس طرح سیکرٹ سروس ڈاجر گروپ اور ٹی۔ ایف لیبارٹری کے خلاف حرکت میں آ جائے گی ۔۔۔ اور آخر میں وہ سوپر فیاض کے ذریعے یہ فارمولا حاصل کر لے گا۔ یہ انتہائی خطرناک اقدام ہے اور یہ بات طے ہے کہ اگر سیکرٹ سروس ڈاجر گروپ کے خلاف حرکت میں آ گئی تو ہمیں بے پناہ مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا ۔۔۔ چنانچہ میں نے آپ لوگوں کو یہاں بلایا ہے تاکہ ایسے حالات میں کوئی ٹھوس منصوبہ بندی کی جا سکے۔ اوور" ۔۔۔ ڈی۔ ون نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" سر! ۔۔۔ یہ حالات انتہائی خطرناک ہیں ۔۔۔ میرے خیال میں اس کا یہی حل ہے کہ عمران اور ڈربی دونوں کا خاتمہ کر دیا جائے تو حالات

درست ہو جائیں گے اوور" ۔۔۔ ڈی۔ ٹو گومز نے سب سے پہلے بات کرتے ہوئے کہا۔

" جناب! ۔۔۔ میری ایک تجویز ہے ۔۔۔ اگر سیکرٹ سروس کا رُخ راکوش کی طرف موڑ دیا جائے تو اس طرح ہم ڈربی اور اس کی تنظیم سے آسانی سے چھٹکارا حاصل کر سکتے ہیں ۔۔۔ اگر عمران تک یہ معلومات پہنچا دی جائیں کہ ڈاجر گروپ کا سربراہ ڈربی ہے تو ظاہر ہے عمران ڈربی کے خاتمے کے لئے کام شروع کر دے گا۔ اوور" ۔۔۔ ٹوٹی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

" جناب! ۔۔۔ میری گذارش یہ ہے کہ ڈی۔ ٹو اور ڈی۔ سکس دونوں نے حالات کا صحیح تجزیہ نہیں کیا ۔۔۔ عمران بے حد خطرناک آدمی ہے وہ اب بھوت کی طرح ڈاجر گروپ کے پیچھے پڑ جائے گا ۔۔۔ اور ڈاجر گروپ کا عمران کے چکر سے نکلنا اب مشکل ہے۔ ہمیں جو کچھ کرنا ہے انتہائی سوچ سمجھ کر کرنا ہے ۔۔۔ ڈربی نے بہت خطرناک داؤ کھیلا ہے ۔۔۔ میرے خیال میں اس کا صرف یہی حل ہے کہ ہم بالکل خاموش ہو جائیں۔ تمام سرگرمیاں ختم کر دیں ۔۔۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ ہم فوری طور پر پاکیشیا کی بجائے اپنا ہیڈ کوارٹر کسی اور ملک میں منتقل کر دیں اور پاکیشیا کو بالکل خالی چھوڑ دیا جائے۔ اوور" ۔۔۔ شرف الدین نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹی۔ ایف لیبارٹری کو دوسرے ملک میں منتقل کرنا بے حد مشکل ہے۔ کیونکہ جو خام مال ہمیں پاکیشیا سے مہیا ہوتا ہے وہ اور کہیں سے نہیں ملتا ۔۔۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر ہم لوگ ایک آدمی سے اتنے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

خوفزدہ کیوں ہیں ـــــ ہماری تنظیم بین الاقوامی ہے ـــــ ہم ہر جگہ ہاڑا جیسی خوفناک تنظیم کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ لیکن یہاں ہیڈ کوارٹر میں ایک آدمی کے نام سے ہی کانپ رہے ہیں ـــــ کیا اس عمران کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا۔ اوور" ـــــ ڈاکٹر رائٹ نے بُرا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اور کوئی بات ـــــ یا تجویز۔ اوور" ـــــ ڈی۔ ون نے کہا لیکن وہ چاروں خاموش رہے۔

"ٹھیک ہے ـــــ میں نے آپ کی تجاویز سُن لی ہیں ـــــ اب آپ میری ہدایات سُن لیں اور ان پر فوری طور پر عمل ہوگا۔ پہلی بات یہ کہ عمران کا خاتمہ ضروری ہے ـــــ دوسری بات یہ کہ راکوش ہمارے آڑے آ رہی ہے اس لئے تباہی راکوش کا مقدر ہو چکی ہے۔ تیسری بات یہ کہ جب تک یہ دونوں اقدامات مکمل نہیں ہو جاتے، ڈاجر قطعاً خاموش رہے گی ـــــ عمران کے قتل کے لئے پورے ایکشن گروپ کو حرکت میں لے آنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے ـــــ اور راکوش کی تباہی کے لئے میں نے چارج خود اپنے ہاتھوں میں لے لیا ہے۔ میں اپنے گروپ کی مدد سے ان کا خاتمہ کر دونگا ـــــ ٹوٹی! ـــــ تم نے تمام سپلائز روک دینی ہیں ـــــ اور جب تک میری طرف سے ہدایات نہ ملیں اس سلسلے میں کوئی کارروائی نہ کی جائے ـــــ ڈاکٹر رائٹ! لیبارٹری میں آئندہ میری ہدایات کے بغیر کوئی کام نہیں ہوگا ـــــ گومز تم نے ایکشن گروپ کی کارکردگی کو مسلسل چیک کرنا ہے۔ وہ تمہارے کنٹرول میں کام کرے گا ـــــ اور شرف الدین! ـــــ تم نے خام مال کی سپلائی فی الحال روک دینی ہے۔ اب آپ لوگ جا سکتے ہیں۔ اوور اینڈ آل"

ڈی۔ ون نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر خاموش ہو گیا۔ اور اس پر مسلسل جلنے والا بلب بجھ گیا۔ اور ساتھ ہی کمرے کا دروازہ بھی خود بخود کھل گیا۔ وہ چاروں خاموشی سے اٹھے اور پھر ایک ایک کر کے دروازے سے باہر نکل گئے۔

ان کے باہر جاتے ہی دروازہ ایک بار پھر بند ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی شمالی سمت کی دیوار میں ایک دروازہ نمودار ہوا اور ایک لمبے قد کا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے میز پر رکھا ہوا ٹرانسمیٹر اٹھایا اور واپس شمالی دروازے میں چلا گیا۔ اس کے دوسری طرف جاتے ہی دروازہ غائب ہو گیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

عمران نے کار فائیو اسٹار بار کے ساتھ بنی ہوئی جنرل پارکنگ میں روکی اور پھر نیچے اتر کر وہ کار کو لاک کرتا ہوا تیزی سے فائیو اسٹار بار کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

یہ بار جرائم پیشہ افراد کے اڈے کے طور پر مشہور تھی اور کہا جاتا تھا کہ پاکیشیا کا کوئی ایسا جرائم پیشہ نہیں ہے جو فائیو اسٹار بار میں آتا ہو۔

عمران جیسے ہی بار میں داخل ہوا اس کی ناک سے مختلف قسم منشیات کے بھبکے ٹکرائے۔ بار کا ہال غنڈوں اور جسم فروش عورتوں سے بھرا پڑا تھا۔ اور ہر میز پر مختلف برانڈز کی شرابیں موجود تھیں۔ ایک طرف بنے ہوئے کاؤنٹر پر ایک پہلوان نما آدمی موجود تھا جس کی تیز پورے ہال کا تیزی سے جائزہ لینے میں مصروف تھیں۔

"ہیلو مسٹر گنڈے! ۔۔۔ مجھے رالف سے ملنا ہے ۔۔۔ میرا نام

ہے" ۔۔۔ عمران نے کاؤنٹر پر پہنچ کر پیشہ ور غنڈے کے سے انداز میں کہا۔

کاؤنٹر پر کھڑے پہلوان نے چونک کر عمران کو دیکھا۔ وہ اس طرح عمران کا سر سے پیر تک جائزہ لے رہا تھا جیسے قصائی کسی ذبح ہونے والی بکری کا جائزہ لیتا ہے۔

"کہاں سے آئے ہو ۔۔۔؟ پہلے تو یہاں کبھی نظر نہیں آئے" ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"رالف سے کہوں گا کہ تمہیں آتشی شیشوں والی عینک لگوا دے۔ پھر ہی تمہیں نظر آنے لگے گا ۔۔۔ ویسے اتنے شاندار جسم کے مالک کا اندھا ہونا بہت بڑا المیہ ہے۔ چچ چچ" ۔۔۔ عمران نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈیگر" ۔۔۔ اس پہلوان نما کاؤنٹر مین نے ایک طرف دیوار کے ساتھ کھڑے ہوئے ایک باڈی بلڈر قسم کے آدمی کو آواز دیتے ہوئے کہا۔

"یس" ۔۔۔ وہ باڈی بلڈر کاؤنٹر مین کی آواز سنتے ہی تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھا۔

"اس چوہے کے ہاتھ پیر توڑ کر بار سے باہر پھینک دو ۔۔۔ یہ اپنی دم پر کھڑا ہونے کی کوشش کر رہا ہے" ۔۔۔ کاؤنٹر مین نے بگڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اے مسٹر" ۔۔۔ باڈی بلڈر نے عمران کا بازو پکڑتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"یس مس ڈیگر ۔۔۔ فرمایئے" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کہا اور ڈیگر کا چہرہ عمران کی بات سنتے ہی تیزی سے رنگ بدلنے لگا آنکھوں سے وحشت ٹپکنے لگی۔ اس نے بڑی تیزی سے دوسرے ہاتھ کو گھمایا۔ وہ شاید عمران کے جبڑے پر مکہ مارنا چاہتا تھا۔ لیکن عمران تیزی سے ہٹ گیا اور ڈیگر کا نہ صرف وار خالی گیا بلکہ وہ اپنے ہی زور پر گھوم گیا۔

دوسرے لمحے عمران کے دونوں ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آئے اور اس نے ڈیگر کو کمر سے پکڑ کر کاؤنٹر مین پر اچھال دیا۔ اور ڈیگر چیختا ہوا کاؤنٹر مین سے ٹکرایا اور پھر بوتلیں ٹوٹنے کے ساتھ ساتھ ان دونوں کے ایک دوسرے سے ٹکرا کر کاؤنٹر کی دوسری طرف گرنے کا زوردار دھماکہ سنائی دیا اور ہال میں موجود ہر فرد اس بری طرح چونک پڑا جیسے کوئی انہونی ہو گئی ہو۔

ڈیگر اور کاؤنٹر مین دونوں ہی نیچے گر کر چیختے ہوئے اٹھے اور اس کے ساتھ ساتھ ہال میں موجود کئی غنڈے تیزی سے کاؤنٹر کی طرف بڑھے ان سب کی نظروں میں حیرت تھی۔

"یہ کیا ہو رہا ہے" ۔۔۔۔ ؟ اچانک ایک چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور اس آواز کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے چابی بھرے ہوئے کھلونے چابی ختم ہو جانے پر اچانک ساکت ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح اس آواز کے سنتے ہی ڈیگر اور کاؤنٹر مین کے ساتھ ساتھ عمران کی طرف بڑھنے والے غنڈے بھی رک گئے۔

چیخنے والا ایک راہداری سے باہر نکلا تھا۔ وہ قد و قامت میں خاصا لحیم شحیم تھا۔ چہرے پر زخموں کے نشانات بیشمار تھے اور عمران

نے دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہی رالف ہے۔ فاتیو اسٹار بار کا مالک شہر کا مشہور غنڈہ۔

"باس! ۔۔۔ اس آدمی نے ہم پر ہاتھ اٹھایا ہے" ۔۔۔۔ ڈیگر اور کاؤنٹر مین نے تیز لہجے میں کہا۔ اس دوران رالف تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کاؤنٹر پر پہنچ گیا۔

عمران بڑے اطمینان سے کھڑا تھا جیسے اس کا اس واقعہ سے کوئی تعلق نہ ہو۔

"کون ہو تم" ۔۔۔۔ ؟ رالف نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میرا نام جیکسن ہے ۔۔۔ اور مجھے رالف سے ملنا ہے" ۔۔۔ عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"جیکسن ۔۔۔ میرے لئے یہ نیا نام ہے۔ ۔۔۔ میرا نام رالف ہے"۔ رالف نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو تم ہو رالف ۔۔۔ واہ بڑا رعب داب ہے ۔۔۔ مجھے پرنس آف ڈھمپ نے بھیجا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے تعریف کرنے والے انداز میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ! ۔۔۔ اوہ اچھا اچھا ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔۔ پرنس آف ڈھمپ کا نام سنتے ہی رالف کا موڈ یکلخت بدل گیا۔ اس کے چہرے پر نرمی کے آثار ابھر آئے۔ اور عمران زیر لب مسکرا دیا۔

رالف کے چہرے پر نرمی کے آثار دیکھتے ہی ہال میں موجود غنڈے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ جیسے انہیں یقین نہ آ رہا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہو کہ ایسا بھی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ انہوں نے آج تک یہی دیکھا تھا
فائیو اسٹار بار میں جھگڑا کرنے والا کبھی سانس لیتا ہوا واپس نہ گیا
اس کی لاش بھی غائب کر دی جاتی تھی۔

رالف کے مڑتے ہی عمران بھی مسکراتا ہوا آگے بڑھا لیکن آگے
بڑھنے سے پہلے اس نے یوں کاؤنٹر مین اور ڈیگر کو آنکھ مار دی جیسے
کہہ رہا ہو، دیکھا اس کو کہتے ہیں شرارت۔

راہداری میں موجود ایک کمرے کے کھلے دروازے میں رالف داخل
ہوا تو عمران بھی اس کے پیچھے ہی اندر پہنچ گیا۔

"بیٹھو" ــــ رالف نے ایک بڑی سی میز کے پیچھے کرسی سنبھالتے
ہوئے عمران کو میز کے سامنے پڑی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے
مسکرا کر کہا۔

"اوہ! ــ بڑا اچھا دفتر ہے ــ لیکن پچھلی دفعہ تو اس الماری کا رنگ
سفید تھا اس بار سیاہ کیسے ہو گیا ــ؟ کیا یہ الماری بھی کسی گرگٹ
کھال کی بنی ہوتی ہے" ــ؟ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے
ایک طرف دیوار کے ساتھ کھڑی الماری کو دیکھ کر کہا۔

"اوہ! ــ کیا تم پہلے بھی یہاں آ چکے ہو ــ لیکن ــ" رالف
بری طرح چونک پڑا۔

"پرنس آف ڈھمپ کو یہاں آنے سے کون روک سکتا ہے"
عمران نے اس بار اپنی اصل آواز میں کہا اور اس کی آواز سنتے ہی رالف
یوں کرسی سے اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے کرسی کے سپرنگوں نے اسے
کاٹ کھایا ہو۔

"اوہ پرنس تم ــ لیکن ــ لیکن تمہارا یہ روپ ــ ناممکن ــ اس
تبدیلی" ــ رالف نے حیرت بھرے لہجے میں رک رک کر کہا۔

"ارے کہیں میری جنس تو تبدیل نہیں ہو گئی" ــ عمران نے
اپنے جسم کو غور سے دیکھنا شروع کر دیا کہ رالف بے اختیار قہقہہ
مار کر ہنس پڑا۔

"اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ تم واقعی پرنس ہو ــ ایسے موقعوں پر
بانقرہ صرف پرنس ہی کہہ سکتا ہے ــ لیکن پرنس! میرے پاس
اب حال کہاں آنے کی کیا ضرورت تھی ــ کیا کوئی تعاقب میں ہے"؟
رالف نے دوبارہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے قدرے اطمینان بھرے لہجے
میں کہا۔

"تعاقب! ــ ارے مجھے تو خیال ہی نہیں رہا ــ اوہ یار! ــ
دروازہ تو بند کر دو ــ وہ ڈاجر گروپ والے بڑے خطرناک ہیں ــ
کیا نہ ہو کہ میری پشت میں ہی دو چار روشندان بنا دیں" ــ عمران
نے سہمے ہوئے اور خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاجر گروپ ــ اوہ پرنس! ــ تم رالف کی توہین نہ کیا کرو ــ
ڈاجر گروپ کی کبھی یہ جرأت نہیں ہو سکتی کہ وہ فائیو اسٹار بار میں کسی
غلط ارادے سے داخل ہو سکے ــ تم اطمینان سے بیٹھو" ــ رالف
نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا
رسیور اٹھا لیا۔

"روجر! ــ کسی کو میری طرف نہ آنے دینا ــ کوئی بھی ہو" ــ رالف
نے کرخت لہجے میں کہا اور رسیور واپس رکھ دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اب اطمینان سے بات کرو پرنس! ۔۔۔ اب کبھی بھی اندر نہیں آ سکو
پہلے یہ بتاؤ کہ یہ ڈاجر گروپ کا کیا چکر ہے ۔۔۔؟ وہ تمہارا تعاقب کر
کر رہا ہے ۔۔۔؟ تم تو کبھی منشیات کے چکر میں ملوث نہیں ہوئے"
رالف نے کہا۔

"میں نے ٹی۔ ایف کی لیبارٹری میں نوکری کی درخواست دے دی
تھی ۔۔۔ کب سے بے کار تھا۔ میں نے سوچا کہ چلو نوکری ہی کر لو ۔۔۔ گر
وہ تو الٹا مجھ پر ہی چڑھ دوڑے" ۔۔۔ عمران نے معصوم سا لہجہ بنا
ہوئے کہا۔

"ٹی۔ ایف لیبارٹری ۔۔۔ اوہ! تمہیں اس لیبارٹری کا کیسے علم ہو گیا
اس کا علم تو آج تک کسی کو نہیں ہو سکا ۔۔۔ بہتیرے لوگ ٹکریں مار مار
مر گئے" ۔۔۔ رالف نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں نے استخارہ کیا تھا ۔۔۔ خواب میں ایک بزرگ نے بتایا تھا"
عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے جواب دیا اور رالف ایک بار پھر قہ
مار کر ہنس پڑا۔

"خوب! ۔۔۔ اچھا خواب ہے ۔۔۔ پرنس! میرے ساتھ کھل کر با
کرو ۔۔۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم چکر دے کر مجھ سے معلومات حاص
کرنا چاہتے ہو ۔۔۔ لیکن پرنس! ۔۔۔ تمہارے مجھ پر اتنے احسان ہیں
مجھ سے براہ راست بھی ہر کام لے سکتے ہو" ۔۔۔ رالف نے سنجیدہ
ہوتے کہا۔

"یار کیا بتاؤں ۔۔۔ عذاب میں جان آ گئی ہے ۔۔۔ وہ سوپر فیاض
نا ۔۔۔ جانتے ہو ناں اسے ۔ اپنا یار ہے وہ" ۔۔۔ عمران نے

"سوپر فیاض! ۔۔۔ اوہ اچھی طرح جانتا ہوں۔ انٹیلی جنس سپرنٹنڈنٹ
ہیں ۔۔۔ لیکن اس کا ڈاجر گروپ سے کیا تعلق" ۔۔۔؟ رالف
نے کہا۔

"بس ہو گیا تعلق ۔۔۔ کسی نے اسے اطلاع دی ہے کہ منشیات کا
دھندا بہت بڑا گروپ ہے ۔۔۔ ڈاجر گروپ ۔۔۔ وہ کسی ٹرنچ فائٹر کا
دھندہ کرتا ہے جسے ٹی۔ ایف کہتے ہیں اور اس کی لیبارٹری بھی
پاکیشیا میں ہے ۔۔۔ بس یہ سنتے ہی وہ میرے پیچھے پڑ گیا کہ ڈھونڈو
اس گروپ کو ۔۔۔ ورنہ میرا فلیٹ خالی کر دو ۔۔۔ اور تم جانتے ہو کہ آجکل
فلیٹ تو کجا ۔۔۔ کوٹھری بھی نہیں ملتی رہنے کو۔ اور وہ بھی مفت" ۔۔۔
عمران نے کہا۔

"اوہ پرنس! ۔۔۔ تم صحیح جگہ پر آئے ہو ۔۔۔ میں ڈاجر گروپ کو
جانتا ہوں ۔۔۔ میرا اس سے گہرا تعلق ہے۔ یہ منشیات کی بہت بڑی
تنظیم ہے اس کا ہیڈ کوارٹر بھی پاکیشیا میں ہے ۔۔۔ لیکن میں اس
کی زیادہ تفصیلات نہیں جانتا۔ بس اتنا جانتا ہوں کہ گومز اس کا اہم ترین
آدمی ہے ۔۔۔ میرا بھی زیادہ واسطہ اسی سے ہی رہا ہے۔ وہ بے حد
خطرناک آدمی ہے" ۔۔۔ رالف نے کہا۔

"گومز ۔۔۔ یہ تو نیا نام ہے میرے لئے" ۔۔۔ عمران نے چونکتے
ہوئے کہا۔

"ہاں! ۔۔۔ یقیناً نیا نام ہو گا۔ کیونکہ یہ اس کا اصل نام ہے ۔۔۔ ورنہ
تمام لوگ اسے ریڈ کالر کے نام سے جانتے ہیں" ۔۔۔ رالف نے مسکراتے
ہوئے جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ریڈ کالر ۔۔۔ اوہ بڑا خوبصورت نام ہے" ۔۔۔ کس دکان پر ملتا ہے یہ کالر ۔۔۔ میں بھی قمیض میں لگوالوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"پینتھر کلب سے واقف ہو ۔۔۔ ڈیوڈ روڈ پر" ۔۔۔ رالف نے سگرٹ کے سے انداز میں آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

"ہاں ! ۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں ۔۔۔ سوفٹی کا پینتھر کلب" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"بالکل وہی ۔۔۔ لیکن سوفٹی تو ڈمی آدمی ہے ۔۔۔ اس کا اصل مالک تو ریڈ کالر ہے گومز ۔۔۔ کلب کے تہہ خانوں میں اس کا اڈہ ہے ۔ انتہائی خطرناک قسم کا گروپ اس نے اکٹھا کر رکھا ہے ۔۔۔ رالف نے جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔ چلو اس سے مل لیتا ہوں ۔ شائد وہ لیبارٹری میں نوکری کے لئے سفارش کرنے پر تیار ہو جائے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ضرور کرے گا سفارش ۔۔۔ لیکن پرنس ! میرا نام درمیان میں نہیں آنا چاہیئے ۔۔۔ یہ صرف تمہاری شخصیت ہے جسے میں نے یہ اہم معلومات دے دی ہیں ۔۔۔ ورنہ شائد میں کبھی کسی کو نہ بتاتا" رالف نے کہا۔

"چھوڑو یار ! ۔۔۔ اتنی پراسراریت اچھی نہیں ہے ۔۔۔ سوپر فیاض کو اطلاع مل سکتی ہے تو اب اس میں راز کیا رہا ہے" ۔۔۔ عمران نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہاں ! ۔۔۔ سوپر فیاض والی بات کا تو مجھے خیال ہی نہیں رہا ۔۔۔ ڈی گروپ تو انتہائی خفیہ طور پر کام کرتا ہے ۔۔۔ ہونہہ ٹھیک ہے ۔

ف راکوش کا ہی کام ہو سکتا ہے" ۔۔۔ رالف نے سوچتے ہوئے کہا۔

"راکوش" ۔۔۔ عمران راکوش کا نام سنتے ہی چونک پڑا کیونکہ یہ ب بین الاقوامی تنظیم تھی بلیک میلنگ کا دھندہ کرتی تھی۔

"ہاں ! ۔۔۔ راکوش کا چیف ڈربی اسی قسم کا آدمی ہے کہ وہ دوسروں کے کاندھوں پر رکھ کر بندوق چلاتا ہے ۔۔۔ اور مجھے معلوم ہے کہ سوپر فیاض اور ڈربی کے خاصے گہرے تعلقات ہیں" ۔۔۔ رالف نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ تم کیسی باتیں کر رہے ہو ۔۔۔ راکوش کا یہاں کیا کام ۔ وہ تو یورپ کی تنظیم ہے" ۔۔۔ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسے واقعی رالف کی بات پر حیرت ہو رہی تھی۔

"اوہ پرنس ! ۔۔۔ راکوش کی یہاں مقامی تنظیم ہے اور وہ یہاں گزشتہ دو سالوں سے کام کر رہی ہے ۔۔۔ ڈربی اس کا انچارج ہے ۔ بظاہر اس کا امپورٹ ایکسپورٹ کا کاروبار ہے لیکن دراصل وہ راکوش کا انچارج ہے ۔۔۔ گزشتہ دنوں مجھے اڑتی اڑتی خبر ملی تھی کہ ڈاجر اور مافیا کی آپس میں ٹھن گئی ہے ۔۔۔ اور مافیا نے ڈی ۔ ایف کا فارمولا حاصل کرنے کے لئے راکوش کی مدد حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے ۔ کیونکہ راکوش ایسے معاملات میں ماہر سمجھی جاتی ہے ۔ ہو سکتا ہے ان کے درمیان معاہدہ ہو گیا ہو ۔۔۔ اور یہ کام راکوش کی مقامی تنظیم کے ذمے لگایا گیا ہو ۔ اگر ایسا ہے تو پھر یقیناً ڈربی نے سوپر فیاض کو استعمال کرنے کی کوشش کی ہو گی ۔۔۔ اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے سوپر فیاض اور تمہارے درمیان تعلقات کا علم ہو ۔ اور وہ دراصل تمہیں آگے بڑھاتے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کے لئے سوپر فیاض کو استعمال کر رہا ہو" ـــــ رالف نے کہا۔

"گڈ! ـــ تمہاری یہی ذہانت مجھے پسند ہے ـــ یار تم ایسا نہ کر سکتے کہ کسی یونیورسٹی میں پروفیسر لگ جاؤ" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ـــ غنڈہ گردی کا مضمون تم یونیورسٹی میں لگوا دو ـــ تب ہی پروفیسر لگ سکتا ہوں" ـــــ رالف نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یہ ڈربی ریس کہاں کھیلی جاتی ہے" ـــــ؟ عمران نے مسکرا کر کہا۔

"اوہ! ـــ ڈربی کا دفتر پوچھ رہے ہو ـــ وہ الیکشن روڈ پر ہے۔ نیشنل امپورٹ ایکسپورٹ کارپوریشن ـــ اور رہائش گاہ، ڈیوش روڈ۔ ا مقرری مقرری ـــ لیکن بے حد خطرناک ہے۔ چھپ کر وار کرنے میں ماہر ہے" ـــــ رالف نے کہا۔

"اوکے! ـــ تمہارے ساتھ مذاکرات خاصے کامیاب رہے ہیں! ہاں مجھے یاد آیا۔ تمہارے اس مال کا کیا بنا ـــ جس کے پیچھے چار آدمی قتل ہو گئے تھے ـــ وصول کر لیا" ـــــ؟ عمران نے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"مال ـــ کیسا مال" ـــــ؟ رالف نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"ارے وہ پرانی شراب کی پچاس پیٹیاں۔ جنہیں کسٹم نے چیک کیا تھا اور پھر تمہارے آدمی مقابلے پر اتر آئے اور چار آدمی مارے گئے" ـــ عمران نے یوں کہا جیسے وہ اس وقت ساتھ کھڑا رہا ہو۔ اور رالف کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یہ سب کچھ تمہیں کیسے معلوم ہوا پرنس! ـــ یہ کارروائی تو انتہائی احتیاط سے چھپائی گئی تھی" ـــــ رالف نے اٹکتے اٹکتے پوچھا۔

"یار! ـــ صرف تم ہی پروفیسر بننے کے لائق نہیں ہو ـــ اور بھی لوگ یونیورسٹی میں پروفیسر بن سکتے ہیں ـــ اچھا گڈ بائی" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف مڑ گیا۔ جبکہ رالف حیرت زدہ نظروں سے عمران کو جاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے سے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے کھلی آنکھوں سے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔ یہ اس کے بزنس کا ایسا ٹاپ سیکرٹ تھا جسے نادر اس نے اپنے آپ سے بھی چھپایا تھا۔ لیکن عمران اس کا اس طرح ذکر کر رہا تھا جیسے کوئی معمولی کارروائی ہو۔

"تم مجھ سے بھی دو جوتے آگے ہی ہو پرنس" ـــــ رالف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے منیجر کو بلانے کے لئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔ وہ اب فوری طور پر اپنے خفیہ سٹاک کی جگہ بدلوانا چاہتا تھا۔ اور یہ اس کی پرانی عادت تھی کہ ذرا سا بھی شبہ ہو جائے پر وہ تیزی سے سب کچھ تبدیل کر دیتا تھا اور شاید یہی احتیاط پسندی ہی تھی کہ آج تک کوئی سرکاری پارٹی اس پر ہاتھ نہ ڈال سکی تھی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ ناول جس کا قارئین کو شدت سے انتظار تھا

ٹولڈ یو

مصنف
طاہر بخشی

عمران سیریز

وہ ناول جس پر مصنف نے پاکستان کے تمام جاسوسی مصنفین کو چیلنج کیا ہوا ہے

قطعی منفرد انداز تحریر، حیرت انگیز اور چونکا دینے والا پلاٹ
ایکشن اور سسپنس سے بھرپور

سلیٹی کی تیز آواز کمرے میں گونجتے ہی کرسی پر بیٹھا ہوا ڈربی بری طرح چونک پڑا۔ اس نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی کتاب تیزی سے میز پر پھینکی اور اٹھ کر اپنی پشت پر موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ سیٹی کی آواز اسی الماری سے نکل رہی تھی۔ اس نے بڑی تیزی سے الماری کے پٹ کھولے اور پھر اس کے اندر موجود ایک بڑے سے ٹرانسمیٹر کو اٹھا کر اپنی کرسی کے سامنے موجود بڑی سی میز کے اوپر رکھ دیا۔ اس نے ایک نظر کمرے کے اکلوتے دروازے پر ڈالی جو بند تھا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے آثار ابھر آئے۔ اس نے کرسی پر بیٹھ کر ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

ٹرانسمیٹر کا بٹن آن ہوتے ہی سیٹی کی آواز نکلنا بند ہو گئی۔ چند لمحوں تک ایسی آوازیں آتی رہیں جیسے سمندر کی پرشور موجیں ساحلی چٹانوں سے ٹکرا رہی ہوں اور پھر ایک بھاری سی آواز ٹرانسمیٹر سے نکلی۔

"ہیلو۔۔۔ آر ہیڈ کوارٹر کالنگ۔ اوور"۔۔۔ بولنے والے کا لہجہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بے حد تحکمانہ تھا۔

"یس سر۔ آر تھرٹی سکس اسٹینڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کوڈ دہراؤ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے سپاٹ لہجے میں کہا گیا۔

"آر تھرٹی سکس فیلڈ کوڈ زیرو، ون، زیرو ٹو، ڈبل زیرو۔ اوور" ڈربی نے فوراً مخصوص کوڈ دہراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ۔۔۔ نام بتاؤ۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ڈربی سپیکنگ۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اب رپورٹ دو ۔۔۔ زیڈ۔ بی فارمولے کا کیا ہوا۔ اوور" ۔۔۔ ؟ اس بار دوسری طرف سے مطمئن لہجے میں کہا گیا۔

"باس! ۔۔۔ ہم نے کام شروع کر دیا ہے ۔۔۔ ڈاجر گروپ ٹریس نہیں ہو رہا تھا ۔۔۔ ایک آدمی ملا تو اس کو قتل کر دیا گیا۔ اس کے قاتل کو کار ایکسیڈنٹ میں ختم کر دیا گیا ۔۔۔ چنانچہ میں نے ایک اور چال چلی ہے میں نے ڈاجر گروپ اور ٹی۔ ایف لیبارٹری کے متعلق معلومات یہاں کی سنٹرل انٹیلی جنس کے سپرنٹنڈنٹ فیاض تک پہنچا دی ہیں ۔۔۔ وہ ایک ایسے شخص کا دوست ہے جو کبھی کبھی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اس کا نام علی عمران ہے ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ سوپر فیاض کی معرفت یہ معلومات عمران تک پہنچ جائیں گی اور پھر وہ ڈاجر گروپ اور ٹی۔ ایف لیبارٹری کے پیچھے لگ جائے گا ۔۔۔ ہم اس کی نگرانی کریں گے۔ اور پھر جیسے ہی وہ لیبارٹری ٹریس کرے گا، ہم ریڈ کر کے فارمولا اڑا لیں گے۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے کہا۔

"سوپر فیاض تک معلومات کیسے پہنچائی گئی ہیں۔ اوور" ۔۔۔ ؟ دوسری طرف سے چیف باس نے سپاٹ لہجے میں پوچھا۔

"میں نے خود اسے بتایا ہے ۔۔۔ میرے اس سے تعلقات ہیں۔ میں وہ میری اصل حیثیت نہیں جانتا۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم علی عمران سے اچھی طرح واقف ہو۔ اوور" ۔۔۔ ؟ چیف باس نے دوسرا سوال کیا۔

"یس سر! ۔۔۔ اس کا فلیٹ کنگ روڈ پر ہے ۔۔۔ بظاہر احمق اور سٹھیا سا آدمی ہے۔ لیکن کام کے معاملے میں خاصا ہوشیار ہے ۔۔۔ میرے آدمی اس کے فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں ۔۔۔ سوپر فیاض وہاں پہنچا تھا، وہ شاید میری توقع کے مطابق اسے یہ معلومات مہیا کرنے گیا تھا ۔۔۔ لیکن عمران فلیٹ پر موجود نہ تھا اس لئے وہ واپس چلا گیا۔ میرے آدمی اب بھی نگرانی کر رہے ہیں ۔۔۔ سوپر فیاض کی بھی نگرانی کرا رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے جواب دیا۔

"تم دنیا کے احمق ترین آدمی ہو ڈربی ۔۔۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم ایسی حرکت کرو گے ۔۔۔ میں نے تمہیں ہمیشہ یہی ہدایت کی ہے کہ تم انٹیلیجنس اور سیکرٹ سروس سے بچ کر کام کرو ۔۔۔ لیکن اب تم نے اپنی موت کو خود آواز دے دی ہے ۔۔۔ وہ عمران تو شیطان کا باپ ہے اس تک یہ معلومات پہنچنے کا مطلب ہے کہ ڈاجر گروپ کا مکمل خاتمہ ۔۔۔ اور تم سوچ رہے ہو کہ فارمولا اس سے حاصل کر لو گے ۔۔۔ جبکہ مجھے یقین ہے کہ وہ سوپر فیاض سے تمہارے متعلق معلومات حاصل کرے گا اور پھر راکوش کا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بھی خاتمہ ہو جائے گا ۔۔۔ یہ تم نے کیا کر دیا ڈربی۔ اوور" ۔۔۔ چیف باس نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"بب ۔۔۔ بب ۔۔۔ باس! ۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔۔۔ اس کیسے ہو سکتا ہے ۔۔۔ میں نے فیاض کو منع کر دیا ہے کہ وہ میرے متعلق عمران کو کچھ نہیں بتائے گا۔ اوور" ۔۔۔ چیف باس کے غصے ہوتے ہوئے ڈربی کا رنگ زرد پڑ گیا اور وہ بری طرح ہکلانے لگا۔

"یو فول ۔۔۔ ڈم فول ۔۔۔ تمہارے جیسا احمق میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا ۔۔۔ نجانے تم کس طرح مقامی راکوش کی تنظیم کے سربراہ بن گئے ہو۔ تم نے اپنے پیروں پر خود ہی کلہاڑی ماری ہے احمق آدمی۔ اوور" ۔۔۔ باس کی آواز غصے کی شدت سے پھٹ گئی تھی۔ اس کے لہجے سے محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اتنے غصے میں ہے کہ اگر ڈربی اس کے سامنے ہوتا تو وہ اب تک اپنے ہاتھوں سے اس کا گلا دبا چکا ہوتا۔

"معافی چاہتا ہوں باس! ۔۔۔ میرا طریقہ کار تو شروع سے ہی یہی رہا ہے ۔۔۔ اور میں آج تک کامیاب رہا ہوں ۔۔۔ لیکن اگر واقعی مجھ سے غلطی ہوئی ہے تو میں اس کی تلافی کرنے کے لئے تیار ہوں ۔۔۔ آپ مجھے گائیڈ کیجئے۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے فوراً ہی ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے چیف باس پر نفسیاتی داؤ بھی استعمال کر دیا کہ اس سے رہنمائی بھی مانگ لی اور اس طرح اسے یقین تھا کہ چیف باس کا غصہ بھی ٹھنڈا ہو جائے گا۔

"ہونہہ! ۔۔۔ واقعی فوراً اس کی تلافی ہونی چاہئے ۔۔۔ سنو! اب ضروری ہو گیا ہے کہ تم فوری طور پر عمران کا خاتمہ کر دو۔ بس اسی طرح تم

بچ سکتے ہو۔ اوور" ۔۔۔ چیف باس نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے باس! ۔۔۔ میرے آدمی عمران کے فلیٹ کی نگرانی کر رہے ہیں ۔۔۔ میں انہیں ہدایات دے دیتا ہوں کہ جیسے ہی عمران نظر آئے اسے گولی مار دی جائے۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے باس کے لہجے کو نرم محسوس کرتے ہی قدرے مطمئن لہجے میں کہا۔

"یہ اتنی آسان بات نہیں ہے جتنی تم نے سمجھ رکھی ہے۔ عمران اگر اس طرح قتل ہو سکتا تو اب تک لاکھوں بار مر چکا ہوتا ۔۔۔ اس کے لئے تمہیں خصوصی پلاننگ کرنی ہو گی۔ اوور" ۔۔۔ چیف باس نے کہا۔

"خصوصی پلاننگ ۔۔۔ اور ایک عام سے آدمی کے لئے ۔۔۔ نہیں باس وہ اتنا بھی خطرناک آدمی نہیں ہے۔ اوور" ۔۔۔ ڈربی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"احمق آدمی! ۔۔۔ تمہارا آج تک عمران سے واسطہ ہی نہیں پڑا اس لئے تم ایسا کہہ رہے ہو ۔۔۔ جب کہ ہیڈ کوارٹر کے پاس اس آدمی کا مکمل ریکارڈ موجود ہے۔ وہ دنیا کا سب سے خطرناک ترین آدمی ہے اسی لئے تو میں نے تمہیں ہدایات دی تھیں کہ کسی صورت میں بھی اپنے متعلق سیکرٹ سروس کو پتہ نہ چلنے دینا ۔۔۔ اور اب تم خود اپنی حماقت سے یہ سب کچھ کر بیٹھے ہو ۔۔۔ سنو! سوپر فیاض اور عمران کے درمیان کیسے تعلقات ہیں۔ اوور" ۔۔۔ چیف باس نے ایک بار پھر غصیلے لہجے میں کہا۔

"سر! ۔۔۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ گہرے دوست ہیں۔ اوور" ڈربی نے جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اوہ! — پھر کام ہو سکتا ہے — تم ایسا کرو کہ اپنے کسی تیز اور مستعد آدمی کو سوپر فیاض کے میک اپ میں عمران کے فلیٹ میں بھیجو — عمران دھوکہ کھا جائے گا۔ وہ آدمی جیسے ہی اسے غافل محسوس کرے اس پر ریوالور کا برسٹ کھول دے۔ اس طرح شاید دھوکے میں عمران قتل ہو جائے۔ اوور" چیف باس نے کہا۔

"آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت ہے سر! — سوپر فیاض کا قد و قامت میرے جیسا ہے۔ میں خود اس کے میک اپ میں جاؤں گا اور عمران کے جسم کے پرزے اڑا کر ہی واپس آؤں گا۔ اوور" — ڈربی نے کہا۔

"یہ تو اور بھی اچھی بات ہے — بہرحال تم فوری طور پر اپنے سب آدمیوں کو اس وقت تک خاموش رہنے کا حکم دو جب تک عمران قتل نہ ہو جائے یہ بیحد ضروری ہے — ورنہ ہو سکتا ہے کہ عمران تمہارے کسی آدمی کو ٹریپ کر کے پوری تنظیم کا ہی خاتمہ کر ڈالے۔ اوور" — چیف باس نے کہا۔

"ٹھیک ہے باس! — میں ابھی ہدایات جاری کرتا ہوں" — ڈربی نے جواب دیا۔

"عمران کے قتل ہوتے ہی مجھے رپورٹ دینا۔ اب مجھے فکر رہے گی۔ اوور اینڈ آل" — چیف باس نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے دوبارہ سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ ڈربی نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر کے واپس الماری میں رکھا اور پھر اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا کر تمام ممبرز کو زیر زمین چلے جانے کی ہدایات دیں اور خود وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ سوپر فیاض کا میک اپ کر کے پہلی فرصت میں عمران کا خاتمہ کر سکے۔

گومز بڑی بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا اس نے ایکشن گروپ کو پورے شہر میں پھیلا رکھا تھا تاکہ عمران کو ٹریس کیا جا سکے۔ ایکشن گروپ میں چونکہ زیادہ تعداد مقامی لوگوں کی تھی اس لئے وہ ذاتی طور پر عمران سے واقف تھے۔

عمران کے فلیٹ پر بھی فون کر کے گومز نے پتہ کیا تھا لیکن عمران وہاں موجود نہ تھا۔ ایکشن گروپ کی طرف سے ابھی تک کوئی رپورٹ نہ آئی تھی اس لئے صاف ظاہر تھا کہ انہیں عمران کہیں نہیں مل سکا۔ گومز کی فطرت تھی کہ وہ انتہائی تیز رفتاری سے کام کرنے کا عادی تھا۔ اس لئے جس وقت سے باس نے عمران کے خاتمے کا کام اس کے ذمہ لگایا تھا وہ اسی تگ و دو میں تھا کہ کسی طرح اپنا مشن جلد از جلد مکمل کر لے۔ لیکن عمران کا کہیں اتا پتہ ہی نہ مل رہا تھا۔ اور اسی پریشانی میں وہ بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ جب اسے ٹہلتے ہوئے کافی دیر ہو گئی تو وہ دوبارہ میز کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پیچھے رکھی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ابھی وہ کرسی پر بیٹھا ہی تھا کہ اچانک میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ گومز نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور دوسرے لمحے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس ریڈ کالر" ——— گومز نے اپنا مخصوص نام دوہراتے ہوئے کہا وہ اسی نام سے اپنے ممبروں میں متعارف تھا۔

"باس! ——— الیکشن گروپ سے فاروق بول رہا ہوں جناب! ——— میرا خیال ہے کہ میں نے عمران کو ڈھونڈ لیا ہے" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"خیال میں ڈھونڈ لیا ہے ——— کیا مطلب ——— ؟ تم نشے میں ہو" ——— ؟ گومز نے غصیلے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"اوہ سر! ——— میرا مطلب ہے کہ مجھے شک ہے کہ وہ عمران ہے۔ آپ ہدایت دیں تو میں چیک کر کے یقین کر لوں" ——— فاروق نے گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"تفصیل بتاؤ احمق! ——— پوری تفصیل بتاؤ کہ تم نے کہاں دیکھا ہے عمران کو" ——— گومز نے چیختے ہوئے کہا۔

"باس! ——— میں عمران کو تلاش کرتے ہوئے تھک کر کچھ پینے کے لئے فائیو اسٹار بار میں بیٹھا ہوا تھا کہ عمران کے قد و قامت کا ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ لیکن وہ شکل و صورت سے بالکل عمران سے مختلف تھا۔ اس سے کاؤنٹر مین کا جھگڑا ہو گیا تو اس نے کاؤنٹر مین اور ایک اور طیم شحیم غنڈے سے دونوں کو ایک ہی وار میں زیر کر دیا۔ اس کا یہ انداز اس

قدر عجیب تھا کہ میں چونک پڑا۔ اسی لمحے فائیو اسٹار بار کا مالک رالف باہر آ گیا ——— جس پر میں نے سمجھ لیا کہ اس نوجوان کا اب خاتمہ یقینی ہے۔ لیکن جناب! ——— اس نوجوان نے رالف کو پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دیا تو رالف اسے اپنے ہمراہ اپنے خاص دفتر میں لے گیا۔ اس پر سب حیران رہ گئے ——— اس وقت مجھے پہلی بار شک ہوا کہ یہ نوجوان خود عمران ہو سکتا ہے۔ میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں ——— اس کے لڑنے کا انداز بھی ہے ——— وہ بڑے سے بڑا داؤ لگا کر بھی اسی طرح مطمئن رہتا ہے اور پھر پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ بھی مجھے چونکا گیا۔ کیونکہ عمران اپنے آپ کو پرنس آف ڈھمپ بھی کہلاتا ہے ——— بہرحال میں نے دفتر کی ٹوہ لینے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ کیونکہ رالف نے اپنے آدمیوں کو ادھر کسی کے نہ آنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ چنانچہ میں نے آپ کو فون کیا ہے ——— میرا خیال ہے کہ یہی عمران ہے" ——— فاروق نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ نوجوان اب بھی رالف کے پاس موجود ہے" ——— ؟ گومز نے پوچھا۔

"یس سر! ——— ابھی وہ دفتر میں موجود ہے" ——— فاروق نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے! ——— تم وہیں ٹھہرو ——— میں دوسرے ممبرز کے ساتھ وہیں پہنچ رہا ہوں۔ تمہارے پاس واچ ٹرانسمیٹر تو ہو گا" ——— گومز نے کہا۔

"یس سر" ——— فاروق نے جواب دیا۔

"اگر وہ نوجوان میرے پہنچنے سے پہلے وہاں سے نکل جاتے تو تم نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس نے اس کا تعاقب کرنا ہے ۔۔۔ اور مجھ سے رابطہ کے لئے وائرلیس استعمال کرنا" ۔۔۔ گومز نے اسے ہدایات دیں۔

" ٹھیک ہے باس!" ۔۔۔ فاروق نے جواب دیا اور گومز نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔ پھر اس نے بڑی پھرتی سے میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک ٹرانسمیٹر نکال کر میز پر رکھا اور اس کا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز گونجنے لگی۔

" ہیلو ۔۔۔ ہیلو ۔۔۔ ریڈ کالر کالنگ ایکشن گروپ۔ اوور" ۔۔۔ گومز نے بار بار یہی فقرہ دوہرانا شروع کر دیا۔

" یس باس! ۔۔۔ ڈیوڈ اٹنڈنگ۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

" تمام ممبرز کو کال کر کے فائیو اسٹار بار کے سامنے پہنچ جاؤ۔ فاروق وہیں موجود ہے ۔۔۔ میں بھی وہاں پہنچ رہا ہوں ۔۔۔ وہاں ایک آدمی پر عمران کا شک ہوا ہے اسے چیک کرنا ہے۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ گومز نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا اور اسے واپس میز کی دراز میں رکھ کر وہ کرسی سے اٹھا اور تیز تیز قدم اٹھاتا کمرے سے باہر نکل گیا۔

کمرے کا دروازہ ایک راہداری میں کھلتا تھا۔ راہداری میں سے ہوتا ہوا گومز ایک چھوٹے سے کمرے میں پہنچا اور چند لمحوں بعد وہ کمرہ اسے لئے ہوئے کسی لفٹ کی طرح اوپر چڑھتا چلا گیا۔ جب اس کی حرکت رک گئی تو گومز نے کمرے کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ اب وہ ایک اور راہداری میں تھا۔ دور سے لوگوں کے باتیں کرنے اور قہقہوں کی آوازیں آ رہی تھیں

گومز تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف بڑھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ پینتھر کلب کے ہال میں پہنچ گیا تھا۔

چند لمحوں بعد اس کی سرخ رنگ کی سپورٹس کار کلب کی پارکنگ سے باہر نکل رہی تھی۔ سڑک پر آتے ہی اس نے کار کی رفتار یکدم تیز کر دی اور پھر دس منٹ تک مسلسل ڈرائیونگ کرنے کے بعد وہ فائیو اسٹار بار کے سامنے پہنچ گیا۔ اس نے کار بار سے تھوڑی دور پہلے ہی ایک تنگ سی گلی کے اندر موڑ کر روک دی۔ گلی آگے سے بند تھی اس لئے ٹریفک میں رکاوٹ کا کوئی خطرہ نہ تھا۔

کار سے اتر کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بار کی طرف بڑھنے لگا۔ بار کے برآمدے کے قریب ابھی وہ پہنچا ہی تھا کہ ایک مقامی نوجوان ایک ستون کی آڑ سے نکل کر تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

" کیا رپورٹ ہے فاروق" ۔۔۔؟ گومز نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

" وہ ابھی تک اندر ہے باس" ۔۔۔ فاروق نے بھی سرگوشیانہ لہجے میں جواب دیا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ میں نے ڈیوڈ کو کہا ہے کہ وہ ایکشن گروپ کو لیکر یہاں پہنچ جائے۔ تم جا کر ڈیوڈ سے ملو اور اسے کہہ دو کہ وہ سب ہوشیار رہیں ۔۔۔ ہم نے اس آدمی کو اغوا کرنا ہے" ۔۔۔ گومز نے فاروق کو ہدایات دیتے ہوئے کہا اور فاروق کے آگے بڑھ جانے کے بعد وہ خود بار کے اندرونی ہال کی طرف چل پڑا۔ لیکن چند ہی قدم اٹھاتے وہ ایک جھٹکے سے واپس مڑا اور بجائے اندر جانے کے وہ سائیڈ میں سے ہوتا ہوا بار کی پچھلی طرف جانے لگا۔ پچھلی طرف ایک پتلی سی گلی تھی اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

میں دروازہ تو تھا لیکن اس دروازے کو لمبی لمبی لکڑیوں کی پٹیوں کی سے کیلوں کے ساتھ جڑ دیا گیا تھا۔ گومز سر ہلاتا ہوا واپس مڑ آیا۔ اسے اچانک خیال آیا تھا کہ کہیں مشکوک آدمی پچھلے دروازے سے نہ نکل جائے اور وہ سامنے کی طرف سے ہی چیک کرتے رہ جائیں لیکن پچھلے دروازے کو مستقل بند دیکھ کر وہ مطمئن ہو گیا۔ اور دوبارہ جب وہ سامنے کے برآمدے پر پہنچا تو اس نے برآمدے کے قریب ہی فاروق اور ڈیوڈ کو کھڑے دیکھا۔ وہ دونوں اس طرح کھڑے باتیں کر رہے تھے جیسے دو دوست اچانک راستے میں ٹکرا گئے ہوں۔

گومز، ڈیوڈ کو دیکھتے ہی اس کی طرف بڑھ گیا۔

"باس! — ہم سب پوزیشن میں ہیں" — ڈیوڈ نے گومز کے قریب آتے ہی کہا۔

"سنو! — فاروق کو ہمراہ رکھو — وہ اس آدمی کی طرف اشارہ کرے گا جیسے ہی وہ آدمی باہر نکلے، اسے اغوا کر کے کلب لے چلنا ہے۔ اور سنو! — پوری طرح محتاط رہنا ہے — اگر وہ آدمی کوئی غلط حرکت کرنا چاہے تو بے شک گولی مار دینا" — گومز نے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"مگر باس! — پہلے تو آپ نے اسے گولی مارنے کے لئے کہا تھا" ڈیوڈ نے کہا۔

"ہاں! — لیکن اب میں نے ارادہ بدل دیا ہے — پہلی بات تو یہ ہے کہ ابھی اس بات کا یقین نہیں ہے کہ وہی عمران ہے — اور دوسری بات یہ کہ میں اس سے کچھ معلومات حاصل کرنا چاہتا ہوں" — گومز نے کہا اور

آگے بڑھ گیا۔ اس نے سگریٹ فروش سے ایک پیکٹ سگریٹ خریدا اور پھر اسے وہیں رک کر اطمینان سے کھولنے لگا۔

ڈیوڈ باہر آیا اور پھر سائیڈ پر کھڑی ہوئی کار کی طرف بڑھ گیا۔ یہ ڈیوڈ کی کار تھی۔ اس کا رنگ نیلا تھا۔ اس کے پیچھے سفید رنگ کی ایک اور کار کھڑی تھی۔

ڈیوڈ نیلے رنگ کی کار میں بیٹھا اور چند لمحوں بعد کار رینگتی ہوئی بار کے برآمدے کی طرف بڑھنے لگی۔ برآمدے کی سائیڈ میں ڈیوڈ نے کار روکی اور پھر وہ نیچے اتر آیا۔

فاروق ابھی تک برآمدے کے ایک ستون کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔ اس کا انداز ایسا تھا کہ جیسے اسے کسی کی آمد کا انتظار ہو۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

عمران جیکسن کے روپ میں جیسے ہی فائیو اسٹار بار کے ہال سے باہر نکلا، اچانک ستون کی آڑ سے دو آدمی اس کی طرف لپکے اور دوسرے لمحے عمران کو اپنے پہلوؤں پر ریوالور کی نالوں کی چبھن محسوس ہوئی۔

"خاموشی سے ہمارے ساتھ چلو ـــــ ورنہ ڈھیر کر دیں گے" ـــــ دائیں طرف موجود ایک آدمی کی سخت آواز سنائی دی اور عمران جو ٹھٹھک کر رک گیا تھا، سر موڑ کر انہیں حیرت سے دیکھنے لگا۔

"کون ہو تم" ـــــ؟ عمران نے قدرے کرخت لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے چلے چلو" ـــــ دوبارہ کرخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی اُسے آگے کی طرف دھکیلا جانے لگا۔ وہ دونوں اس کے دائیں بائیں موجود تھے۔ ان میں سے ایک مقامی تھا جب کہ دوسرا غیر ملکی لگتا تھا۔ حکم وہی غیر ملکی ہی دے رہا تھا۔

عمران چاہتا تو ان دونوں سے آسانی سے نپٹ سکتا تھا لیکن اس

نے کاندھے جھٹکے اور پھر اس طرف بڑھنے لگا جدھر اُسے بڑھنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اس نے ان کے ساتھ جانے کا فیصلہ کر لیا تھا کیونکہ وہ سمجھ نہ سکا تھا کہ آخر اُسے کیوں ٹریپ کیا جا رہا ہے اور ٹریپ کرنے والے کون لوگ ہیں جب کہ وہ ایک نئے میک اپ میں تھا۔ اور ظاہر ہے یہ میک اپ اتنا بھرپور تھا کہ رالف بھی اُسے نہ پہچان سکا تھا۔

"کار میں بیٹھ جاؤ" ـــــ غیر ملکی نے غراتے ہوئے نیلے رنگ کی کار کی طرف اشارہ کیا۔ اور آگے بڑھ کر کار کی پچھلی نشست کا دروازہ کھول دیا عمران مسکراتا ہوا پچھلی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ غیر ملکی اس کے ساتھ ہی بیٹھ گیا اب اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا اور وہ بڑا چوکنا نظر آ رہا تھا۔ جب کہ مقامی نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ اور دوسرے لمحے کار تیزی سے گھوم کر سڑک پر آ گئی۔

عمران نے دیکھا کہ کار کے سڑک پر آتے ہی ایک سفید رنگ کی کار بھی تیزی سے بڑھ کر ان کے پیچھے لگ گئی۔

"آخر تم لوگ کون ہو" ـــــ؟ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو ـــ جتنی دیر خاموش رہو گے ـــ اتنی دیر زندہ رہو گے" ـــــ غیر ملکی نے کرخت لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــ پھر تو میں قیامت تک خاموش رہ سکتا ہوں ـــ یہ تو زندگی کا بڑا اچھا نسخہ ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

غیر ملکی نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اس کی پسلیوں پر ریوالور کا دباؤ اور زیادہ بڑھا دیا۔

کار خاصی تیز رفتاری سے سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی۔ عمران

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بیک مرر پر پیچھے آنے والی کاروں کو دیکھ رہا تھا اور پھر اُسے احساس ہوا کہ اس کے پیچھے صرف سفید رنگ کی کار ہی نہیں بلکہ ایک سُرخ رنگ کی سپورٹس کار بھی ان کے تعاقب میں چلی آ رہی تھی۔

" اوہ! ۔۔۔ پورا کارواں ہے ۔۔۔ کہیں میری بارات تو نہیں لے جا رہے لیکن لڑکی خوبصورت ہونی چاہیئے" ۔۔۔ عمران نے چند لمحوں بعد کہا ظاہر ہے زیادہ دیر تک خاموش رہنا اس کے بس سے باہر تھا۔

" میں کہتا ہوں خاموش رہو" ۔۔۔ عنبر ملکی نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

" اچھا تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں ۔۔۔ آخر کار شہ بالے کا بھی کوئی حق ہوتا ہے" ۔۔۔ عمران نے یوں سر ہلاتے ہوئے کہا جیسے بات اس کی سمجھ میں آ گئی ہو۔

تھوڑی دیر بعد کار ایک عمارت کی عقبی سمت میں جا کر رک گئی اس کے پیچھے آنے والی دونوں کاریں بھی تیزی سے اس کے قریب آ کر رک گئیں۔ اور پھر پانچ افراد ان کاروں سے نکل کر ان کی کار کے گرد پھیلتے چلے گئے۔ ان میں سے دو کے ہاتھوں میں سٹین گنیں تھیں جبکہ دو ریوالور سے مسلح تھے اور ایک خالی ہاتھ تھا۔ وہ سب عمران کو لئے ایک دروازے میں گھسے اور پھر مختلف راہداریوں سے گذر کر وہ اسے ایک کافی بڑے ہال میں لے آئے۔

" اسے ستون سے باندھ دو" ۔۔۔ خالی ہاتھ والے آدمی نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

" سنو! ۔۔۔ کیا تمہارے پاس کوئی کرسی نہیں ہے ۔۔۔ بھئی جدید زمانے ہے ۔۔۔ ضروری ہے کہ وحشی قبائلیوں کی طرح درختوں اور ستونوں سے آدمیوں کو باندھا جائے" ۔۔۔ عمران نے مطمئن لہجے میں کہا۔

" باندھ دو اسے ۔۔۔ یہ ضرورت سے زیادہ باتیں کر رہا ہے ۔۔۔ میں جلد ہی اس کی زبان بند کر دوں گا" ۔۔۔ حکم دینے والے نے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیوں کی مدد سے عمران کو ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ اور باندھنے والوں نے اپنی طرف سے اُسے باندھنے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی لیکن عمران کے نقطہ نظر سے وہ ابھی اناڑی تھے۔ کیونکہ جس وقت انہوں نے رسیاں باندھیں عمران نے سینے اور جسم کو اکڑا لیا تھا اس لئے جب وہ باندھ کر فارغ ہوئے تو عمران کا جسم واپس نارمل پوزیشن پر آ گیا اور اس طرح کس کر باندھی گئی رسیاں قدرے ڈھیلی پڑ گئیں۔

" ہاں ۔۔۔ اب تم بتاؤ کہ کیا تم عمران ہو" ۔۔۔ اس کو حکم دینے والے نے اپنے ایک ساتھی سے مشین گن اپنے ہاتھ میں پکڑتے ہوئے عمران سے پوچھا۔ اس نے مشین گن کو نال سے پکڑ رکھا تھا۔

" ارے کمال ہے ۔۔۔ صرف یہی پوچھنے کے لئے تم نے اتنا اہتمام کیا ہے ۔۔۔ بھئی یہ بات وہیں پوچھ لینی تھی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" تم نے میری بات کا جواب نہیں دیا کتے کی اولاد" ۔۔۔ حکم دینے والے نے انتہائی غصے کی شدت سے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس کا وہ ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا جس میں اس نے مشین گن کو نال سے پکڑ رکھا تھا اور دوسرے لمحے ایک زوردار دھماکے سے مشین گن کا دستہ عمران کے بازو سے ٹکرایا۔ ابھی شکر ہے کہ دستہ سپاٹ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

سطح کی طرف سے پڑا تھا۔ اگر وہ اُسے سائیڈ میں رکھ کر مارتا تو عمران بازو کی ہڈی کو ٹوٹنے سے کوئی نہ بچا سکتا۔

عمران کے جسم نے ایک جھٹکا کھایا۔ لیکن اس کے منہ سے کراہ یا تو ایک طرف رہی، اوہ کی بھی آواز نہ نکلی بلکہ اس نے دانت بھینچ لیے اور اس کی آنکھوں میں وحشت کی جھلکیاں نمایاں ہونے لگیں۔

"تم نے مجھے گالی دی ہے ــــ شاید تمہیں یہ معلوم نہیں کہ میں یہ کچھ برداشت کر لیتا ہوں ــــ لیکن گالی برداشت نہیں کر سکتا ــــ تم اس کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا مسٹر مارخاں ــــ اور سن لو کہ میرا نام عمران ہے" ــــ عمران نے دانت بھینچ کر سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ ــــ مجھ پر غرا رہے ہو ــــ تم جیسوں کے لئے تو میرا نام دہشت زدہ کرنے کے لئے کافی ہے" ــــ اس آدمی نے جواباً چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی دو قدم آگے بڑھ آیا۔ عمران اس کی باتوں سے ہی سمجھ گیا تھا کہ وہ گھٹیا درجے کا ملزم ہے اس لئے اس ٹائپ کی گفتگو کر رہا ہے۔

"اچھا ــــ کیا نام ہے تمہارا ــــ دہشت خاں" ــــ عمران نے لہجے کو پرسکون بناتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل یہ جاننا چاہتا تھا کہ آخر یہ لوگ کون ہیں۔

"میرا نام ریڈ کالر ہے ــــ سنا ہے کبھی یہ نام" ــــ گومز نے مزید ایک قدم آگے بڑھتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے پوری قوت سے عمران کے چہرے پر تھپڑ مارنے کے لئے ہاتھ گھمایا۔ عمران نے تیزی سے اپنا منہ ایک طرف کر کے اپنے چہرے کو تو بچا لیا البتہ گومز کا تھپڑ

پوری قوت سے اس کی گردن پر پڑا اور چٹاخ کی آواز گونجی۔

"اوہ! ــــ تو تم ہو ریڈ کالر ــــ یعنی گومز ــــ یعنی ڈاجر گروپ کے اہم آدمی ــــ کبھی وہ مثال سنی ہے کہ گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کا رُخ کرتا ہے ــــ اور گیدڑ صاحب! ــــ تم نے بھی اب شہر کا رُخ کر لیا ہے ــــ سمجھے" ــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور اس کے اس فقرے نے گومز کے تن بدن میں جیسے آگ لگا دی۔ اس نے غصے کی شدت سے ناچتے ہوئے انداز میں مشین گن کا دستہ ایک بار پھر عمران کی ــــ پسلیوں پر مارنا چاہا۔ لیکن دوسرا لمحہ شاید اس دوسرے گینگ کے لئے حیرت انگیز ثابت ہوا۔ کیونکہ عمران کے دونوں ہاتھ جو پشت پر بندھے ہوئے تھے گومز سے زیادہ تیز رفتاری سے حرکت میں آئے اور دوسرے لمحے مشین گن کا دستہ بجائے عمران کی پسلیوں پر پڑنے کے اس کے ہاتھوں میں تھا جبکہ گومز نال کو پکڑا رہ گیا۔ یعنی ایک ہی جھٹکے سے چمکتی فولادی نال اس کے ہاتھوں سے نکلتی چلی گئی۔ گومز اور اس کے ساتھیوں کے شاید کبھی خواب میں بھی یہ خیال نہ آ سکتا تھا کہ رسیوں سے بندھا ہوا آدمی اتنی تیزی سے گھومتی ہوئی مشین گن کو اس طرح دستے سے پکڑ کر سنبھال ہی لے گا اس لئے وہ چند لمحوں کے لئے بُت بنے کھڑے رہے اور ان کی یہی حیرت انہیں لے ڈوبی کیونکہ عمران نے مشین گن چھنتے ہی فائر کھول دیا اور دوسرے لمحے گومز کے چاروں ساتھی کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح فرش پر گرتے چلے گئے۔ مشین گن سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ نے انہیں کراہنے کی مہلت بھی نہ دی تھی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اپنے آدمیوں کے گرتے ہی گومز کے جسم نے جھٹکا کھایا اور اس نے تیزی سے جیب سے ریوالور نکالنے کی کوشش کی۔ لیکن ظاہر ہے عمران اس کے انتظار میں تو نہ کھڑا رہ سکتا تھا کہ گومز ریوالور نکال کر اسے گولی مار دے۔ اس لئے جیسے ہی اس کا ہاتھ جیب سے باہر نکلا، ایک بار پھر مشین گن گنگنائی اور ریوالور گومز کے ہاتھوں سے نہ صرف نکل گیا بلکہ اس کے ـــ کئی ٹکڑے فرش پر بکھر گئے۔

"خبردار! ـــ اب اگر حرکت کی تو سینہ چھلنی کر دونگا" ـــ عمران نے چیختے ہوئے کہا اور گومز نے بے اختیار ہاتھ اوپر اٹھا لئے۔ کیونکہ اسے احساس ہو گیا تھا کہ وہ کسی بھی طرح مشین گن کی گولیوں کی زد سے نہیں نکل سکتا۔ کیونکہ دروازہ اس کی پشت پر تھا۔ اور کافی فاصلے پر تھا۔ پھر اسے اندر سے بھی بند کر دیا گیا تھا۔ ظاہر ہے مشین گن کی گولیوں نے اسے مڑ کر دروازے تک پہنچنے کی مہلت نہ دینی تھی۔ اس کا پھولا ہوا چہرہ سچویشن بدلتے ہی یکلخت پچک سا گیا تھا۔

عمران کا جسم اب بھی رسیوں سے بندھا ہوا تھا لیکن اس کے دونوں بازو نہ صرف آزاد تھے بلکہ اس کے ہاتھ میں مشین گن بھی موجود تھی۔ اور یہی مشین گن ہی گومز کو بے بس کئے ہوئے تھی۔

"آگے آؤ ـــ اور میرے پیروں کی رسیاں کھولو ـــ جلدی کرو۔ ورنہ" عمران نے غراتے ہوئے کہا اور گومز دانت بھینچے ہوئے آگے بڑھا اور پھر جیسے ہی وہ رسیاں کھولنے کے لئے جھکا، عمران کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پٹاخے کی آواز کے ساتھ ہی گومز چیختا ہوا عمران کے قدموں میں ہی ڈھیر ہو گیا۔ اس کا جسم چند لمحے کے لئے

تڑپا اور پھر بے حس و حرکت ہو گیا۔

عمران نے گومز کے ڈھیر ہوتے ہی تیزی سے اپنے جسم کے گرد رسیاں کھولنا شروع کر دیں۔ ناخنوں میں لگے ہوئے بلیڈوں کی مدد سے بازو اور ہاتھوں کے گرد بندھی ہوئی رسیاں چونکہ پہلے ہی کاٹ چکا تھا اس لئے باقی رسیاں کھولنے میں اسے کوئی دقت پیش نہ آئی اور چند لمحوں بعد ہی وہ رسیوں سے آزاد ہو چکا تھا۔

عمران نے گومز کو صرف اس لئے بیہوش کر دیا تھا کہ رسیاں کھولنے کے لئے لامحالہ اس کی توجہ بٹتی اور اور سچویشن تو ایک لمحے میں بدلی جا سکتی تھی رسیوں سے آزاد ہوتے ہی اس نے مشین گن ایک طرف پھینکی اور پھر آگے بڑھ کر ایک ریوالور اٹھایا اور اسے جیب میں ڈال کر وہ جھکا اور اس نے گومز کو اٹھا کر کاندھے پر لاد لیا۔ باہر سے اندر آنے کا راستہ وہ پہلے ہی دیکھ چکا تھا۔ اور اسے یہ بھی معلوم تھا کہ راستے میں ان کا ٹکراؤ اور کسی آدمی سے نہ ہوا تھا۔ اس سے صاف ظاہر تھا کہ اور کوئی آدمی وہاں موجود نہ تھا۔ چنانچہ گومز کو کاندھے پر ڈالے وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور پھر تھوڑی ہی دیر بعد وہ اسی دروازے سے باہر آ گیا جہاں اب تک تینوں کاریں موجود تھیں۔

عمران نے نیلے رنگ کی کار کا دروازہ کھولا اور گومز کو فرنٹ سیٹ کے نچلے حصے میں ٹیڑھا کر کے پھنسا دیا۔ وہ اسے پچھلی سیٹوں کے درمیان لٹانے کا رسک نہ لے سکتا تھا۔ کیونکہ گومز کو کسی بھی وقت ہوش آ سکتا تھا۔ گومز کو ایڈجسٹ کر کے وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور دوسرے لمحے وہ کار دوڑاتا ہوا تیزی سے عقبی گلی سے نکل کر مین روڈ پر پہنچ گیا۔ اس نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کار کو مختلف سڑکوں پر گھمانا شروع کر دیا۔ وہ تعاقب کو چیک کرنا چاہ
تھا اور جب اسے اچھی طرح یقین ہو گیا کہ تعاقب نہیں ہو رہا تھا تو
اس نے کار کا رخ دانش منزل کی طرف موڑ دیا۔

دانش منزل کا گیٹ کھلوا کر وہ کار کو اندر لیتا چلا گیا پھر جیسے
وہ کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلا، بلیک زیرو برآمدے میں آ گیا۔

"یہ کس کی کار اڑا لائے عمران صاحب" ——— ؟ بلیک زیرو نے
اس نئی کار کو دیکھ کر آپریشن روم سے باہر آ گیا تھا۔

"اڑا کر نہیں ——— بلکہ چلا کر لایا ہوں ——— تم اس کار کو اچھی طرح
چیک کر لو۔ کہیں اس میں کوئی چیکنگ سسٹم نہ ہو ——— میں ذرا اس کے
مالک سے انٹرویو کر لوں" ——— عمران نے گومز کو باہر کھینچتے ہوئے
کہا۔ گومز بدستور بے ہوش تھا۔ عمران نے اسے کار سے باہر کھینچ کر
کاندھے پر ڈالا اور گیسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔

عمران نے گومز کو گیسٹ روم میں لٹایا اور پھر دروازہ کھول کر باہر
آ گیا۔ باہر سے اس نے دروازے کو سپیشل لاک کیا۔ پھر وہ آپریشن روم
کی طرف بڑھ گیا۔ بلیک زیرو چیکنگ راڈ ہاتھ میں پکڑے برآمدے میں
باہر کار کی چیکنگ میں مصروف تھا۔ عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی بلیک زیرو
بھی واپس آ گیا۔

"کار میں کوئی چیکنگ سسٹم نہیں ہے" ——— بلیک زیرو نے راڈ
کو واپس الماری میں رکھتے ہوئے کہا۔

"جولیا کی طرف سے کوئی رپورٹ" ——— ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے
میں پوچھا۔

"یس سر ——— جولیا نے نعمانی کی ڈیوٹی گوہر رشید کی نگرانی کے
لئے لگائی تھی ——— نعمانی نے وہاں موجود ٹیلر کو اغوا کر کے اس کے کوارٹر
میں قید کر لیا ہے اور اب وہ ٹیلر کے میک اپ میں گوہر رشید کے پاس
موجود ہے ——— اس نے جولیا کو رپورٹ دی ہے کہ اس نے اس کا
فون ٹیپ کر لیا ہوا ہے ——— اور ویسے گوہر رشید سے نہ ہی کوئی ملنے
آیا ——— اور نہ ہی وہ باہر گیا ہے۔ البتہ فون کالیں آ جا رہی ہیں۔ بس
فی الحال اتنی ہی رپورٹ ہے" ——— بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ——— ہو سکتا ہے کہ وہ اس فیلڈ کا آدمی نہ نکلے۔ بس
ایک آئیڈیا تھا ——— کیونکہ گوہر رشید کا تعلق انٹی نارکوٹک بیورو سے ہے
اور ارشد چوہدری منشیات کی بین الاقوامی تنظیم سے متعلق تھا۔ اس
لئے اس کی گوہر رشید سے گہری دوستی کوئی نہ کوئی رنگ دکھا سکتی تھی۔
بہرحال فون ٹیپ سے صحیح صورت حال سامنے آ جائے گی" ——— عمران
نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"یہ مہمان کون ذات شریف ہیں" ——— ؟ بلیک زیرو نے گومز کے
متعلق پوچھا۔

"یہ صاحب گیدڑ ہیں ——— اور موت انہیں شہر میں لے آئی ہے۔
بہرحال یہ ریڈ کالر عرف گومز عرف ڈاجر گروپ کے اہم رکن ہیں۔ مجھے
اغوا کرنے کی حماقت کر بیٹھے تھے۔ اور اب اس حماقت کا خمیازہ بھگت
رہے ہیں" ——— عمران نے کہا اور پھر میز پر رکھا ہوا ٹیلیفون اپنی طرف
کھسکایا اور پھر رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"فیاض سپرنٹنڈنٹ آف سنٹرل انٹیلی جنس بیورو سپیکنگ" ——— چند

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

لمحوں بعد دوسری طرف سے فیاض کی تحکمانہ آواز سنائی دی۔ حالانکہ عمران نے اس کے گھر فون کیا تھا کیونکہ دفتر کا وقت ختم ہو چکا تھا۔ لیکن فیاض نے گھر سے بھی جواب دیتے ہوئے اپنا پورا عہدہ بتانا ضروری سمجھا اور لہجہ ایسا تھا کہ جیسے کسی ماتحت کو ڈانٹ رہا ہو۔

"تم مجھے رپورٹ دیتے بغیر دفتر سے چلے گئے۔ کیوں"۔۔۔؟

عمران کے منہ سے جو آواز نکلی اسے سنتے ہی سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیرو چونک پڑا۔ کیونکہ عمران سر رحمان کے مخصوص لہجے میں بول رہا تھا۔

"اوہ سر۔۔۔ یس سر۔۔۔ میں نے رپورٹ تو دی تھی سر۔۔۔" فیاض نے یکلخت بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔ اور عمران بے اختیار سر کھجانے لگا۔ کیونکہ اس نے تو بس داؤ کھیلا تھا۔ لیکن اب اسے کیا معلوم کہ فیاض باقاعدہ سر رحمان کو رپورٹ دے کر نکلا تھا۔

"یہ رپورٹ تھی احمق۔۔۔ نانسنس!۔۔۔ اسے رپورٹ کہتے ہیں" عمران نے دوسرا داؤ کھیلا۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کہہ بھی کیا سکتا تھا

"سس۔۔۔ سر!۔۔۔ ابھی میں تحقیقات کر رہا ہوں سر"۔۔۔ فیاض کا لہجہ اور زیادہ بوکھلا گیا تھا۔

"کیا تحقیقات کر رہے ہو۔۔۔؟ کیا کلیو ڈھونڈا ہے اب تک؟" عمران نے۔۔۔؟ عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

"سر!۔۔۔ ڈاجر گروپ کو ڈھونڈ رہا ہوں سر۔۔۔ میں جلد ہی انہیں گرفتار کر لوں گا سر"۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"تمہیں ڈاجر گروپ کے متعلق کس نے رپورٹ دی تھی۔۔۔ کہاں ملا تھا یہ کلیو"۔۔۔؟ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔ وہ دراصل فیاض

بات جانتا تھا کہ وہ اصل بات بتانے سے ہمیشہ گریز کرتا ہے۔

"سچ۔۔۔ جناب!۔۔۔ میں نے بتایا ہے سر آپ کو۔۔۔ کہ ایک مخبر نے اطلاع دی تھی سر"۔۔۔ فیاض نے رو دینے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جب کہ مجھے اطلاع ملی ہے کہ تمہیں ایک ملزم ڈربی نے یہ اطلاعات پہنچائی ہیں۔۔۔ کیوں"۔۔۔؟ عمران نے آخر کار اصل داؤ کھیل ہی دیا جس کی خاطر اس نے فون کیا تھا۔ کیونکہ وہ فیاض کی فطرت کو سمجھتا تھا کہ وہ زندگی بھر کبھی اقرار نہ کرتا کہ اسے معلومات واقعی ڈربی سے ملی ہیں۔ وہ دراصل رالف کے آئیڈیے کی تصدیق کرانا چاہتا تھا۔

"سس۔۔۔ سر۔۔۔ وہ ملزم نہیں ہے سر۔۔۔ شریف آدمی ہے۔ کاروباری آدمی ہے سر"۔۔۔ فیاض کی بوکھلاہٹ پورے عروج پر پہنچ چکی تھی۔

"فیاض!۔۔۔ میرے خیال میں اب تمہیں پاگل خانے بھیج دیا جائے۔ اتنی آدمی!۔۔۔ ڈربی ایک بین الاقوامی تنظیم راکوش کا مقامی سربراہ ہے اور تم اسے شریف اور کاروباری آدمی کہہ رہے ہو۔۔۔ یہ پٹی تمہیں کس عمران نے تو نہیں پڑھائی"۔۔۔ عمران نے لہجے کو سخت بناتے ہوئے کہا۔

"سس۔۔۔ سر!۔۔۔ وہ تو امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتا ہے سر۔ مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ وہ مجرم ہے سر۔۔۔ اور سر! عمران تو مجھے ملا ہی نہیں سر"۔۔۔ فیاض اب باقاعدہ رونے پر اتر آیا تھا۔

"تم عمران سے فوراً ملو۔۔۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ وہ مجرموں کی راہ پر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چل نکلا ہے ___ تم کسی طرح اس سے اصل بات اگلواؤ ___ اور ہو
ان مجرموں کو گرفتار کرو۔ اس طرح ہمارے محکمے کی ساکھ قائم رہ سکتی
ہے۔ سمجھے" ___ عمران نے خود ہی تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ___ یس سر ___ مگر وہ فلیٹ پر موجود نہیں ہے۔
میں نے ابھی فون کیا تھا سر" ___ فیاض نے کہا۔

"اسے ڈھونڈو ___ میں مجرموں کو تمہارے ہاتھوں گرفتار دیکھنا چاہتا
ہوں۔ سمجھے ___ اور یہ میری طرف سے آخری وارننگ ہے ___ ورنہ
اس بار واقعی تمہیں پاگل خانے داخل کرا دیا جائے گا" ___ عمران نے
تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ لیکن دوسرے
لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے دوبارہ رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو" ___ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"میں سلیمان بول رہا ہوں جناب! ___ فیاض نے میری جان کھا رکھی
ہے ___ وہ دھرنا مار کر بیٹھا ہوا ہے اور کہتا ہے کہ عمران سے مل کر
جاؤں گا ___ مجھے بھی دھمکیاں دے رہا ہے" ___ سلیمان کی جھنجلائی
ہوئی آواز سنائی دی اور عمران سلیمان کی بات سن کر چونک پڑا۔

"کیا اب بھی فیاض فلیٹ میں موجود ہے" ___؟ عمران نے ایکسٹو کے
ہی لہجے میں کہا۔

"تو اور کیا ___ اسی لئے تو فون کر رہا ہوں ___ اس نے تنگ کر رکھا
ہے ___ ویسے وہ آج کچھ بدلا بدلا سا لگ رہا ہے" ___ سلیمان نے
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اسے چائے پلوائی ہے تم نے" ___؟ عمران نے کہا۔

"دو بار پلوا چکا ہوں ___ اور اب تیسری بار پھر بنا رہا ہوں ___ میں
نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ وہ فلیٹ سے چلا جائے ___ لیکن وہ تو
ہٹ کر ہی بیٹھ گیا ہے" ___ سلیمان نے اکھڑے ہوئے لہجے میں
جواب دیا۔

"سنو سلیمان! ___ میں عمران ہی بول رہا ہوں ___ یہ فیاض یقیناً کوئی
نقلی ہے ___ اصل فیاض سے میری بات ابھی ہوئی ہے ___ تم ایسا
کرو کہ چائے میں آرکم کی معمولی سی مقدار ملا دو ___ میں عقبی راستے سے
صفدر کو بھیج دیتا ہوں ___ وہ اسے اٹھا کر وائنس منزل پہنچا دے گا
عقبی راستہ کھول دینا" ___ عمران نے اس بار اصل لہجے میں کہا۔

"نقلی ہے ___ اوہ! اسی لئے میں بھی کہوں کہ وہ کیوں بار بار مجھے
دھمکیاں دے رہا ہے ___ اب تو میں اس کے سر پر جوتے مارون گا"۔
سلیمان نے تیز لہجے میں کہا۔

"جوتے بیہوش کرنے کے بعد مارنا ___ ورنہ ہو سکتا ہے کہ تمہاری
کھوپڑی پر جوتوں کی بارش شروع ہو جائے" ___ عمران نے کہا اور
رسیور رکھ دیا۔

"یہ فیاض کے روپ میں کون آ گیا" ___؟ بلیک زیرو نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"دراصل مجرم نچلی سطح کے ذہن کے ہیں ___ جہاں تک میں سمجھا
ہوں یہ سب گورکھ دھندہ منشیات کی سمگلنگ کا ہے ___ اور چونکہ
یہ تمام کاروبار نچلے درجے کے مجرموں کے ذریعے ہوتا ہے اس لئے وہ
اسی قسم کے ہتھکنڈے استعمال کر رہے ہیں ___ بہرحال تم صفدر کو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کہہ دو کہ وہ میرے فلیٹ کے عقبی راستے سے جا کر اس نقلی فیاض کو یہاں لے آئے ۔۔۔ اس کے بعد دیکھیں گے کہ یہ کون ذات شریف ہیں" ۔۔۔ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

عمران پہلے ڈریسنگ روم میں گیا اور پھر اپنا میک اپ صاف کر کے وہ گیسٹ روم کی طرف آیا۔ اسے یقین تھا کہ اب گومز کو ہوش آ چکا ہوگا۔ چنانچہ اس نے لاک کھولنے سے پہلے سائیڈ میں لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو دروازے کے ساتھ دیوار میں ایک چھوٹا سا چوکھٹا سکرین کی طرح روشن ہو گیا۔ اور اس پر کمرے کا اندرونی منظر نظر آ رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ گومز پریشانی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

عمران نے مسکراتے ہوئے بٹن آف کیا اور پھر لاک کھول کر اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھول دیا۔ اس وقت گومز کمرے کے دوسرے سرے پر تھا۔ عمران نے اندر پہنچ کر دروازے کو بند کر دیا۔

گومز اب حیرت سے کھڑا عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے عمران میک اپ صاف کر چکا تھا۔ اس لئے گومز کو اسے پہچاننے میں الجھن ہو رہی تھی۔

"تمہیں ہوش آ گیا مسٹر ریڈ کالر عرف گومز" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم عمران ہو ۔۔۔ یہ تمہاری اصل شکل ہے یا پہلے والی اصل تھی" گومز نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں نے بچپن میں گرگٹ کھا لیا تھا اس لئے ہر لمحے شکلیں بدلتا رہتا

ہوں ۔۔۔ بہرحال جس شکل کو بھی اصل مان لو ۔۔۔ مجھے کوئی اعتراض نہیں" ۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

"تم واقعی ضرورت سے زیادہ تیز ہو ۔۔۔ مجھ سے غلطی ہوئی کہ میں تمہیں اغوا کرنے کے چکر میں پڑ گیا" ۔۔۔ گومز نے ہاتھ جھٹکتے ہوئے جواب دیا۔

"انسان غلطی کا پتلا ہے مسٹر گومز ۔۔۔ لیکن ہر غلطی کا خمیازہ بہرحال بھگتنا ہی پڑتا ہے ۔۔۔ اور مجھے یقین ہے کہ تم دوسری غلطی نہ کرو گے اور مجھے اس لیبارٹری کا پتہ بتا دو گے جہاں ٹرینچ فائر تیار کیا جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹرینچ فائر ۔۔۔ یہ کیا ہوتا ہے" ۔۔۔ گومز نے چونکتے ہوئے کہا۔ لیکن اس کی آنکھوں میں پیدا ہونے والے تاثرات عمران کی تیز نظروں سے چھپے نہ رہ سکے۔

"کم از کم ڈاجر گروپ کے اہم آدمی کو تو یہ نہیں پوچھنا چاہئے ۔۔۔ تمہاری ابھی اتنی حیثیت نہیں تھی کہ تم مافیا کے مقابلے میں آ جاؤ" ۔۔۔ عمران نے لہجے کو سنجیدہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تم بھی مافیا کے ایجنٹ ہو ۔۔۔ لیکن ہمیں تو یہ بتایا گیا تھا کہ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو" ۔۔۔ گومز نے حیرت سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"تمہیں درست بتایا گیا تھا ۔۔۔ منشیات سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں نہیں آتیں ۔۔۔ اس لئے منشیات کی حد تک میرا تعلق مافیا سے ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ہونہہ ۔ لیکن تم مجھ سے کچھ نہ اگلوا سکو گے ۔۔۔ اس بات
ذہن میں بٹھا لو" ۔۔۔ گومز نے ٹھوس لہجے میں جواب دیتے ہوئے
"گڈ ! ۔۔۔ مجھے تمہاری یہ خود اعتمادی پسند آئی ہے ۔۔۔
لائن کے آدمی میں ایسی ہی خود اعتمادی ہونی چاہیئے ۔۔۔ لیکن
میں ذرا دوسری قسم کا آدمی ہوں ۔۔۔ میں پوری دنیا میں عدم تشدد کا
ہوں اس لئے تشدد کو پسند نہیں کرتا ۔۔۔ البتہ مجھے زبان کھلو
کے ایسے طریقے آتے ہیں کہ آدمی دوستانہ ماحول میں ہی سب کچھ بتا
ہے ۔۔۔ اگر یقین نہ آئے تو تجربہ پیش کروں" ۔۔۔ عمران نے مسکر
ہوئے کہا۔

"تم جو چاہے کرتے رہو ۔۔۔ میری زبان نہیں کھل سکتی" ۔۔۔
نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اس نے عمران پر حملہ کرنے کی قطعاً کوشش
نہ کی تھی۔ شاید وہ ذہنی طور پر عمران سے مرعوب ہو چکا تھا یا پھر
وہ کسی اچھے موقع کی تلاش میں تھا۔

"اوکے ۔۔۔ پھر تیار ہو جاؤ" ۔۔۔ عمران نے یوں کہا جیسے
مجمع میں سے کسی بچے کو بلا کر اسے معمول بننے کی تیاری کا حکم دیتا ہے
اس کے ساتھ ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کے ساتھ لگے
سوئچ بورڈ پر ایک بٹن کو دوبارہ مخصوص انداز میں پریس کر دیا۔ اور
کے پریس ہوتے ہی سامنے کھڑا ہوا گومز یوں اچھلا جیسے اس کے
میں کرنٹ آ گیا ہو۔ حالانکہ کرنٹ کی بجائے اس کے پیروں تلے موجود
آفس کارپٹ یوں سمٹ گیا تھا جیسے کسی نے اسے یکلخت کھینچ لیا ہو
اچانک کارپٹ کے سمٹ جانے کی وجہ سے گومز گرنے سے بچنے

کا طرا اچھلا تھا۔

لیکن دوسرے ہی لمحے گومز کے پیر جیسے ہی ننگے فرش پر پڑے
اس کے جسم نے یوں جھٹکا کھایا جیسے وہ اپنا توازن درست کر رہا ہو۔
عمران بڑے اطمینان سے کھڑا اسے دیکھ رہا تھا۔

گومز اب حیرت سے اپنے پیروں میں پہنے ہوئے جوتوں کو دیکھ
رہا تھا جو فرش کے ساتھ یوں چپک گئے تھے جیسے لوہا مقناطیس
سے چپک جاتا ہے۔

دوسرے لمحے گومز نے تیزی سے پیر جوتوں سے باہر کھینچے اور
پھر جیسے ہی اس کا ننگا پیر جوتے سے نکل کر فرش سے ٹکرایا وہ چیختا
ہوا پہلو کے بل فرش پر گرا۔ اور اس نے گڑگڑا اٹھنے کی کوشش کی لیکن
بے سود ۔۔۔ اس کے جسم کا جو حصہ بھی فرش سے ٹکرایا تھا وہ اس کے
جوتے کی طرح ہی فرش سے چمٹ گیا تھا۔

جیسے ہی گومز کا جسم فرش سے چمٹا، عمران نے اسی بٹن کو دوبارہ
پریس کر دیا۔ اور گومز کے جسم کو یوں جھٹکے لگنے لگے جیسے اس کے جسم
میں ہزاروں وولٹیج کا کرنٹ دوڑ رہا ہو۔ اس کے چہرے پر تکلیف کے
آثار تیزی سے ابھرتے چلے آئے۔

"روکو ۔۔۔ اس کرنٹ کو روکو ۔۔۔ میری رگیں ٹوٹ جائیں گی" ۔۔۔
گومز نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔ اب اس کا پورا جسم کانپ رہا تھا اور
چہرہ یوں بگڑ گیا تھا جیسے چہرے کے عضلات مختلف سمتوں میں کھینچے
جا رہے ہوں۔

"میں تو کچھ بھی نہیں کر رہا مسٹر گومز ۔۔۔ میں تو عدم تشدد کا علمبردار

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہوں"۔۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔ لیکن گومز کی حالت تیزی سے بگڑتی چلی جا رہی تھی۔

عمران جانتا تھا کہ گومز کے اعصاب چٹخ رہے ہوں گے۔ اس کے جسم کی ایک ایک رگ تیزی سے کھنچتی جا رہی ہو گی۔ فرش سے نکلنے والی الٹرا سونک ریز براہ راست اعصاب پر اثر انداز ہوتی تھیں۔

"روکو ۔۔۔ فارگاڈ سیک روکو ۔۔۔ میں مر جاؤں گا ۔۔۔ میں سب کچھ بتا دوں گا"۔۔۔ گومز نے اس طرح چیخ کر کہا جیسے کوئی شخص کسی گہری کھائی میں گرتے ہوئے چیخ رہا ہو۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر اسی بٹن کو ایک بار پھر پریس کر دیا اور گومز کا بری طرح کانپتا ہوا جسم تیزی سے ساکت ہونا شروع ہو گیا۔ اس کی باہر کو ابلتی ہوئی آنکھیں معمول پر آنے لگیں۔

"یہ تو بالکل معمولی ڈوز تھی مسٹر گومز ۔۔۔ آخر عدم تشدد کا علمبردار دوسرے پر ظلم تو نہیں کر سکتا"۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"مجھے پانی دو ۔۔۔ پانی ۔۔۔ میری جان نکلی جا رہی ہے"۔۔۔ گومز نے اٹھنے کی کوشش کی۔ لیکن اس کا جسم اسی طرح فرش سے چپکا رہ گیا۔

"چلو اچھا ہے ۔۔۔ نکل کر جانے دو ۔۔۔ جا کر پانی پی آئے گی"۔۔۔ عمران نے بڑے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

"میں سب کچھ بتا دوں گا ۔۔۔ پانی پلواؤ"۔۔۔ گومز نے پھڑپھڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جب بتا دو گے تو پانی بھی مل جائے گا ۔۔۔ اور پانی ہی کیا ۔۔۔ تمہیں شربت دل بہار پلواؤں گا ۔۔۔ ایسا شربت کہ تمہارے خزاں رسیدہ دل پر

بہار ٹوٹ پڑے گی"۔۔۔ عمران نے یوں کہا جیسے بچے کو بہلاتے ہیں۔

"تم کیا پوچھنا چاہتے ہو ۔۔۔ مجھے لیبارٹری کا علم نہیں ہے ۔ وہ ڈاکٹر رائٹ کے کنٹرول میں ہے ۔۔۔ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ میں تو ایکشن گروپ کا انچارج ہوں اور ایکشن گروپ بھی تمہارے ہاتھوں ختم ہو گیا ۔۔۔ اور تم کیا پوچھنا چاہتے ہو ۔۔۔ مجھے پانی لا دو۔ فارگاڈ سیک پانی لا دو"۔۔۔ گومز اب رونے پر اتر آیا۔

"یہ ڈاکٹر رائٹ کہاں پایا جاتا ہے ۔۔۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے لیفٹ کے معنی بھی بتا دوں ۔۔۔ ورنہ وہ رائٹ رائٹ کرتا کہیں منکر نکیر کے پاس پہنچ گیا تو"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ میں نہیں جانتا ۔۔۔ باس جانتا ہو گا"۔۔۔ گومز نے کراہتے ہوئے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ۔۔۔ تمہاری مرضی ۔۔۔ میں تو اس بٹن کو جانتا ہوں جس کے پریس کرنے کے بعد تمہارے جسم کی ایک ایک رگ کچے دھاگے کی طرح ٹوٹ جائے گی"۔۔۔ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور پھر ہاتھ بٹن کی طرف بڑھا دیا۔

"ٹھہرو ۔۔۔ فارگاڈ سیک ٹھہرو ۔۔۔ ڈاکٹر رائٹ شمس کالونی میں رہتا ہے ۔۔۔ کوٹھی نمبر بارہ میں"۔۔۔ گومز عمران کا ہاتھ بٹن کی طرف بڑھتے دیکھ کر بے اختیار چیخ پڑا۔

"گڈ ! ۔۔۔ اب یہ بھی بتا دو کہ تمہارا باس کون ہے ۔۔۔ اچھے بچوں کی طرح ۔۔۔ اس کے بعد سکول سے تمہاری چھٹی"۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"باس ۔۔۔ مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ باس کبھی سامنے نہیں آیا ۔۔۔ ہمیشہ ٹرانسمیٹر پر بات کرتا ہے ۔۔۔ اُسے صرف ایک آدمی جانتا تھا۔ لیکن وہ مر چکا ہے" ۔۔۔ گومز نے جواب دیا۔

"اور وہ آدمی ارشد چوہدری تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تم جانتے ہو اسے ۔۔۔ تم آخر کیا چیز ہو ۔۔۔ میں نے آج تک خوفناک سے خوفناک تشدد برداشت کیا ہے ۔۔۔ اور کبھی زبان نہیں کھولی ۔۔۔ لیکن تم نے نجانے کیا کیا ہے کہ میں سب کچھ بتائے جا رہا ہوں" ۔۔۔ گومز کے لہجے میں شدید حیرت تھی۔

"بتایا تو ہے میں نے کہ میں عدم تشدد کا علمبردار ہوں ۔۔۔ اب تم خود دیکھ لو ۔۔۔ میں نے تمہیں انگلی بھی نہیں لگائی ۔۔۔ بہرحال تمہارا شکریہ کہ تم نے میرے ساتھ تعاون کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر بٹن کو مخصوص انداز میں پریس کیا اور ساتھ ہی دروازہ کھول کر وہ باہر آ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ گومز چند ہی لمحوں میں نارمل ہو جائے گا۔ اور صورت حال اب خاصی حد تک واضح ہو گئی تھی۔ اور اب وہ تیزی سے ایکشن میں آنا چاہتا تھا۔

"عمران صاحب! ۔۔۔ بڑی دیر لگا دی آپ نے ۔۔۔ وہ آپ کا دوسرا مہمان بھی پہنچ چکا ہے اور اُسے میں نے سیکنڈ گیسٹ روم میں پہنچا دیا ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی کہا۔

"اچھا اس سے بھی نپٹ لیتے ہیں ۔۔۔ ویسے یہ بتاؤ کہ اس کی کھوپڑی پر بال بھی رہ گئے ہیں یا نہیں" ۔۔۔؟ عمران نے کہا۔

"بال ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ بال تو ہیں" ۔۔۔ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"اچھا! ۔۔۔ پھر مجھے سلیمان کو کوئی مضبوط سی جوتی لے کر دینی پڑے گی۔ یقیناً وہ جوتی تڑوائے بیٹھا ہو گا ۔۔۔ یہ اور نقصان ہوا" ۔۔۔ عمران منہ بناتے ہوئے کہا۔ اور بلیک زیرو بات سمجھ کر بے اختیار قہقہہ مار ہنس پڑا۔

عمران نے رسیور اٹھا کر نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ۔۔۔ دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ۔۔۔ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"نعمانی کی طرف سے کوئی رپورٹ" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نو سر! ۔۔۔ ابھی تک کوئی رپورٹ نہیں آئی ۔۔۔ شاید رات کو کوئی رپورٹ آئے سر" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"اچھا سنو! ۔۔۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر کو شمس کالونی کے پہلے بلاک پر بھجوا دو ۔۔۔ میں عمران کو وہاں بھیج رہا ہوں ۔۔۔ عمران اس ٹیم کو لیڈ کرے گا۔ ممبروں کو پوری طرح مسلح ہونا چاہیئے ۔۔۔ اور تم جولیا کو ساتھ لے کر نعمانی کے پاس پہنچو اور وہاں سے گوہر رشید کو اغوا کر کے دارالامن منزل پہنچا دو" ۔۔۔ عمران نے اُسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر" ۔۔۔ جولیا نے جواب دیا۔

"تمام کام انتہائی احتیاط سے ہونا چاہیئے" ۔۔۔ عمران نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"طاہر! ۔۔۔ تم دوسرے مہمان سے پوچھ گچھ کرو کہ وہ کون ہے ۔۔۔؟ اور کیوں فیاض کے میک اپ میں میرے فلیٹ میں پہنچا تھا ۔۔۔ میں ذرا ایک دو اور مہمانوں کو لے آؤں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"آپ شاید وانشن منزل کو ہوٹل بنانا چاہتے ہیں" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"فکر نہ کرو ـــــ سوپر فیاض سے سارا کرایہ یکمشت وصول کر کے دوں گا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر نکل گیا۔

فیاض نے رسیور کریڈل پر رکھ کر باقاعدہ پیشانی سے پسینہ پونچھنا شروع کر دیا۔

"کس کا فون تھا ـــــ آپ تو بہت گھبراتے ہوئے ہیں ـــــ خیر ہے؟" فیاض کی بیوی نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔

"سمجھ میں نہیں آتا۔ ابھی سر رحمان کو رپورٹ دے کر آیا ہوں ـــــ اور ابھی پھر انہوں نے فون کر کے نئے سرے سے رپورٹ مانگنی شروع کر دی اور پھر ان کے پاس ایسی اطلاعات بھی ہیں جو کسی بھی صورت میں ان کے پاس نہیں پہنچ سکتیں" ـــــ فیاض نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تو کیا ہوا ـــــ آخر وہ ڈائریکٹر جنرل ہیں ـــــ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے اطلاعات حاصل کر لی ہوں اور بھی ذرائع قائم کر رکھے ہوں" ـــــ فیاض کی

بیوی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ہو تو نہیں سکتا ـــــ میں ان کو پچھلے بیس سال سے جانتا ہوں ـــــ اور ویسے بھی انہوں نے آج تک مجھے گھر پر اس طرح کبھی فون نہیں کیا۔ مجھے تو کوئی اور ہی چکر لگتا ہے" ـــــ فیاض نے کہا۔

"اور چکر کیا ہونا ہے ـــــ تم تو خوامخواہ وہم کرتے ہو ـــــ اگر ایسی ہی بات ہے تو سر رحمان کو فون کر کے پوچھ لو" ـــــ فیاض کی بیوی نے مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں ـــــ پوچھ لوں ـــــ جیسے میں ان کا ماتحت نہیں ـــــ بلکہ وہ میرے ماتحت ہیں ـــــ وہ تو پہلے ہی مجھے پاگل خانے بھجوانے پر تلے بیٹھے ہیں" فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ـــــ اچھا تو آپ اس لئے پریشان ہیں" ـــــ فیاض کی بیوی نے ہنستے ہوئے کہا اور فیاض نے ایسا منہ بنا لیا جیسے کونین کی گولی غلطی سے چبا بیٹھا ہو۔

"خوامخواہ دل نہ جلاؤ ـــــ میں پہلے ہی پریشان ہوں ـــــ بہرحال اب مجھے عمران کو ڈھونڈنا ہوگا" ـــــ فیاض نے کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا کر عمران کے فلیٹ کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس سلیمان ابن لقمان پرنس آف سائلنس سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

"تمہیں تمیز سے بات کرنی کب آئے گی ـــــ جب بولتے ہو اسی طرح بکواس کرتے رہتے ہو ـــــ عمران کہاں ہے ـــــ میں سوپر فیاض بول رہا ہوں" ـــــ فیاض نے کرخت لہجے میں کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اوہ! پھر فیاض صاحب ـــ ابھی بڑی مشکل سے ایک فیاض کو بھگتایا ہے ـــ یہ سارے فیاضوں نے مجھے ہی تنگ کرنے پر کمر کیوں باندھ رکھی ہے" ـــ دوسری طرف سے سلیمان نے بیزار اور اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــ کس فیاض کو بھگتایا ہے" ـــ؟ فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اوہ! ـــ ایک نقلی فیاض آگیا تھا ـــ سالا دو بار چائے پی گیا۔ لیکن جب مجھے پتہ چلا کہ وہ نقلی ہے تو میں نے بھی گن گن کر دس جوتیاں ماری تھیں اس کے سر پر" ـــ سلیمان نے جواب دیا۔

"کیا بکواس ہے ـــ جانتے ہو کس سے بات کر رہے ہو ـــ گرفتار کر کے جیل میں ڈال دوں گا ـــ پھر دیکھوں گا کہ تمہیں کون چھڑاتا ہے"۔ فیاض ہتھے سے ہی اکھڑ گیا۔ اس نے سمجھا کہ سلیمان اس سے مذاق کر رہا ہے۔

"وہ بھی ایسی ہی باتیں کر رہا تھا جوتیاں کھانے سے پہلے" ـــ دوسری طرف سے سلیمان نے بڑے مطمئن سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اور فیاض کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے تن بدن میں آگ لگ گئی ہو۔ غصہ اب اس کی برداشت سے باہر ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ غصے کی شدت سے بری طرح بگڑ گیا اور جسم کانپنے لگا۔

"ٹھہریں ـــ مجھے بات کرنے دیں" ـــ اچانک فیاض کی بیوی نے فیاض کے ہاتھ سے رسیور لیتے ہوئے کہا۔

"میں اسے گولی مار دوں گا ـــ اس نے میری بے عزتی کی ہے" ـــ فیاض نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ہیلو سلیمان! ـــ میں سلمیٰ بول رہی ہوں ـــ کیا تمہیں عمران نے یہی کہا ہے کہ تم ہر شخص کی بے عزتی کر دو" ـــ فیاض کی بیوی سلمیٰ نے تھوڑی تلخ لہجے میں کہا۔ اسے بھی شاید اپنے شوہر کی ایک باورچی کے ہاتھوں بے عزتی پر دکھ پہنچا تھا۔

"اوہ بیگم صاحبہ آپ بھی ـــ بیگم صاحبہ! اس میں میرا کوئی قصور نہیں ہے ـــ فیاض صاحب خوامخواہ مجھ پر ناراض ہو رہے ہیں ـــ بات یہ ہے کہ تھوڑی دیر پہلے فیاض صاحب فلیٹ میں آئے اور لگے دھمکیاں دینے ـــ وہ عمران صاحب کے بارے میں پوچھ رہے تھے ـــ پہلے تو میں انہیں ٹالتا رہا ـــ لیکن جب وہ حد سے بڑھ گئے تو میں نے خفیہ طور پر عمران صاحب سے بات کی ـــ انہوں نے کہا کہ فلیٹ میں آنے والا اصلی فیاض نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ انہوں نے چند لمحے پہلے فیاض صاحب سے فون پر بات کی ہے ـــ چنانچہ ان کے کہنے پر میں نے اسے چائے میں بیہوشی کی دوا ملا کر دے دی ـــ اور بیگم صاحبہ! ـــ اس کے بیہوش ہوتے ہی میں نے اپنا انتقام لیا اور جوتیاں مار دیں ـــ یہ ہے اصل قصہ۔ جب فیاض صاحب کا فون آگیا تو میں نے اس لئے یہ بات کہی ہے"۔ سلیمان نے انتہائی نرم اور مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ـــ وہ نقلی آدمی کہاں ہے" ـــ؟ بیگم فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اسے عمران صاحب نے اٹھوا لیا ہے ـــ مجھے نہیں معلوم کہ وہ کہاں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ہے"۔۔۔ سلیمان نے جواب دیا۔

"اچھا ٹھیک ہے"۔۔۔ فیاض کی بیوی نے رسیور رکھ دیا۔ فیاض بھی اب آنکھیں پھاڑے کھڑا تھا۔

"یہ کیا چکر ہے۔۔۔ تمہاری جگہ نقلی فیاض وہاں کیسے پہنچ گیا"۔۔۔! فیاض کی بیوی نے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ کوئی لمبی گڑبڑ ہو رہی ہے۔۔۔ اور اب یہ بات بھی واضح ہو گئی ہے کہ ابھی سر رحمان کا جو فون آیا تھا وہ سر رحمان کا نہیں تھا۔۔۔ بلکہ عمران سر رحمان بن کر مجھ سے راز اگلوا رہا تھا" فیاض نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"میری سمجھ میں تو یہ سارا چکر نہیں آ رہا۔۔۔ سلیمان آپ کو اچھی طرح جانتا ہے۔۔۔ اس آدمی نے اتنا کامیاب روپ بدلا کہ وہ بھی نہ پہچان سکا۔۔۔ اور آپ سر رحمان کو اچھی طرح جانتے ہیں اور عمران نے ان کا بھیس بنا کر بات کی تو آپ بھی نہ پہچان سکے۔۔۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔۔۔ فیاض کی بیوی نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ نوکری ہی ایسی ہے۔۔۔ یہاں بس چکر ہی چکر ہے۔۔۔ ویسے تم فکر نہ کرو۔ اگر کوئی نقلی فیاض یہاں آیا تو تم اسے پہچان لو گی"۔۔۔ فیاض نے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ میرا یہ مطلب نہ تھا"۔۔۔ فیاض کی بیوی نے فیاض کے اس ذو معنی فقرے پر قدرے شرماتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ سر جھٹکتی ہوا کمرے سے چلی گئی۔ فیاض بھی مسکرا دیا۔ اب اسے اپنے فقرے کا مطلب سمجھ میں آیا تھا۔ اس وقت تو اس نے بس بات کر دی تھی۔ لیکن اب وہ

سوچ رہا تھا کہ آخر اس کے میک اپ میں کون عمران کے فلیٹ میں گیا ہو گا۔۔۔ اور اس کا یہ بہروپ بھرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اس کی سمجھ میں کوئی بات نہ آئی تو اس نے یہی فیصلہ کیا کہ اس بارے میں وضاحت عمران ہی کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس نے عمران کو ڈھونڈنے کا فیصلہ کر لیا۔ اور چونکہ اس نے سلیمان کی بات سن لی تھی کہ اس نے عمران سے خفیہ بات کی تھی اس سے صاف ظاہر تھا کہ وہ جانتا ہے کہ عمران کہاں مل سکتا ہے۔ اس لئے اس سے پوچھا جا سکتا ہے چاہے زبردستی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

چنانچہ فیاض ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس بدل کر عمران کے فلیٹ پر جا کر وہ سلیمان سے پوچھ گچھ کر سکے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

عمران نے شمس کالونی کے پہلے چوک پر جیسے ہی کار روکی۔ اس ایک طرف کھڑی ہوئی کار میں بیٹھے ہوئے صفدر۔ کیپٹن شکیل اور تنویر چیک کر لیا۔ کوٹھی نمبر بارہ چونکہ اس چوک سے نزدیک تھی اس لئے عمران انہیں وہاں پہنچنے کے لئے کہا تھا۔ اور پھر جیسے ہی عمران کار سے نیچے اترا وہ تینوں بھی نیچے اتر آئے۔

"ارے آپ لوگ اکٹھے یہاں ___ کیا یہاں کوئی بلیو کلب تو نہیں کھلا" عمران نے انہیں دیکھتے ہی کہا۔

"عمران صاحب! ___ ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ نے یہاں پہنچ کر ہمیں لیڈ کرنا ہے ___ چنانچہ ہم حاضر ہو گئے ہیں ___ اب چاہے آپ بلیو کلب لے چلیں یا ریڈ کلب ___ آپ کی مرضی" ___ صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"واہ! ___ اسے کہتے ہیں فرمانبرداری ___ کیوں تنویر" ___ عمران نے

تنویر کی طرف تائید بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"جس کی فرمانبرداری ہم کر رہے ہیں ___ تم بھی تو اسی کی فرمانبرداری میں یہاں آئے ہو" ___ تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یار کیا کروں ___ سسرال والوں کی بات ماننی ہی پڑتی ہے۔ اچھے داماد کی یہی نشانی ہوتی ہے" ___ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔ اور تنویر تو دانت پیستے کر رہ گیا۔ البتہ کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں بے اختیار ہنس پڑے۔

"اچھا اب یہیں کھڑے ہنستے ہی رہو گے ___ یا چل کر کوئی کام بھی کر لیں" ___ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن کام کیا ہے ___ کچھ ہمیں بھی تو پتہ چلے" ___ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"یہاں ایک ڈاکٹر رہتا ہے ___ اس سے ہم نے میڈیکل چیک اپ کرانا ہے ___ جس کو وہ رائٹ کہہ دے گا بس وہی داماد بنے گا۔ اب دیکھو ہم میں سے کس کی قسمت جاگتی ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر آگے بڑھ گیا۔ صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں مسکراتے ہوئے اس کے پیچھے چل پڑے جب کہ تنویر کے چہرے پر وہی بیزاریت طاری تھی۔ لیکن ظاہر ہے وہ وہاں رک نہ سکتا تھا۔

عمران سیدھا کوٹھی نمبر بارہ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جو کہ چوک سے بالکل ہی قریب تھی۔ خاصی بڑی اور خوبصورت کوٹھی تھی۔ بیرونی ستون پر ایک نیم پلیٹ پر ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ رائٹ لکھا ہوا تھا جس کے نیچے ڈگریوں کی ایک طویل قطار موجود تھی۔ عمران نے کال بیل پر انگلی رکھ دی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کون ہے"۔۔۔۔ اچانک ستون میں لگے ہوئے مائیک سے ایک بھاری سی آواز نکلی۔

"ہمیں انٹی نارکوٹک بیورو کے ڈائریکٹر گوہر رشید صاحب نے بھیجا ہے۔۔۔ ڈاکٹر صاحب کے لئے ایک ضروری پیغام ہے۔۔۔۔ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر صاحب موجود نہیں ہیں۔۔۔ ملک سے باہر گئے ہوئے ہیں"۔ دوسری طرف سے سخت لہجے میں جواب دیا گیا۔

"سوچ لو۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ معاملہ خراب ہو جائے۔۔۔ اٹ از ایمرجنسی۔ ٹی رائف اور ڈاجر کے سلسلے میں ایک ضروری پیغام ہے"۔۔۔۔ عمران نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ!۔۔۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔۔۔ میں پھاٹک کھول رہا ہوں آپ سیدھے برآمدے میں آجائیں۔۔۔ وہاں دائیں سائیڈ پر ایک کمرہ ہے وہاں بیٹھ جائیں۔۔۔ میں ڈاکٹر صاحب کو اطلاع کرتا ہوں"۔۔۔ اس بار دوسری طرف سے چونکے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک خود بخود کھلتا چلا گیا۔ خاصا وسیع لان تھا جس میں سرخ رنگ کی مرسڈیز کھڑی تھی۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس سے چلتا ہوا برآمدے میں پہنچا اور پھر دائیں طرف موجود کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

یہ خاصا بڑا کمرہ تھا جس کو ڈرائنگ روم کی طرز پر سجایا گیا تھا۔

"واہ!۔۔۔ کیا ٹھاٹھ باٹھ ہیں"۔۔۔۔ عمران نے تحسین آمیز لہجے میں کہا

اور ایک صوفے پر بیٹھ گیا۔ باقی ساتھی بھی خاموشی سے بیٹھ گئے۔

چند لمحوں بعد بغلی دروازہ کھلا اور ایک ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر نفیس فریم کا چشمہ لگا ہوا تھا۔

"مجھے ڈاکٹر رائٹ کہتے ہیں"۔۔۔۔ آنے والے نے کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران سمجھ گیا کہ یہ اسی کی آواز ہے جس نے گیٹ مائیک پر ان سے بات کی تھی۔ گو اس نے جان بوجھ کر آواز کو بدل کر بھاری بنانے کی کوشش کی تھی لیکن ظاہر ہے عمران جیسے شخص سے ایسی چیزیں چھپائی نہ جا سکتی تھیں۔

"ڈاکٹر رائٹ!۔۔۔ آپ نے اچھا کیا ہے کہ ایسے حالات میں آپ نے اپنی رائش گاہ پر کسی آدمی کو نہیں رکھا۔۔۔ اور اکیلے رہتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے اٹھ کر مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"کک۔۔۔ کیا مطلب۔۔۔؟ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔۔۔ اس کوٹھی میں میرے علاوہ بیس افراد موجود ہیں"۔۔۔۔ ڈاکٹر رائٹ نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اچھا۔۔۔ پھر انہیں بھی بلا لیں۔۔۔ تاکہ میں بھی دیکھوں کہ بیس کتنے ہوتے ہیں"۔۔۔۔ عمران نے سر جھٹکتے ہوئے کہا۔

"تم کون ہو"۔۔۔۔؟ اچانک ڈاکٹر رائٹ نے سخت لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے اپنا ہاتھ کوٹ کی جیب میں ڈالنا چاہا۔

"بس بس۔۔۔ ہاتھ باہر ہی رکھنا ڈاکٹر رائٹ۔۔۔۔ ورنہ رائٹ کو لیفٹ الٹ آتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے بجلی کی سی تیزی سے سائیڈ ہولسٹر سے ریوالور کھینچتے ہوئے کہا اور ڈاکٹر کا چہرہ زرد پڑ گیا۔ صفدر۔ کیپٹن شکیل

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور تنویر بھی چونک کر اٹھ کھڑے ہوتے اور اب ان تینوں کے ہاتھوں میں بھی ریوالور نظر آ رہے تھے۔

"صفدر اور شکیل! ۔۔۔ تم دونوں باہر جاؤ اور اس کوٹھی کی مکمل تلاشی لو۔ منشیات کے سلسلے میں کوئی کاغذ کوئی کلیو نظروں سے نہیں بچنا چاہیے اور سنو! ۔۔۔ اول تو یہاں دوسرا کوئی آدمی نہیں ہو گا ۔۔۔ اور اگر ہو تو اس کی جان آسان طریقے سے نکال دینا۔ زیادہ تکلیف نہ دینا۔ کیونکہ بزرگ کہتے ہیں کہ آسان موت ایک نعمت ہے" ۔۔۔ عمران نے صفدر اور کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے باہر نکل گئے۔

"ڈاکٹر رائٹ! ۔۔۔ تمہاری بدقسمتی کہ تم نے پھاٹک کھول دیا ۔۔۔ ورنہ یقیناً تم اپنے آپریشن روم میں زیادہ محفوظ ہوتے ۔۔۔ لیکن ٹی۔ ایف اور ڈاجر کے الفاظ نے تمہیں یہاں کھینچ لانے میں مدد کی۔ اب تم ذرا جلدی سے صرف اتنا بتا دو کہ ٹی۔ ایف لیبارٹری کہاں ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا بکواس ہے ۔۔۔ میں اس ملک کا معزز شہری ہوں" ۔۔۔ ڈاکٹر رائٹ نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"تنویر! ۔۔۔ تمہیں معزز کو معزز ترین بنانے کا فن آتا ہے ۔۔۔ کیا خیال ہے ڈاکٹر رائٹ کو معزز ترین ہونا چاہیے ۔۔۔ یہ ابھی تک معزز تک کیوں محدود ہیں" ۔۔۔ عمران نے مسکرا کر تنویر سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا اور تنویر اس کا اشارہ سن کر یوں کھل اٹھا جیسے پیاسے کو اچانک ٹھنڈا پانی ملنے کی نوید سنا دی گئی ہو۔ اس نے تیزی سے ایک قدم آگے

بڑھایا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈاکٹر کچھ سمجھتا، تنویر کا وہ ہاتھ جس میں اس نے ریوالور پکڑا ہوا تھا بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور ڈاکٹر کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے کمرہ گونج اٹھا۔

تنویر نے ریوالور پوری قوت سے ڈاکٹر کے جبڑے پر مارا تھا۔ اور ڈاکٹر ضرب کھا کر چیختا ہوا پچھلے صوفے پر جا گرا تھا۔ اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سنبھل کر اٹھتا، تنویر نے اس پر چھلانگ لگا دی۔ لیکن ڈاکٹر تیزی سے کروٹ بدل گیا۔ اور تنویر اپنے ہی زور میں سینے کے بل صوفے میں دھنستا چلا گیا۔

"اچھا اچھا ۔۔۔ میں سمجھ گیا تنویر! ۔۔۔ تم دیکھ رہے ہو کہ صوفے میں کونسی کمپنی کا فوم استعمال کیا گیا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور تنویر اس کا فقرہ سن کر یوں تڑپا جیسے اس کے جسم پر کوڑا مار دیا گیا ہو۔

ڈاکٹر رائٹ کروٹ بدل کر اٹھ ہی رہا تھا کہ تنویر بجلی کی سی تیزی سے اچھلا اور پھر اٹھتے ہوئے ڈاکٹر رائٹ کو اپنے ساتھ لیتا ہوا نیچے قالین پر گرا اور دوسرے لمحے ڈاکٹر رائٹ ایک بار پھر چیختا ہوا مخالف صوفے پر جا گرا۔ تنویر نے دونوں گھٹنوں کی مدد سے اسے اچھال دیا تھا۔

"واہ! ۔۔۔ کیا خوبصورت داؤ استعمال کیا ہے ۔۔۔ تمہیں تو اب ورلڈ چیمپئن ہونا چاہیے" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور تنویر اس کا طنز سمجھ کر غصے کی شدت سے چیختا ہوا ڈاکٹر رائٹ پر جھپٹا اور اس نے ڈاکٹر رائٹ کی دونوں ٹانگیں اپنے ہاتھوں میں پکڑ کر الٹی قلابازی کھائی اور ڈاکٹر کے حلق سے ایک خوفناک چیخ نکلی اور پھر چیخوں کا ایک تانتا سا بندھ گیا حالانکہ اب تنویر اٹھ کر کھڑا ہو چکا تھا۔ لیکن ڈاکٹر رائٹ فرش پر پڑا اس طرح تڑپ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

رہا تھا جیسے اس کے جسم سے رُوح تیزی سے نکلتی جا رہی ہو۔ اس کا چہرہ بُری طرح بگڑ گیا تھا اور زبان باہر کو نکل آئی تھی۔

"خدا کے لئے ـــــ ارے میں مر جاؤں گا" ـــــ چیخوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رائٹ کے حلق سے یہ الفاظ بھی نکلنے لگے۔

"جلدی بتاؤ ڈاکٹر کہ ٹی۔ الیف کی لیبارٹری کہاں ہے" ـــــ عمران نے اس کے پیٹ پر اپنا ایک پیر رکھ کر اُسے مخصوص انداز میں دباتے ہوئے کہا۔ اس کے اس طرح دبانے سے ڈاکٹر کا چہرہ یکلخت مطمئن نظر آنے لگا۔ لیکن عمران نے فوراً ہی پیر ہٹا لیا اور ڈاکٹر دوبارہ اسی طرح چیخنے لگا۔

تنویر نے دراصل ڈاکٹر رائٹ کے اعصابی نظام میں جھٹکا دے کر گڑبڑ پھیلا دی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ ڈاکٹر کا پورا جسم اس کے کنٹرول سے باہر ہو گیا تھا بلکہ اس کی رگیں بھی مسلسل کھنچی چلی جا رہی تھیں۔ اس وجہ سے ڈاکٹر رائٹ موت سے بھی بدتر حالت میں تھا۔ لیکن تنویر کو خود بھی معلوم نہ تھا کہ جب کسی شخص پر ایسا داؤ استعمال کر دیا جائے تو پھر اسے ٹھیک کیسے کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے آج تک جتنے افراد پر بھی یہ داؤ استعمال کیا تھا وہ آخر کار مسلسل تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو گئے تھے۔ لیکن وہ صحیح حالت میں پھر نہ آ سکے تھے۔

لیکن اب تنویر نے خود دیکھا تھا کہ عمران نے ڈاکٹر رائٹ کے پیٹ پر اپنا پیر رکھ کر اُسے جیسے ہی دبایا، ڈاکٹر کی حالت تیزی سے سنبھلنے لگی تھی۔ تنویر بڑی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا اس نے تو اپنی طرف سے عمران کے فقرے پر غصہ کھا کر ایسا داؤ لگا دیا تھا جس کا اس کو

واقفیت میں عمران جیسے لڑکے کو بھی علم نہ ہو گا۔ کیونکہ اس نے یہ داؤ کچھ عرصہ قبل ہی جاپان کے ایک مشہور فائٹر سے سیکھا تھا اور فائٹر کے کہنے کے مطابق پوری دنیا میں اس داؤ سے اس کے علاوہ اور کوئی واقف نہیں ہے اور اب دوسرا آدمی تنویر ہے جو اس داؤ کو جانتا ہو گا اور یہ بھی اسی جاپانی فائٹر نے ہی بتایا تھا کہ اس داؤ کا توڑ آج تک ایجاد نہیں کیا جا سکا۔ لیکن اب تنویر دیکھ رہا تھا کہ اس داؤ پر عمران نے کوئی حیرت کا اظہار نہ کیا تھا اور اس کے ساتھ ساتھ اس نے اس کے توڑ کا عملی مظاہرہ بھی دکھا دیا تھا۔

"مم ـــ میں بتاتا ہوں ـــ ذرا پلیز پیر دوبارہ رکھو ـــ میری جان نکلی جا رہی ہے" ـــــ ڈاکٹر نے منت بھرے لہجے میں کہا۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے اپنا پیر دوبارہ اس کے پیٹ پر رکھ کر اسے مخصوص انداز میں دبا دیا۔

"اوہ ـــ کیا خوفناک تکلیف ہے ـــ خدا کی پناہ ـــ یوں لگ رہا ہے جیسے رگ رگ ٹوٹ رہی ہو" ـــــ ڈاکٹر رائٹ نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک بات بتا دوں ڈاکٹر! ـــ جہاں میرے پیر دبانے سے عمل کی رفتار رک سکتی ہے ـــ وہاں اسے تیز بھی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ تم جلدی سے لیبارٹری کے متعلق بتا دو" ـــــ عمران نے سخت اور روکھے لہجے میں کہا۔

"لیبارٹری عالم پورہ میں ہے ـــ بظاہر پینٹ بنانے کا کارخانہ ہے انٹرنیشنل پینٹ ورکشاپ ـــ لیکن اس کے نیچے تہہ خانے میں ٹی۔ الیف

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تیار کی جاتی ہے اور انہی پینٹ کے ڈبوں میں سپلائی کی جاتی ہے۔ ہر اس ڈبے میں ٹی۔ ایف ہوتی ہے جس پر کسی نہ کسی طرح بارہ کا ہندسہ موجود ہوتا ہے ___ یہ تمام ڈبے ارشد چوہدری کے اور یگا بار کے نیچے بنے ہوئے تہہ خانوں میں پہنچ جاتے تھے جہاں انہیں عام پینٹ کے ڈبوں سے علیحدہ کر کے آگے سپلائی کر دیا جاتا تھا ___ آجکل تمام کام روک دیا گیا ہے اس لئے لیبارٹری بند ہے اور تمام آدمی چھٹی پر ہیں ___ اسی لئے میں بھی اکیلا رہتا ہوں ورنہ ___" ڈاکٹر رائٹ نے آخری لفظ کہنے کے بعد ہانپنا شروع کر دیا۔

"اس کا فارمولا" ___ عمران نے پوچھا۔

"فارمولا ___ فارمولا کوڈ ورڈز میں اسی کوٹھی کے آپریشن روم میں موجود ہے۔ بظاہر ایک سرکاری دستاویز ہے اس کوٹھی کی خرید کے متعلق لیکن دراصل وہ ٹی۔ ایف کا فارمولا ہے" ___ ڈاکٹر رائٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور عمران نے مسکرا کر اپنا پیر ایک طرف ہٹا لیا تو ڈاکٹر رائٹ دوبارہ تکلیف کی شدت سے پھڑکنے لگا۔

عمران نے جھک کر پھرتی سے ڈاکٹر کو منہ کے بل الٹا کیا اور پھر اس نے ایک پیر اس کی گردن کی پشت پر رکھا اور دوسرا پیر اس کی کمر کے نیچے رکھ کر وہ مخصوص انداز میں گھوم گیا اور گھومنے کے ساتھ ہی وہ اچھل کر قالین پر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر رائٹ یوں اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے زندگی میں کبھی کوئی تکلیف نہ ہوئی ہو۔

اسی لمحے دروازے پر صفدر اور کیپٹن شکیل نظر آئے۔ عمران کے ہاتھ میں دوبارہ ریوالور نظر آنے لگ گیا تھا۔

"ڈاکٹر کے ہاتھ پشت پر باندھ دو ___ سنو ڈاکٹر! ___ اب اگر غلط حرکت کی تو ریشہ ریشہ علیحدہ کر دیا جائے گا" ___ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اور ڈاکٹر نے سر جھکا لیا۔

تنویر نے بڑی پھرتی سے ڈاکٹر کے دونوں ہاتھ پشت پر کر کے کلپ ہتھکڑی لگا دی۔

"اب چلو ڈاکٹر ___ اور بتاؤ کہ وہ فارمولا کہاں ہے" ___ عمران نے ڈاکٹر سے کہا اور ڈاکٹر خاموشی سے آگے چل پڑا۔ اس کا تعلق چونکہ صرف سائنس لیبارٹری سے ہی رہا تھا اس لئے وہ عام انسانوں جیسی قوت برداشت ہی رکھتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ایک ہی زوردار جھٹکے نے اس کی تمام قوت برداشت کا خاتمہ کر کے رکھ دیا تھا اور اب وہ اس طرح ان کے احکامات کی تعمیل کر رہا تھا جیسے وہ ان کا زرخرید غلام ہو۔

چند ہی لمحوں بعد ڈاکٹر نے میز کی ایک خفیہ دراز سے وہ دستاویز برآمد کرا دی جس پر اس کے قول کے مطابق ٹی۔ ایف کا فارمولا درج تھا۔ حالانکہ بظاہر وہ کوٹھی کی خرید کی سرکاری دستاویز نظر آتی تھی۔ عمران چند لمحے غور سے اس دستاویز کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے سر اٹھا کر ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم نے اس دستاویز کی وجہ سے مجھے زندہ رکھا ہے ___ ورنہ تم جیسے لوگ کسی کو زندہ نہیں رکھتے ___ لیکن اب میں تمہیں اس دستاویز کا کوڈ نہیں بتاؤں گا جب تک تم میری شرائط قبول نہیں کر لیتے ___ اور ان میں پہلی شرط یہ ہے کہ مجھے ایکریمیا کے دارالحکومت ناراک پہنچایا جائے" ___ ڈاکٹر رائٹ نے زور دیتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"ضرور پہنچائیں گے ڈاکٹر ___ تاکہ تم ڈاجر سے ہٹ کر مافیا کی لیبارٹری میں پہنچ جاؤ ___ اور پھر وہاں بیٹھ کر تم ٹرینچ فائر تو کیا ڈیتھ فائر کی تیاری بھی شروع کر دو ___ ڈاکٹر رائٹ! ___ تمہاری صلاحیتیں آخر دنیا کو منشیات کا عادی بنانے میں کیوں صرف ہو رہی ہیں ___ تم اپنی ان صلاحیتوں کو ملک و قوم کی ترقی میں آخر کیوں نہیں استعمال کر سکتے" ___ عمران نے باقاعدہ وعظ شروع کر دیا۔

"میں تمہارے اس چکر میں نہیں آؤں گا ___ اور جب تک میں کوڈ نہیں بتاؤں گا تمہارے لئے یہ سب کچھ بے کار ہے ___ تمہیں میری شرائط پوری کرنا ہوں گی" ___ ڈاکٹر نے زور دے کر کہا۔

"عمران صاحب! ___ ڈاکٹر صاحب کی شرائط مان لینے میں آخر حرج ہی کیا ہے" ___ صفدر نے صورت حال کو سمجھتے ہوئے عمران کو رازدارانہ انداز میں آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

"یار مان لیں گے ___ اتنی جلدی بھی کیا ہے ___ اور ڈاکٹر رائٹ! اگر تم یہ سمجھ رہے ہو کہ تم اس کوڈ کی وجہ سے مجھے بلیک میل کر سکو گے یا اس دستاویز کو سمجھنے کے لئے میں نے تمہیں زندہ رکھا ہے تو یہ تمہاری خوش فہمی ہے" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تم زندگی بھر ٹکریں مارتے رہو تو یہ کوڈ نہیں سمجھ سکتے ___ یہ ایک ایسا سپیشل کوڈ ہے جسے کوئی شخص نہیں سمجھ سکتا" ___ ڈاکٹر رائٹ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

عمران نے مسکرا کر ڈاکٹر رائٹ کی طرف دیکھا۔

"بعض لوگوں کو کیسی خوش فہمی ہو جاتی ہے ___ بچگانہ خوش فہمی۔

ڈاکٹر! ___ یہی غلط اعتماد انسان کو لے ڈوبتا ہے ___ اب تمہیں مکمل اعتماد ہے کہ تمہارے علاوہ اور کوئی اے ڈی۔ کوڈ نہیں کر سکتا۔ اس لئے تم محفوظ ہو" ___ عمران نے کہا۔

"ہاں! ___ ایسے ہی سمجھ لو" ___ ڈاکٹر نے کہا۔

"تو سنو ڈاکٹر رائٹ! ___ اس کوڈ کو سب سے پہلے پہلی جنگ عظیم کے دوران کرنل بیلے نے استعمال کیا تھا ___ اور اس کوڈ کی وجہ سے اس نے نازیوں کے ایک بہت بڑے مورچے پر قبضہ کر لیا تھا۔ چنانچہ اسے اسی لئے بیلے کوڈ کہتے ہیں ___ اور یہ تمہاری غلط فہمی ہے کہ اے ڈی۔ کوڈ کرنا تمہارے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا ___ یہ اسے کراس زیرو پلس فائیو کے کلیئے سے ڈی۔ کوڈ ہوتا ہے" ___ عمران نے کہا اور ڈاکٹر رائٹ کی آنکھیں تیزی سے پھیلتی چلی گئیں۔ وہ عمران کو یوں دیکھ رہا تھا جیسے اس نے کوئی بھوت دیکھ لیا ہو۔

"کیا میں درست کہہ رہا ہوں ڈاکٹر رائٹ" ___ ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ___ تم ٹھیک کہہ رہے ہو ___ نجانے تم کون ہو ___ تم انسان بہرحال نہیں ہو سکتے" ___ ڈاکٹر نے اپنے پھیلے ہوئے کندھوں کو سکیڑتے ہوئے ڈھیلے لہجے میں کہا۔

"صفدر! ___ ڈاکٹر کو اپنے ہیڈ کوارٹر پہنچاؤ" ___ عمران نے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر نے کیپٹن شکیل کو کار میں کوٹھی کے اندر لے آنے کے لئے کہا۔

"تمہارا تعلق کس گروپ سے ہے" ___ ؟ اچانک ڈاکٹر رائٹ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے کہا۔

"سنٹرل انٹیلی جنس سے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈاکٹر رائٹ کا چہرہ یہ سنتے ہی یکلخت بجھ گیا۔ اب اُسے صاف موت نظر آ رہی تھی۔

اب تک شائد ڈاکٹر یہی سمجھا تھا کہ یہ بھی منشیات کے کسی گروپ سے تعلق رکھتے ہوں گے اس لئے اس گروپ میں بھی اس کی جگہ بن جائے گی۔ لیکن سنٹرل انٹیلی جنس کا سُن کر اس کا حوصلہ جواب دے گیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد کیپٹن شکیل کار سمیت اندر آیا اور صفدر نے ڈاکٹر کو کار کی پچھلی سیٹ پر بٹھا دیا۔

"تم بھی جاؤ تنویر ـــ میں آ جاؤں گا" ـــــ عمران نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں ! ـ میں تمہارے ساتھ جاؤں گا" ـــــ تنویر نے لاڈ بھرے لہجے میں کہا اور صفدر اور کیپٹن شکیل دونوں تنویر کی بات سُن کر یوں حیرت سے اچھلے جیسے زندگی میں پہلی بار انہوں نے کوئی انوکھی چیز دیکھ لی ہو۔ تنویر اور عمران کے متعلق اس کا ایسا لہجہ ـ ظاہر ہے حیران کن بات تھی۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم کیوں رُکنا چاہتے ہو ـــ تم نے یہ داؤ ماسٹر بلیک سے سیکھا ہو گا ـــ کتنی رقم دی تھی اُسے" ـــــ ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"پچاس ہزار" ـــــ تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ ! ـ بہت بڑا بزنس مین نکلا ـــ مجھ سے تو مفت سیکھ کر گیا تھا" ـــــ عمران نے رد دینے والے لہجے میں کہا جیسے اُسے اتنے

سارے پیسے نہ کمانے کا دُکھ ہو۔

"تم سے سیکھ کر گیا تھا" ـــــ تنویر نے اور بھی زیادہ حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں تنویر ! ـــ یہ خصوصی داؤ ہے ـــ اسے مصر کے سامی النسل کے لڑاکے آج سے ہزاروں سال قبل مسیح اپنے دشمنوں کو بے بس کرنے کے لئے استعمال کیا کرتے تھے ـــ اسی لئے اسے سامی گرپ کہتے ہیں ـــ بہرحال اب تم جاؤ ـ ایسے سنجانے کتنے داؤ میری کھوپڑی میں موجود ہیں ـــ بس ذرا پیار سے ملنے کی بات ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ عمران ! ـــ تم نے تو بتایا ہی نہیں ـــ اب تو میں روز تمہارے فلیٹ پر آؤں گا" ـــــ تنویر نے آگے بڑھ کر بڑے مؤدبانہ انداز میں عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔ اس کا رویہ عمران کے ساتھ ایسے بدل گیا تھا جیسے وہ تنویر ہی نہ ہو جو ہر لمحے عمران سے الرجک رہتا ہے

"ارے ـــ لیکن اطلاع دے کر آنا۔ تاکہ میں جولیا کو پچھلے کمرے میں بھجوا دیا کروں" ـــــ عمران نے کہا اور تنویر کے جسم نے جھٹکا کھایا اُسے ایک بار پھر غصہ آنے لگا تھا۔ لیکن وہ تیزی سے مُڑ کر صفدر اور کیپٹن شکیل کی طرف بڑھ گیا جو کار میں بیٹھے اسی کی طرف دیکھ رہے تھے

"تم کس چکر میں آ گئے تنویر" ـــــ کیپٹن شکیل نے تنویر سے کہا۔ تنویر اس کی ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"یہ چکر نہیں ہے کیپٹن ! ـــ مارشل آرٹ کے عظیم ترین داؤ کا مسئلہ ہے ـــ میں نے سامی گرپ کو پچاس ہزار روپے دے کر سیکھا اور مجھے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

فخر تھا کہ اس داؤ کو جاننے والا اس ملک میں میں اکیلا ہوں ۔۔۔ اور عمران کے غصہ دلانے پر میں نے پیچھے بیٹھے ہوئے ڈاکٹر رائٹ پر یہ داؤ استعمال کر دیا ۔۔۔ مجھے یقین تھا کہ اب ڈاکٹر تڑپ تڑپ کر مر جائے گا لیکن عمران نے اسے اس طرح ٹھیک کر دیا جیسے اس پر کبھی داؤ لگا ہی نہ ہو ۔۔۔ اور پھر اس آدمی کا نام بھی بتایا جس نے مجھے یہ داؤ سکھایا تھا کمال ہے ۔ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ عمران اتنا ۔۔۔" تنویر نے بڑے مرعوب سے لہجے میں کہا ۔

" تمہارا شوق چونکہ مارشل آرٹ ہے اس لئے تم اس چکر میں عمران سے مرعوب ہوتے ہو ۔۔۔ ورنہ عمران ہر فن مولا ہے" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا اور تیزی سے کار کو پھاٹک کی طرف موڑ دیا ۔

عمران ، ان کے جانے کے بعد آگے بڑھا اور پھاٹک بند کر کے دوبارہ ڈاکٹر کے آپریشن روم کی طرف بڑھنے لگا ۔ اس نے آپریشن روم میں ایک ایسی مشین دیکھی تھی جس نے اسے چونکا دیا تھا اور وہ اکیلا اس مشین کو اچھی طرح چیک کرنا چاہتا تھا ۔ یہی وجہ تھی کہ اس نے ان کو بھیج دیا تھا اور خود وہاں رک گیا تھا ۔

تیز تیز قدم اٹھاتا وہ جیسے ہی آپریشن روم میں داخل ہوا ، اچانک آپریشن روم میں موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران ٹیلیفون کی گھنٹی کی آواز سن کر بری طرح چونک پڑا ۔ وہ چند لمحے کھڑا سوچتا رہا ۔ پھر اس نے رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ۔۔۔ ڈاکٹر رائٹ سپیکنگ" ۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر رائٹ کے مخصوص لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا ۔

" ڈاکٹر ! ۔۔۔ میں ٹونی بول رہا ہوں ۔۔۔ تم کوٹھی میں عادت کے مطابق اکیلے تو نہیں رہ رہے" ۔۔۔ ٹونی کی آواز سنائی دی ۔ عمران اس کی آواز فوراً ہی پہچان گیا تھا کہ یہ اوریگا بار کا منیجر ہے ۔

" رہ رہا ہوں ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔ ؟ عمران نے تعجب بھرے لہجے میں کہا ۔

" حالات بے حد خراب ہو گئے ہیں ۔۔۔ ایکشن گروپ مارا جا چکا ہے ۔۔۔ ریڈ کالر غائب ہے ۔ اس کا کوئی پتہ نہیں چل رہا ۔۔۔ میں نے باس سے خصوصی ٹرانسمیٹر پر بات کرنے کی کوشش کی تو باس کی طرف سے کوئی جواب نہیں مل رہا ۔۔۔ میرا خیال ہے کہ عمران باقاعدہ حرکت میں آ چکا ہے ۔۔۔ اس لئے حالات تیزی سے بگڑتے جا رہے ہیں ۔۔۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ تمہاری بنیادی حیثیت ہے ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ وہ تم پر چڑھ دوڑیں ۔۔۔ میری تجویز ہے کہ تم فوری طور پر کسی غیر ملک نکل جاؤ ۔۔۔ جب یہاں حالات ٹھیک ہو جائیں گے تو تم واپس آ جانا" ۔۔۔ دوسری طرف سے ٹونی نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا ۔

" تمہاری ہمدردی کا شکریہ ! ۔۔۔ لیکن میرے خیال میں باس سے اجازت لئے بغیر مجھے باہر نہیں جانا چاہیئے ۔۔۔ بلکہ ہم سب کو اپنے طور پر مل کر کوئی لائحہ عمل طے کرنا چاہیئے" ۔۔۔ عمران نے ڈاکٹر رائٹ کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" تمہاری بات درست ہے ڈاکٹر ! ۔۔۔ لیکن نجانے باس سے کیوں رابطہ قائم نہیں ہو رہا ۔۔۔ اور میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ حالات خراب

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

دیکھے ہیں ۔۔۔ میری شرف الدین سے بات ہوئی ہے ۔۔۔ وہ بھی باس سے رابطہ قائم نہیں کر سکا ۔۔۔ وہ خود بے حد خوفزدہ ہے۔ ادم خام مال کے لئے جن پارٹیوں سے شرف الدین نے سودے کر رکھے تھے وہ شرف الدین کو دھمکیاں دے رہے ہیں ۔۔۔ ہمیں فوری طور پر کوئی حل سوچنا چاہیئے ۔۔۔ ارشد چوہدری ہوتا تو باس کے بعد وہ حالات سنبھال لیتا ۔۔۔ لیکن اب باس کی عدم موجودگی میں ریڈ کالر یعنی گومز سیکنڈ تھا ۔۔۔ لیکن وہ بھی غائب ہے ۔۔۔ اس کے بعد تم ہی سیکنڈ ہو" ۔۔۔ لوئی نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ شرف الدین کو ہمراہ لے کر میرے پاس آجاؤ ۔۔۔ ہم تینوں بیٹھ کر کوئی صورت سوچ لیتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ۔۔۔ میں شرف الدین کو لے کر پہنچ جاتا ہوں" ۔۔۔ دوسری طرف سے لوئی نے رضامند ہوتے ہوئے کہا اور عمران کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی۔ اس کا کام آسان ہوتا جا رہا تھا۔

" کتنی دیر میں پہنچ جاؤ گے" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

" آدھے گھنٹے میں" ۔۔۔ دوسری طرف سے لوئی نے جواب دیا۔ اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور دبا دیا۔ جب رابطہ ختم ہو گیا تو اس نے دانش منزل کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" ایکسٹو" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

" عمران بول رہا ہوں ۔۔۔ صفدر وغیرہ نے آدمی پہنچا دیا ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

" ہاں ! ۔۔۔ ابھی چند لمحے پہلے پہنچا ہے ۔۔۔ لیکن یہ چکر کیا ہے۔

دانش منزل میں تو آدمی ہی بھرے جا رہے ہیں ۔۔۔ جولیا بھی ایک آدمی کو لے آئی ہے گوہر رشید کو" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اب تک آدمیوں کی کمی رہی ہے اس عمارت میں ۔۔۔ وہ نقلی فیاض کی چھان بین کی" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

" ہاں عمران صاحب ! ۔۔۔ وہ بڑا سخت جان تھا ۔۔۔ بڑی مشکل سے قابو آیا ہے ۔۔۔ وہ راکوش کا مقامی سربراہ ڈربی ہے ۔۔۔ راکوش بین الاقوامی تنظیم ہے۔ بلیک میلنگ اسٹف حاصل کرنے کا کام کرتی ہے وہ فیاض کے میک اپ میں آپ کو قتل کرنے گیا تھا" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" جولیا کے روپ میں آجاتا تو شاید کامیاب ہو جاتا ۔۔۔ فیاض بیچارہ تو آج تک مجھ سے فلیٹ کا کرایہ نہیں لے سکا۔ جان کیسے لے لیتا۔ بہرحال اس راکوش کے ہیڈ کوارٹر وغیرہ اور دیگر تفصیلات معلوم کی ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

" جی ہاں ! ۔۔۔ اس کے کہنے کے مطابق اس کی رہائش گاہ ہی اس کا ہیڈ کوارٹر ہے" ۔۔۔ بلیک زیرو نے کہا۔

" اوکے ! ۔۔۔ ان سب کا خیال رکھنا ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ مجھے مجرموں کی نمائش کے لئے ان کی ضرورت پڑے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مجرموں کی نمائش" ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" ارے جب پرانے سکوں ۔۔۔ پرانی ٹکٹوں ۔۔۔ چمڑے کا سامان ۔۔۔ صنعتی اور زرعی نمائشیں اس ملک میں منعقد ہو سکتی ہیں ۔۔۔ تو مجرموں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی نمائش کیوں نہیں لگ سکتی ___ مجھے یقین ہے لمبی آمدنی ہوگی اس نمائش سے ___ اوکے" ___ عمران نے جواب دیا اور پھر ہاتھ بڑھا کر ریڈل دبا دیا۔

عمران چند لمحے کھڑا کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس کے چہرے پر شرارتی سی مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس نے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس ___ کون صاحب ہیں" ___ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"بھابھی! ___ میں عمران بول رہا ہوں ___ وہ کہاں ہیں ہمارے سپر فیاض الزماں صاحب" ___ عمران نے کہا۔

"اوہ عمران تم ___ مجھے تم سے بہت شکایت ہے ___ تم نے فیاض کو بڑا پریشان کیا ہے ___ سر رحمان کے لہجے میں اس سے معلومات حاصل کر لیں ___ پھر تمہارے باورچی نے نقلی فیاض کو تو پکڑوا دیا لیکن فیاض جب خود تمہارا پتہ پوچھنے وہاں گیا تو وہ اکڑ گیا ___ اس نے تو دروازہ کھولنے سے ہی انکار کر دیا ___ کیا اب فیاض تمہاری نظروں میں اتنا ہی گر چکا ہے کہ باورچی اس کے آنے پر دروازہ کھولنے سے ہی انکار کر دے" ___ دوسری طرف سے فیاض کی بیوی سلمیٰ نے ڈانٹنے والے لہجے میں کہا اور عمران یوں سر پر ہاتھ پھیرنے لگا جیسے اس پر سچ مچ قیامت ٹوٹ پڑی ہو۔ وہ سوچ رہا تھا کہ فیاض کو ان سب باتوں کا کیسے پتہ چل گیا۔ وہ بہرحال اسے اتنا عقل مند تو نہیں سمجھتا تھا کہ وہ اتنی جلدی ساری باتیں معلوم کر لے گا۔

"اوہ بھابھی! ___ بزرگ کہتے ہیں دودھ کا جلا چھاچھ کو بھی پھونک

پھونک کر پیتا ہے ___ پھر سلیمان تو پیشہ ور باورچی ہے۔ وہ تو ظاہر ہے دودھ سے جلنے کے بعد چھاچھ کو دیکھنے کا بھی روادار نہ ہوگا ___ اس نے اس لئے چھاچھ ___ اوہ سوری ___ فیاض کی آمد پر دروازہ ہی نہ کھولا ہوگا ___ بہرحال کہاں ہیں شہزادے صاحب! ___ میں چاہتا ہوں کہ ان کے کاندھوں پر لگے ہوئے اسٹارز میں ایک اور کا اضافہ کرا دوں تاکہ بھابھی فخر سے کہہ سکے کہ وہ سپرنٹنڈنٹ کی نہیں ___ بلکہ اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل انٹیلی جنس کی بیگم ہیں" ___ عمران نے پچکارتے ہوئے کہا۔

"بس رہنے دو ___ کہہ تو دیتے ہو۔ لیکن ___" فیاض کی بیوی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سچ بھابھی ___ اس بار میں نے اس کے لئے ایسا مصالحہ تیار کر دیا ہے کہ ایک چھوڑ کئی اسٹارز لگ سکتے ہیں ___ بس میری سفارش کر دینا کہ مجھ سے فلیٹ کا کرایہ نہ مانگے۔ آجکل کرٹکی کا دور ہے" ___ عمران نے کہا اور فیاض کی بیوی کے بے اختیار ہنسنے کی آواز سنائی دی۔

"اچھا میں بلاتی ہوں ___ وہ تو جب سے واپس آئے ہیں، غصہ ٹھنڈا کرنے کے لئے کتنی جگ گلوکوز کے پی چکے ہیں" ___ فیاض کی بیوی نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ہیلو ___ فیاض سپیکنگ" ___ تھوڑی دیر بعد فیاض کی کاٹ کھانے والی آواز سنائی دی۔

"یار! ___ یہ تم نے کب سے اپنی بیوی کو بھی جاسوسی سکھانی شروع کر دی ہے ___ وہ تو بڑے بڑے انکشاف کر رہی تھی" ___ عمران

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے کہا۔

"پہلے یہ بتاؤ کہ تم نے سر رحمان کی آواز میں مجھ سے بات کیوں کی تھی ـــــ تم مجھے احمق بھی کہہ رہے تھے ـــــ جھاڑ بھی رہے تھے کاش! ـــ اس وقت مجھے پتہ چل جاتا تو اتنی سناتا کہ ـــــ" فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ـــ آخر اپنے باپ کی جانشینی میں نے ہی تو سنبھالنی ہے اس لئے ریہرسل کر رہا تھا تاکہ تمہیں جھاڑ پلانا سیکھ جاؤں" ـــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"منہ دھو رکھو ـــ اچھا یہ بتاؤ کہ وہ کون آدمی تھا جو میرے میک اپ میں تمہارے فلیٹ میں پہنچا تھا" ـــــ؟ فیاض نے کہا۔

"وہ تمہارا انتہائی شریف آدمی ـــ کاروباری آدمی ڈربی تھا ـــ مجھے قتل کرنے آیا تھا ـــ وہی ڈربی جس نے تمہیں ڈاجر گروپ اور ٹی۔ الیف کے بارے میں معلومات مہیا کی تھیں تاکہ تم مجھ تک یہ معلومات پہنچا دو ـــ اور پھر جیسے ہی میں اس گروپ پر ہاتھ ڈالوں وہ تمہارے ذریعے سے یہ معلومات لے اڑے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ڈربی ـــ تم ڈربی کے متعلق کہہ رہے ہو ـــ لیکن وہ تو ـــ" فیاض کی آواز شاید حیرت کے صدمے سے پھٹنے کے قریب ہو گئی تھی۔ اسی لمحے آپریشن روم میں کال بیل کی آواز بج اٹھی۔ اور عمران چونک پڑا۔

"فیاض سنو! ـــ تم ابھی یہیں رہنا ـــ میں تھوڑی دیر بعد تمہیں فون کروں گا" ـــــ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

کال بیل کی آواز مسلسل آ رہی تھی۔ عمران کی نظریں میز کے کنارے پر فکس ایک چھوٹے سے مائیک پر پڑ گئیں۔ اس نے جلدی سے مائیک کے نیچے لگا ہوا بٹن دبا دیا تو کال بیل کی آواز نکلنی بند ہو گئی۔

"کون ہے" ـــــ؟ عمران نے ڈاکٹر رائٹ کے لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر! ـــ میں ٹونی اور شرف الدین آئے ہیں ـــ پھاٹک کھولو جلدی کرو" ـــ مائیک کے نیچے لگے ہوئے رسیور سے ٹونی کی آواز سنائی دی۔

"اچھا" ـــــ عمران نے کہا اور مائیک کا بٹن اس نے آف کر دیا مائیک کا بٹن آف ہوتے ہی سامنے دیوار پر لگی ہوئی ایک سکرین خود بخود روشن ہو گئی۔ اور سکرین پر اس نے کوٹھی کا پھاٹک کھلتے ہوئے دیکھا سیاہ رنگ کی ایک لمبی سی کار پھاٹک کے اندر داخل ہو رہی تھی۔

عمران نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ریوالور نکالا اور پھر آپریشن روم سے نکل کر وہ دوڑتا ہوا راہداری میں آگے بڑھ کر اس چھوٹے سے کمرے کے دروازے پر پہنچ گیا جہاں سے گذر کر آنے والوں نے آپریشن روم میں پہنچنا تھا۔ عمران دروازے کی اوٹ میں ریوالور سنبھال کر کھڑا ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد قدموں کی آواز ابھری اور پھر دروازہ کھلا اور ایک آدمی تیزی سے راہداری میں آیا۔ عمران دیوار کے ساتھ اور زیادہ سمٹ گیا اسی لمحے دوسرا آدمی بھی اندر داخل ہوا اور اسی لمحے عمران کا ریوالور والا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور پچھلے آدمی کے حلق سے چیخ نکلی اور منہ کے بل راہداری کے فرش پر گر گیا۔ آگے جانے والا دھماکے اور چیخ کی آواز سن کر جیسے ہی مڑا، عمران نے ٹریگر دبا دیا اور ریوالور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چلنے کے دھماکے کے ساتھ ہی گولی اس کے قریب سے نکلتی ہوئی دیوار سے جا ٹکرائی۔

"ہاتھ اٹھا لو ــــ ورنہ سینے میں گولی پڑے گی" ــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا اور مڑنے والے نے لاشعوری طور پر دونوں ہاتھ اٹھا لئے۔ یہ اور یگا بار کا منیجر ٹونی تھا۔ جب کہ دوسرا یقیناً شرف الدین ہوگا جو اب فرش پر منہ کے بل بے حس و حرکت پڑا تھا۔ عمران نے ریوالور کا دستہ اس کی گدی پر مخصوص انداز میں مارا تھا کہ اسے بیہوش ہونے کے لئے زیادہ دیر انتظار نہ کرنا پڑا۔

"تت ــــ تم عمران" ــــ ٹونی کے حلق سے حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تم نے میرے یار فیاض کی بے عزتی کی تھی ناں ــــ اور میں بھلا یہ کیسے برداشت کر لیتا" ــــ عمران نے قدم آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی اس نے دو تین قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ اچانک اس کی دونوں ٹانگوں کو زوردار جھٹکا لگا اور عمران اچھل کر منہ کے بل فرش پر گرا۔ ریوالور اور اس کے ہاتھوں سے چھوٹ کر دور جا گرا۔

عمران نیچے گرتے ہی تیزی سے اچھلا۔ لیکن شرف الدین تو کسی جونک کی طرح اس کی دونوں ٹانگوں سے چمٹا ہوا تھا۔ عمران نے اس کے متعلق غلط اندازہ لگایا تھا۔ یا تو اس کی قوت برداشت عمران کی توقع سے کہیں زیادہ تھی یا پھر عمران کا وار صحیح نشانے پر نہ پڑا تھا۔ بہرحال اس نے عمران کی دونوں ٹانگیں پکڑ کر کھینچ لی تھیں۔

عمران نے جھٹکا دے کر اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن

شرف الدین شاید یہ فیصلہ کر چکا تھا کہ کسی صورت میں بھی عمران کی ٹانگیں نہ چھوڑے گا۔

اسی لمحے عمران نے ٹونی کو بھاگ کر فرش پر دور جا کر گرنے والا ریوالور اٹھاتے دیکھا تو عمران نے تیزی سے اپنے جسم کو سکیڑا اور پھر بجلی کی سی تیزی سے اس نے بھاری بھرکم شرف الدین کو بازوؤں میں پکڑ کر ایک جھٹکے سے الٹا کر کے اپنے جسم کے سامنے ڈالا اور اس کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور ساتھ ہی شرف الدین کے حلق سے کربناک چیخ نکلی اور اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ گولی شرف الدین کی پشت میں گھس گئی تھی۔ کیونکہ عین اسی لمحے عمران نے اسے اٹھا کر اپنے سامنے کر دیا تھا۔ جس لمحے ٹونی نے ریوالور اٹھا کر عمران پر فائر کیا تھا۔

گولی لگتے ہی شرف الدین کی گرفت بھی یکلخت ڈھیلی ہوئی اور عمران نے اسے یوں ٹونی پر اچھال دیا جیسے فٹ بال کا کھلاڑی فٹبال کو کک لگا کر مخالف گول میں پھینکتا ہے۔ ٹونی جو شاید دوسری بار ٹریگر دبانے کی سوچ رہا تھا شرف الدین سے ٹکرا کر راہداری میں گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی شرف الدین کو ایک طرف پھینک کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ایک جھرجھری کے سے انداز میں جھٹکا کھا کر فرش پر گرا اور بے حس و حرکت ہو گیا۔ شرف الدین میت فرش سے ٹکرانے کی وجہ سے اسے شاید کوئی دماغی چوٹ آ گئی تھی ورنہ جسمانی لحاظ سے وہ اتنا کمزور بھی نہ تھا کہ اس طرح آسانی سے مار کھا جاتا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیا اور پھر وہ ٹونی کی طرف بڑھ گیا اس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے اس کی نبض پکڑی اور اس کی بیہوشی کی نوعیت کو چیک کرنے لگا۔ لڑکی کی نبض بتا رہی تھی کہ کم از کم دو گھنٹوں سے پہلے اس کا ہوش میں آنا ناممکن ہے۔ لیکن اس کے باوجود عمران کوئی رسک نہ لینا چاہتا تھا۔ اس نے لڑکی کی بیلٹ کھولی اور پھر لڑکی کو اوندھے منہ لٹا کر اس نے اس کے دونوں بازو پشت پر کر کے انہیں بیلٹ کے ساتھ اچھی طرح باندھ دیا۔ اور وہ اسے وہیں چھوڑ کر دوبارہ آپریشن روم کی طرف بڑھا۔ وہ جس مقصد کے لئے یہاں رکا تھا وہ آپریشن روم کے کونے میں رکھی ہوئی ایک عجیب نوعیت کی مشین تھی۔

یہ مشین ایسی تھی جیسے بڑے بڑے دواخانوں میں جڑی بوٹیوں کو سفوف میں تبدیل کرنے کے لئے مشینیں نصب ہوتی ہیں لیکن اس کی یہاں موجودگی عمران کو کھٹکی تھی۔

عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس مشین کی طرف بڑھا۔ اس نے پہلے تو غور سے اس مشین کو چیک کرنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک اسے چیک کرنے کے بعد اس نے اس کے نیچے بنا ہوا ایک خانہ کھولا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس خانے کے اندر غیر ملکی کرنسی یعنی ڈالر بھرے ہوئے تھے۔ لیکن عمران نے دیکھا کہ ان سب ڈالروں میں سے چھپائی کا ایک رنگ غائب تھا اور دوسرے لمحے عمران بری طرح چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے مشین کے مختلف حصے کھولنے شروع کر دیئے۔ اور پھر جب اسے انتہائی جدید قسم کے کلر پاز ٹیو کرنسی پیپر اور اس قسم کا دوسرا سامان نظر آیا تو وہ سمجھ گیا کہ یہ جعلی نوٹ چھاپنے والی کوئی نئی قسم کی مشین تھی۔ اور شاید یہ ڈاکٹر رائیٹ کا پرائیویٹ

بزنس تھا۔

"بظاہر احمق ــــ لیکن دراصل بڑے خوفناک مجرم ہیں یہ" ــــ عمران نے ایک طویل سانس لے کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اس نے ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ایکسٹو" ــــ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں طاہر! ــــ تمام مہمانوں کو بیہوش کر کے شمس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ میں پہنچا دو ــــ میں نے مجرموں کی نمائش کے لئے یہی جگہ پسند کی ہے ــــ کال بیل بجا کر پرنس آف ڈھمپ کا حوالہ دینا" ــــ عمران نے کہا۔

"میں خود لے آؤں" ــــ؟ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"انہیں بیہوش کر کے پھاٹک سے باہر لٹا دینا ــــ خود ہی یہاں پہنچ جائیں گے" ــــ عمران نے تلخ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ــــ میرا مطلب تھا ممبرز کے ذریعے ــــ؟ بلیک زیرو نے وضاحت کرنے کی کوشش کی۔

"میں چاہتا ہوں کہ تم خود بھی یہ نمائش گاہ دیکھ لو ــــ اگر اسی طرح مستقل آپریشن روم میں بیٹھے رہے تو کہیں تمہیں دیمک ہی نہ لگ جائے" عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے جواب سنے بغیر اس نے رسیور رکھ دیا۔

پندرہ بیس منٹ بعد کال بیل کی آواز سنائی دی تو عمران نے مائیک کا بٹن آن کر دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کون ہے" ——— ؟ عمران نے مختلف لہجے میں کہا۔

"پرنس آف ڈھمپ" ——— دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے بٹن آف کر دیا۔

بٹن آف ہوتے ہی سکرین روشن ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی پھاٹک کھلتا چلا گیا۔ اور عمران نے ویگن کو اندر آتے دیکھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بلیک زیرو موجود تھا۔ عمران سمجھ گیا کہ چار افراد کو لے آنے کی وجہ سے بلیک زیرو نے کار کی بجائے ویگن لے آنا مناسب سمجھی تھی۔

عمران تیزی سے آپریشن روم سے باہر نکلا اور پھر راہداری میں سے ہوتا ہوا چھوٹے کمرے میں پہنچا اور پھر وہاں سے وہ برآمدے میں آ گیا۔ ویگن اس وقت پورچ میں رک چکی تھی اور بلیک زیرو باہر نکل کر حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"چاروں مہمان آ گئے" ——— ؟ عمران نے مسکرا کر پوچھا۔

"ہاں! ——— میں نے سوچا کہ یہ ویگن میں زیادہ محفوظ رہیں گے۔ اس لئے کار کی بجائے ویگن لے آیا ہوں" ——— بلیک زیرو نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ اور پھر ویگن کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ اندر ڈربی، گوہر رشید، ڈاکٹر رائٹ اور ریڈ کالر چاروں بیہوشی کے عالم میں پڑے ہوئے تھے۔

"دو کو تم اٹھا لو ——— اور دو کو میں اٹھا لیتا ہوں" ——— عمران نے ریڈ کالر اور ڈربی کو باہر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ان دونوں کو کاندھوں پر ڈال لیا۔ بلیک زیرو نے ڈاکٹر رائٹ اور گوہر رشید

کو اٹھا لیا۔ اور پھر وہ عمران کی پیروی کرتا ہوا آپریشن روم میں پہنچ گیا۔

"خاصے لوگ اکٹھے کر رکھے ہیں آپ نے ——— لیکن آخر یہ سلسلہ ہے ——— کیس تو میری سمجھ میں نہیں آیا" ——— بلیک زیرو نے دونوں کو آپریشن روم کے فرش پر ڈالتے ہوئے کہا۔

"یہ تمہاری سمجھ کا ہی کیس نہیں ہے ——— تم سیکرٹ سروس کے سربراہ ہو ——— اور یہ بے چارے چھوٹے درجے کے مجرم ——— ان کی سمجھ تو سپر فیاض کو ہی آئے گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"لیکن یہ چکر کیا ہے ——— آپ نے آدمی تو بہت سارے اکٹھے کر لئے ہیں ——— لیکن کچھ مجھے بھی تو سمجھائیے" ——— بلیک زیرو نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

"اچھا ——— اب تم بچوں کی طرح ضد کر رہے ہو تو سن لو! ——— دراصل یہ منشیات کا بین الاقوامی سلسلہ ہے ——— ویسے ایک بات ہے۔ اب یہ منشیات کا سلسلہ اس قدر خوفناک انداز میں پھیل چکا ہے کہ میں سوچ رہا ہوں کہ اس آئیٹم کو بھی سیکرٹ سروس کے دائرہ کار میں شامل کرا لوں۔ اب یہ لوگ انٹیلی جنس کے بس سے باہر ہوتے جا رہے ہیں" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران صاحب! ——— سیکرٹ سروس تو صرف ایسے جرائم کی روک تھام کے لئے بنائی گئی ہے جن سے ملک کی سالمیت کو خطرہ ہو ——— منشیات کی سمگلنگ وغیرہ سے ملکی سالمیت کو کیا خطرہ پیدا ہو سکتا ہے" ——— ؟ بلیک زیرو نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یہ صرف احساس کی بات ہے بلیک زیرو ـــــ پہلے منشیات صرف جرائم پیشہ افراد یا ایسے لوگ جو معاشرے کے دھتکارے ہوئے تھے استعمال کرتے تھے ـــــ لیکن اب یہ کاروبار اس قدر منظم ہو گیا ہے اور اس میں ایسی ایسی ایجادات ہونے لگ گئی ہیں کہ اب عام لوگ بھی اس کے عادی ہوتے جا رہے ہیں ـــــ اور جب ملک کے افراد ہی نہ رہیں گے ـــــ تو پھر ملک کے رہنے کا کیا جواز رہ جاتا ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"اگر یہ بات ہے ـــــ تو پھر آپ اس کیس کو سوپر فیاض کے کھاتے میں کیوں ڈال رہے ہیں۔ اسے سیکرٹ سروس کا کارنامہ بنا دیجئے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ابھی نہیں! ـــــ تم نے دیکھا نہیں کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو بڑے پائے کے مجرم سمجھ رہے ہیں۔ ہنوز ان تنظیموں کے مقابلے میں طفل مکتب ہیں جن سے ہمارا ٹکراؤ ہوتا رہتا ہے ـــــ ابھی یہ سوپر فیاض کے لیول کے ہی ہیں ـــــ بہرحال آئندہ مجھے ایسی تنظیموں پر بھی نظر رکھنی ہو گی ـــــ ایک تنظیم ہے مافیا ـــــ جو پوری دنیا میں منشیات کا دھندہ کرتی ہے اس کے مقابلے میں ایک تنظیم ڈاجر گروپ ابھری۔ جس نے منشیات میں ایک نئی ایجاد کر ڈالی جسے یہ ٹرنچ فائر یا ٹی۔ ایف کہتے ہیں ـــــ یہ ایجاد اتنی مقبول ہوئی کہ مافیا کا اپنا کاروبار ڈانواں ڈول ہو گیا۔ ڈاجر گروپ کا ہیڈ کوارٹر اور ٹرنچ فائر کی لیبارٹری پاکیشیا میں تھی ـــــ چنانچہ مافیا نے ٹرنچ فائر کا فارمولا حاصل کرنے کی کوشش کی اور اس نے ایک بلیک میلنگ کرنے والی تنظیم راکوش

کی مدد حاصل کی ـــــ اب ڈاجر گروپ کی بدقسمتی کہ اس نے سوپر فیاض کو تھاس نہ ڈالی۔ کیونکہ ڈاجر گروپ کا اہم ترین رکن ارشد چوہدری تھا جو ڈیڈی کا گہرا دوست تھا ـــــ جب مجھے پتہ چلا تو میں نے شغل کے طور پر سوپر فیاض کو ساتھ لیا اور ارشد چوہدری کے پاس پہنچ گیا اب یہ ان کی بدقسمتی کہ مجھے ٹائیگر نے ایک بار بتایا تھا کہ ارشد چوہدری منشیات کی سمگلنگ میں ملوث ہے اور سپلائی نمبر بارہ ان کا کوڈ ورڈ ہے ـــــ لیکن چونکہ یہ میری لائن کا کام نہ تھا اس لئے میں نے توجہ نہ دی ـــــ بس سپلائی نمبر بارہ کے الفاظ جب میرے منہ سے نکلے تو ڈاجر گروپ بوکھلا گیا ـــــ انہوں نے سمجھا کہ میں ان کے راز سے واقف ہوں۔ چنانچہ مجھے ختم کرنے کے لئے کام شروع ہو گیا۔ ادھر راکوش کے سربراہ ڈربی نے اپنے طور پر ایک چال چلی۔ اسے شاید معلوم ہو گیا تھا کہ میں سوپر فیاض کا دوست ہوں ـــــ چنانچہ اس نے ڈاجر گروپ اور ٹرنچ فائر لیبارٹری کے متعلق معلومات سوپر فیاض کو سپلائی کیں ـــــ اس کا مقصد یہ تھا کہ سوپر فیاض مجھے بتلائے گا اور میں اس لیبارٹری کو ڈھونڈ کر کیس سوپر فیاض کے حوالے کر دوں گا۔ اور پھر ڈربی سوپر فیاض سے فارمولا لے اڑے گا اور اسے مافیا کو سپلائی کر دے گا ـــــ لیکن پھر نجانے اسے کیا ہوا کہ وہ سوپر فیاض کے میک اپ میں میرے فلیٹ پر مجھے قتل کرنے پہنچ گیا۔ شاید اس کے ہیڈ کوارٹر نے اسے جھاڑ پلائی ہو گی۔ وہ لوگ شاید میرے متعلق جانتے ہوں گے ـــــ بہرحال ڈاجر گروپ کی بوکھلاہٹ نے ان کا ایک اہم آدمی گورمز کو میرے پیچھے چڑھا دیا اور اس کے ذریعے میں ڈاکٹر رائٹ کے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پاس پہنچ گیا اور اس طرح سارا معاملہ سامنے آ گیا" ——— عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"اور یہ گوہر رشید کس کھاتے میں مہمان بنا ہے ——— یہ تو انٹی نارکوٹکس بیورو کا ڈائریکٹر جنرل ہے" ——— بلیک زیرو نے فرش پر پڑے ہوئے گوہر رشید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اصل آدمی ہے ——— یہ ڈاجر گروپ کا سربراہ ہے یعنی ہاں جس طرح تم سیکرٹ سروس کے باس ہو ——— تنخواہ وصول کرتا ہے منشیات کے انسداد کی حکومت سے ——— اور کام کرتا تھا منشیات پھیلانے کا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ——— ؟ بلیک زیرو نے تمام حقیقت سمجھنے کے بعد پوچھا۔

"بس اب نمائش تو لگ گئی ہے مجرموں کی ——— اب صرف نمائش کی ٹکٹوں کی فروخت کا مسئلہ ہے ——— میرا خیال ہے کہ ٹھیکہ سپر فیاض کو دے دوں ——— اب ہم کہاں ٹکٹیں فروخت کرتے پھریں گے" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ——— میں سمجھ گیا ——— پھر مجھے اجازت ہے" ——— بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں تم چلو ——— ایسا نہ ہو کہ تم بھی حصہ مانگ بیٹھو" ——— عمران نے کہا۔

اور پھر بلیک زیرو سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

عمران نے جب سکرین کو روشن ہوتے اور بلیک زیرو کی ویگن کو

جاتے دیکھا تو اس نے مسکرا کر ٹیلیفون کا رسیور اٹھایا اور پھر فیاض کے نمبر گھمانے شروع کر دیئے۔

"یس فیاض سپیکنگ" ——— فیاض کی آواز سنائی دی۔

"کتنی فیاضی دکھا سکتے ہو سوپر" ——— ؟ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ——— ؟ میں سمجھا نہیں" ——— ؟ دوسری طرف سے فیاض نے کہا۔

"بس جہاں فیاضی دکھانے کا وقت آیا ——— تمہاری سمجھ غائب ہو جاتی ہے ——— اچھا پہلے مال دیکھ لو ——— پھر فیصلہ کر لینا" ——— عمران نے کہا۔

"مال ——— کیسا مال ——— ؟ یہ کیا چکر چلا رکھا ہے تم نے ——— سیدھی طرح بات کرو" ——— فیاض نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہاں میں نے مجرموں کی نمائش لگا رکھی ہے ——— اور تم اسے دیکھ رہے ہو" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"مجرموں کی نمائش ——— اوہ کیسے مجرم" ——— ؟ فیاض نے بڑی حیرت سے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"اب میرے خیال میں تمہاری سمجھ واپس آنے لگ گئی ہے ——— بہرحال سنو! ——— پوری فورس سمیت شمس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ پر پہنچ جاؤ اور اس نمائش کا افتتاح کرو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تقریباً پون گھنٹے بعد کال بیل کی آواز سنائی دی اور عمران نے مائیک کا بٹن آن کر دیا۔

"کون ہے" ——— ؟ عمران نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

"اوہ عمران! ——— میں فیاض ہوں" ——— دوسری طرف سے فیاض کی پرجوش آواز سنائی دی۔

"میں پھاٹک کھول رہا ہوں۔ آجاؤ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مائیک کا بٹن آف کر دیا۔

بٹن آف ہوتے ہی سکرین روشن ہو گئی اور پھر عمران نے پھاٹک کھلتے اور ایمبلی جنس پولیس کی جیپوں کو اندر داخل ہوتے دیکھا۔ سب سے آگے سوپر فیاض کی جیپ تھی۔ سوپر فیاض اپنی پوری یونیفارم میں ڈرائیور کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھا نظر آ رہا تھا۔

عمران مسکراتا ہوا آپریشن روم سے باہر کی طرف چل پڑا۔ تاکہ فیاض کو نمائش گاہ تک لے آئے۔

وسیع و عریض کمرے کے درمیان موجود ایک بیضوی میز گرد آٹھ افراد منہ پر نقاب پہنے بے حس و حرکت بیٹھے ہوئے تھے یوں لگتا تھا جیسے وہ انسان کی بجائے مجسمے ہوں۔ درمیان میں ایک اونچی نشست کی کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ ان سب افراد نے جو لباس پہن رکھے تھے ان پر مافیا کے مخصوص بیجز لگے ہوئے تھے۔ جن کے نیچے سرخ رنگ کے ہندسے تھے۔ جو ایک سے آٹھ تک تھے۔ یہ بدنام زمانہ تنظیم مافیا کے سنٹرل بورڈ کے ڈائریکٹران تھے جن کے تحت پوری دنیا میں مافیا کی خوفناک تنظیم عمل پیرا رہتی تھی۔

سنٹرل بورڈ کے ڈائریکٹران کی میٹنگ انتہائی اہم ترین امور پر بلائی جاتی تھی اور اس مقصد کے لئے ڈائریکٹران جو دنیا کے مختلف ممالک سے تعلق رکھتے تھے خصوصی طور پر بلائے جاتے تھے۔ مافیا کا چیئرمین جسے مافیا والے کوڈ میں گاڈ فادر کہتے تھے، صرف ان ڈائریکٹران کے ناموں اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پتوں سے واقف تھا۔ ورنہ وہ صرف اپنے نمبروں سے پہچانے جاتے تھے۔ ان میں سے ہر ایک جرائم کی دنیا میں اس قدر با اختیار تھا کہ جرائم کی دنیا میں کنگز کے نام سے پکارا جاتا تھا۔

یہ ہنگامی میٹنگ بھی گاڈ فادر نے طلب کی تھی اور تمام کنگز پہنچ چکے تھے۔ اب صرف گاڈ فادر کا انتظار تھا۔ یہ میٹنگ مافیا کے سپیشل ہیڈ کوارٹر جو دیانا میں تھا، بلائی گئی تھی اور اسے خفیہ رکھنے کے لیے انتہائی خصوصی انتظامات کیے گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد ہال کا اکلوتا دروازہ کھلا اور پھر ایک طویل القامت اور خاصا جسیم آدمی اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک بزنس بیگ تھا۔ اس کے چہرے پر سنہرے رنگ کا نقاب تھا۔ سینے پر مافیا کا بیج موجود تھا لیکن اس بیج پر کسی نمبر کی بجائے صرف ایک دائرہ بنا ہوا تھا جو گاڈ فادر کا خصوصی نشان تھا۔ یہ مافیا کا موجودہ چیئرمین تھا۔

گاڈ فادر کے اندر آتے ہی میز کے گرد بیٹھے ہوئے آٹھوں افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ وہ روایت کے مطابق گاڈ فادر کا استقبال کر کے اسے اپنی مکمل حمایت کا یقین دلا رہے تھے۔

"بیٹھ جائیے" ــــ آنے والے نے بھاری لہجے میں کہا اور بزنس بیگ کو میز پر رکھ کر وہ خالی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"آپ حضرات کا اس ہنگامی میٹنگ میں آنے کا شکریہ! ــــ لیکن پہلے میٹنگ کی روایتی کارروائی مکمل کر لی جائے۔ پھر بات ہو گی" ــــ گاڈ فادر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے بزنس بیگ کو نمبر ایک کی طرف کھسکا دیا۔ نمبر ایک نے بیگ کو سنبھالا اور پھر ایک جھٹکے

سے اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ کے تالوں پر اپنی انگلیاں رکھ کر انہیں مخصوص انداز میں گھمایا تو بیگ سے ہلکی سی سیٹی کی آواز نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بیگ نمبر دو کی طرف بڑھا دیا اور خود واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

نمبر دو نے بھی یہی کارروائی دوہرائی اور بیگ نمبر تین کی طرف کھسکا دیا۔ اسی طرح باری باری ہر ممبر نے بیگ کے تالے پر اپنی انگلیاں پہلے سے مختلف انداز میں گھمائیں اور جب بیگ سے سیٹی کی آواز نکلتی تو وہ بیگ آگے بڑھا دیتا۔ گاڈ فادر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ممبرز کی چیکنگ کا ایک خفیہ نظام تھا۔ بیگ کے تالوں میں ایک ایسا کمپیوٹر چیکنگ سسٹم نصب تھا جس میں ہر کنگ کی انگلیوں کے نشان اور انہیں مختلف زاویوں سے گھمانے کے کوڈ فٹ کیے گئے تھے۔ سیٹی کی آواز نکلنے کا مطلب تھا کہ کمپیوٹر نے اوکے کا الارم دے دیا ہے۔ اس طرح نقلی آدمی فوری طور پر ٹریس ہو سکتا تھا۔ ظاہر ہے اس کی انگلیوں کے مخصوص نشانات کے ساتھ ساتھ انگلیوں کو مخصوص زاویے میں گھمانے کا کوڈ شامل نہ ہوتا۔ اور نتیجہ یہ کہ کمپیوٹر اوکے کا الارم نہ دیتا۔ لیکن جب آٹھ کے آٹھ افراد اوکے ہو گئے تو بیگ واپس گاڈ فادر کے پاس پہنچ گیا۔ اب گاڈ فادر کی چیکنگ کا مرحلہ تھا۔ اس خصوصی بیگ کو کھولنے کا کوڈ صرف گاڈ فادر کو ہی معلوم تھا۔ اگر وہ بیگ کو کھول لیتا تو یقیناً وہ اصلی ہوتا ورنہ نقلی۔ چنانچہ گاڈ فادر نے اپنی انگلیاں بیگ کے تالے پر رکھیں اور پھر انہیں مختلف انداز میں دو تین بار گھمایا تو سیٹی کی آواز کے ساتھ ساتھ بیگ کا ڈھکن ایک جھٹکے سے کھل گیا۔ ہال میں موجود ہر فرد نے واضح طور پر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اطمینان کا طویل سانس لیا۔ کیونکہ اگر کمپیوٹر اوسے کا الارم نہ دیتا، تو سائنائیڈ میں بجھی ہوئی سوئیاں تالوں پر موجود انگلیوں میں خود بخود چبھ جاتیں اور نتیجہ فوری موت کی صورت میں نکلتا تھا۔ اس لئے جب تک اوسے کا مخصوص الارم نہ سنائی دیتا، ہر ممبر کی جان سولی پر ٹنگی رہتی۔ کیونکہ الارم نہ بجنے کا مطلب یقینی موت کے سوا اور کچھ نہ نکل سکتا تھا۔

"حفاظتی کارروائی مکمل ہو گئی ___ اب میں مختصر طور پر اس خصوصی ہنگامی میٹنگ کا مقصد بتا دیتا ہوں ___ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ مافیا کے مقابلے میں ایک نئی تنظیم ابھری جسے ڈاجر گروپ کے نام سے پکارا جاتا تھا ___ یہ تنظیم وسائل کے لحاظ سے خاصی کمزور تھی لیکن اپنی ایک ایجاد کی بنا پر دیکھتے ہی دیکھتے یہ پوری دنیا کی منشیات کی منڈی پر چھا گئی ___ منشیات کی دنیا میں اس ایجاد کو ٹریچ فائر کا نام دیا گیا۔ جسے کوڈ میں ٹی۔ ایف کہا جاتا تھا ___ ٹی۔ ایف کی روز افزوں مقبولیت نے مافیا کے کاروبار کو شدید دھچکا پہنچایا ___ مافیا نے ٹی۔ ایف کا تجزیہ اپنی لیبارٹریوں میں کرایا۔ تاکہ اس نئی ایجاد کا فارمولا حاصل کیا جا سکے۔ لیکن بے سود ___ ٹی۔ ایف کی اصل صورت سامنے نہ آ سکی۔ چنانچہ ٹی۔ ایف کا اصل فارمولا حاصل کرنے کے لئے کوشش کی گئی تو اطلاع ملی کہ ڈاجر گروپ نے اپنا ہیڈ کوارٹر ایشیا کے ایک ترقی پذیر ملک پاکیشیا میں قائم کیا ہوا ہے اور ٹی۔ ایف کی لیبارٹری بھی وہیں قائم کی گئی ہے وہیں سے ٹی۔ ایف کو پوری دنیا میں سپلائی کیا جاتا ہے ___ چونکہ یہ ملک ایک پس ماندہ ملک ہے اس لئے مافیا نے وہاں سے ٹی۔ ایف کے فارمولے کا حصول خاصا آسان سمجھا اور خود درمیان میں آنے کی بجائے تاکہ

پاکی روایت کے مطابق کہ منشیات میں ملوث دیگر تنظیموں سے براہ راست ابطہ نہ کیا جائے، ایک ایسی تنظیم کی خدمات حاصل کی گئیں جو بلیک میلنگ دھندہ بین الاقوامی سطح پر کرتی ہے اور خصوصی راز حاصل کرنے ماہر سمجھی جاتی ہے اس تنظیم کا نام راکوش ہے ___ راکوش نے ذمہ داری قبول کر لی اور پاکیشیا میں اپنی مقامی تنظیم کے ذمہ یہ کام لگایا ہم مطمئن ہو گئے کہ ٹی۔ ایف کا فارمولا اب مافیا کے پاس پہنچ جائے ___ لیکن اب ہیڈ کوارٹر کو جو اطلاعات ملی ہیں وہ انتہائی حیران کن اور انتہائی پریشان کر دینے والی ہیں ___ ان اطلاعات کے مطابق پاکیشیا میں ڈاجر گروپ کا خاتمہ کر دیا گیا ہے ___ اس کی لیبارٹری سازوسامان پر قبضہ کر لیا گیا ہے ___ تنظیم کے سربراہ اور اہم ارکان یا تو گرفتار کر لیا گیا ہے ___ یا قتل کر دیا گیا ہے ___ اس کے ساتھ ہی پاکیشیا میں راکوش کی مقامی تنظیم کا بھی خاتمہ کر دیا گیا ہے اور اس کے سربراہ ڈربی کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور پوری تنظیم کے ممبران اور ہیڈ کوارٹر پر قبضہ کر لیا گیا ہے اور یہ سارا کام سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے ایک سپرنٹنڈنٹ فیاض نامی شخص نے سرانجام دیا ہے ___ وہاں کے مقامی اخبارات سپرنٹنڈنٹ فیاض کے اس حیرت انگیز کارنامے کی تفصیلات سے بھرے ہوئے ہیں اور چونکہ اس کارنامے کا تعلق بین الاقوامی تنظیموں ڈاجر گروپ اور راکوش سے تھا اس لئے اس کارنامے کو سرکاری طور پر بین الاقوامی نارکوٹکس کنٹرول اتھارٹی کو بھی فیڈ کیا گیا اور انٹرنیشنل نارکوٹکس کنٹرول اتھارٹی نے وہاں سے ملنے والی تفصیلات پر کام کرتے ہوئے اس دنیا میں پھیلے ہوئے راکوش اور ڈاجر گروپ کے چیدہ چیدہ افراد کو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بھی گرفتار کر لیا ___ اس طرح یہ دونوں تنظیمیں بین الاقوامی سطح پر تقریباً ختم ہو چکی ہیں ___ یہاں تک تو حالات مافیا کے حق میں جاتے ہیں کہ ٹی۔ الیف سے مافیا کے کاروبار کو دھچکا پہنچانے والی تنظیم کا خاتمہ ہو گیا ___ لیکن اصل مسئلہ بھی یہیں سے شروع ہوتا ہے۔ اس سارے کارنامے کی تفصیلات میں ٹرینچ فائر کے فارمولے کا کہیں ذکر تک نہیں ___ ڈاجر لیبارٹری میں تیار شدہ ٹی۔ الیف خاصی مقدار میں پکڑی گئی۔ ساز و سامان اور مشینری پر بھی قبضہ کر لیا گیا ہے۔ لیکن فارمولا کہاں گیا ___ اس کے متعلق کوئی اشارہ تک کہیں موجود نہیں ہے" ___ گاڈ فادر نے پوری تفصیل بتانے کے بعد کھلے ہوئے بیگ میں سے مختلف زبانوں کے اخبارات کا ایک بڑا سا پلندہ نکالا اور انہیں ممبروں کے سامنے میز پر پھینک دیا۔

" یہ وہ اخبارات ہیں جن میں کسی نہ کسی طرح تفصیلات موجود ہیں۔ لیکن ٹی۔ الیف فارمولا ___ اس کے متعلق ایک لفظ بھی موجود نہیں" گاڈ فادر نے کہا۔

" گاڈ فادر! ___ مافیا کا مسئلہ تو حل ہو گیا ___ اب ٹی۔ الیف مارکیٹ میں نہیں آئے گی۔ پھر اس خصوصی اور ہنگامی میٹنگ کا کیا مقصد ہوا؟" ایک ممبر نے گونجدار لہجے میں کہا۔

" ہاں! ___ بظاہر تو یہی معلوم ہوتا ہے ___ لیکن ٹی۔ الیف ایک ایسی ایجاد ہے جس کی مقبولیت کے بعد عام منشیات کو قبول نہیں کیا جاتا ___ اس لئے مافیا کا کاروبار اسی طرح ڈاؤن ہے ___ یہ درست ہے کہ جب ٹی۔ الیف موجود نہ ہو گی تو آہستہ آہستہ کاروبار معمول پر آ جائے

لیکن اگر مافیا ٹی۔ الیف کا فارمولا حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے پھر مافیا بلاشبہ اسے مارکیٹ میں ڈال کر اربوں کھربوں کا کاروبار کر سکتی ہے ___ میں نے یہ خصوصی میٹنگ اس لئے طلب کی ہے یہ فیصلہ کیا جا سکے کہ کیا ہم ٹی۔ الیف فارمولے کے حصول کے لئے کوئی نیا منصوبہ تیار کریں ___ یا اسے چھوڑ دیں ___ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ یہ فارمولا ہمارے مقابلے میں کسی نئی پارٹی کے پاس پہنچ جائے اور ایک بار پھر مافیا پیچھے رہ جائے ___ اور اگر ہم یہ فیصلہ کر لیں کہ ٹی۔ الیف فارمولا مافیا نے حاصل کرنا ہے تو اس کی عملی شکل کیا ہو گی" گاڈ فادر نے میٹنگ کا مقصد بتاتے ہوئے کہا۔

" گاڈ فادر! ___ آپ کا خیال بالکل درست ہے ___ مافیا کو یہ فارمولا ضرور حاصل کرنا چاہیئے ___ اس سے مافیا کا کاروبار کئی گنا بڑھ جائے گا" ___ کنگ فور نے کھڑے ہو کر کہا اور پھر باری باری تقریباً سب نے کنگ فور کی تائید کر دی۔

" تو یہ فیصلہ ہو گیا کہ مافیا کو خاموش بیٹھ جانے کی بجائے ٹی۔ الیف کا فارمولا حاصل کرنا ہے" ___ گاڈ فادر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ___ اب یہ طے کیا جائے کہ اس کے لئے کیا کیا جائے؟" ___

" یہ بات تو طے ہے کہ فارمولا اس سپرنٹنڈنٹ فیاض نے لازماً حاصل کر لیا ہو گا ___ اب آگے دو صورتیں ہو سکتی ہیں ___ ایک تو یہ کہ اس نے اس فارمولے کو صرف اپنی ذات تک محدود رکھا ہو تاکہ کسی خواہشمند پارٹی سے خفیہ طور پر اس کا سودا بھاری قیمت میں کیا جا سکے ___ یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ اس نے یہ فارمولا حکومت کے پاس

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جمع کرایا ہو ___ اور حکومت نے اس کی اہمیت کے پیش نظر اسے خفیہ رکھا ہو" ___ کنگ تھری نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ فارمولا ان کے ہاتھ ہی نہ آیا ہو ___ وہ کسی خفیہ مقام پر اب بھی موجود ہو اور اس کا علم ڈاجر گروپ کے گرفتار افراد کو ہو ___ ہو سکتا ہے کہ کل انہیں حکومت کی قید سے فرار کرا دیا جائے اور اس کے بعد ڈاجر گروپ کسی اور ملک میں ہیڈ کوارٹر اور لیبارٹری قائم کر کے ٹی۔ ایف کی تیاری اور سپلائی شروع کر دے" ___ کنگ سیون نے کہا۔

" یہ سب امکانات میرے ذہن میں بھی تھے اور میں نے یہ میٹنگ بلانے سے پہلے ان امکانات کے بارے میں چھان بین ضروری سمجھی چنانچہ ہنگامی طور پر جو اطلاعات ہم نے اکٹھی کی ہیں۔ ان کے مطابق سپرنٹنڈنٹ فیاض ایک عام سا افسر ہے ___ اس سے اتنا بڑا کارنامہ سرزد ہونا ناممکنات میں سے ہے ___ اور یہ بھی علم ہوا ہے کہ راکوش کے مقامی سربراہ ڈربی کا وہ دوست تھا اور ڈاجر گروپ اور ٹی۔ ایف کے بارے میں بنیادی معلومات ڈربی نے ہی سپرنٹنڈنٹ فیاض کو پہنچائیں۔ اس کا مقصد یہ تھا کہ پاکیشیا کے ایک آدمی علی عمران تک یہ معلومات پہنچ جائیں ___ علی عمران کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے ___ بظاہر ایک احمق سا شخص ہے۔ لیکن درحقیقت انتہائی خطرناک آدمی ہے ___ ڈربی کا مقصد تھا کہ جب فیاض ٹی۔ ایف کی لیبارٹری پر قبضہ کرے گا تو اسے بھاری رقم دے کر وہ فارمولا خفیہ طور پر خرید کر لیا جائے گا ___ لیکن جو

نتیجہ نکلا وہ اس کی توقعات کے خلاف تھا ___ سپرنٹنڈنٹ فیاض نے ڈربی اور راکوش کی پوری تنظیم کو گرفتار کر لیا۔ ٹی۔ ایف لیبارٹری اور ڈاجر گروپ بھی اسی کے ہاتھوں گرفتار ہو گیا ___ یہ امکان بھی بتایا گیا ہے کہ یہ اصل کارنامہ عمران کا ہو سکتا ہے جو کہ سپرنٹنڈنٹ فیاض کا دوست ہے اور اکثر اس سے بھاری رقم لے کر اس کی خاطر ایسے کارنامے انجام دیتا رہتا ہے جو بعد میں سرکاری طور پر سپرنٹنڈنٹ فیاض کے کھاتے میں ڈال دیئے جاتے ہیں ___ چنانچہ ہو سکتا ہے کہ عمران نے فارمولے پر قبضہ کر لیا ہو اور سپرنٹنڈنٹ فیاض کو اس کی ہوا بھی نہ لگنے دی ہو ___ ایک اور اطلاع بھی ملی ہے کہ لیبارٹری کا روح رواں ایک شخص ڈاکٹر رائٹ ہے ___ یقیناً فارمولا اس کے قبضے میں ہو گا ___ یا اس کے ذہن میں ہو گا۔ وہ شخص گرفتار ہو چکا ہے اور زندہ ہے ___ ان تمام اطلاعات کے بعد اب سوچنا چاہیئے کہ فارمولا کس کے پاس ہو گا اور کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے" ___ ؟ گاڈ فادر نے کہا۔

" فادر ! ___ اب تو صورت حال بالکل واضح ہو گئی ہے۔ فارمولا تین اشخاص تک محدود ہو گیا ___ سپرنٹنڈنٹ فیاض ___ علی عمران اور ڈاکٹر رائٹ ___ ان تینوں میں سے کسی کے پاس یقیناً یہ فارمولا موجود ہو گا تو تینوں پر ٹرائی کی جائے ___ ان میں سے کسی سے بہرحال فارمولا مل سکتا ہے" ___ کنگ ٹو نے مطمئن لہجے میں کہا۔

" کنگ ٹو کی بات درست ہے ___ میرا خیال ہے کہ ان تینوں کو اغوا کر لیا جائے اور پھر ان میں سے جس کے پاس بھی یہ فارمولا ہو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس سے حاصل کر کے ان تینوں کا خاتمہ کر دیا جائے" ___ کنگ سیون نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا اور کنگ سیون کی اس تجویز کی سب نے بھرپور انداز میں تائید کر دی۔

"ٹھیک ہے ___ یہ فیصلہ ہو گیا کہ ان تینوں کو اغوا کیا جائے ___ ڈاکٹر رائٹ کسی جیل میں ہو گا اُسے وہاں سے فرار کرانا ہو گا ___ باقی دونوں افراد کو آسانی سے اغوا کیا جا سکتا ہے ___ لیکن یہ کام کون کرے گا؟" گاڈ فادر نے کہا۔

"مافیا کرے گی ___ اور کون کرے گا" ___ کنگ تھری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا جیسے اُسے گاڈ فادر کی الجھن سمجھ میں نہ آئی ہو ___

"مجھے ذاتی طور پر اس سے اختلاف ہے ___ مافیا میری یہ فیلڈ نہیں ہے ___ اور بظاہر یہ کام آسان نظر آتا ہے۔ لیکن جہاں تک مجھے معلومات ہیں یہ کام انتہائی مشکل ہے ___ میں مافیا کو سامنے لائے بغیر فارمولا حاصل کرنا چاہتا ہوں ___ ہمارے پاس فنڈز کی کوئی کمی نہیں ہے اور ٹی۔ ایف کے فارمولے کے لئے ہم بے دریغ روپیہ خرچ کر سکتے ہیں تو پھر کیوں نہ کسی ایسی تنظیم کی خدمات حاصل کی جائیں جو ان کاموں میں ماہر ہو" ___ گاڈ فادر نے کہا۔

"گاڈ فادر کی بات درست ہے ___ مافیا اپنی روایت کی پابند ہے" ___ دو تین ممبروں نے گاڈ فادر کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"لیکن فادر! ___ اگر وہ تنظیم ناکام ہو گئی تو پھر ہم دوسری تنظیم کی خدمات حاصل کریں گے ___ پھر اس کی ناکامی کے بعد تیسری ___ آخر کب تک ہم یہ سلسلہ جاری رکھیں گے ___ پھر ہو سکتا ہے کہ یہ فارمولا جس تنظیم

ہاتھ چڑھے تو وہ مافیا سے غداری کر جائے" ___ ایک ممبر نے کہا۔

"ہم فارمولے کی کوئی بات ہی آؤٹ نہیں کریں گے ___ ہمیں تو صرف ان افراد کو اغوا کرانا ہے اور بس ___ باقی معلومات تو ہم خود ان سے حاصل کر لیں گے" ___ گاڈ فادر نے کہا۔

"یہ درست ہے ___ اس طرح فارمولا خفیہ رہے گا ___ میں اس لئے میں پرائڈ کا نام تجویز کرتا ہوں ___ پرائڈ ایک مختصر سی تنظیم ہے۔ صرف دس افراد پر مشتمل ___ لیکن ان کی کارکردگی ایسے کاموں میں بے مثال ہے ___ وہ اپنے شکار پر عقابوں کی طرح جھپٹتے ہیں اور مہینوں کا کام صرف گھنٹوں میں کر لیتے ہیں ___ کسی بھی آدمی کو وہ پاتال سے نکال لانے کا گر جانتے ہیں" ___ کنگ ایٹ نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا اور پھر پرائڈ کا نام سنتے ہی سب ممبروں نے اپنے اپنے طور پر پرائڈ کی حمایت کر دی۔ کیونکہ ذاتی طور پر وہ سب اس تنظیم کے کارنامے جانتے تھے۔

"اوکے ___ پرائڈ کا فیصلہ ہو گیا ___ پرائڈ سے رابطہ کون قائم کرے گا" ___؟ گاڈ فادر نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"پرائڈ کے سربراہ کرنل اوتھم کو میں اچھی طرح جانتا ہوں ___ اگر آپ اجازت دیں تو میں یہیں بیٹھے آپ کے سامنے اس سے بات کر سکتا ہوں" ___ کنگ ایٹ جس نے پرائڈ کا نام تجویز کیا تھا، فوراً کہا۔

"ٹھیک ہے ___ اگر ایسا ہو جائے تو زیادہ اچھا ہے ___ آپ ان سے بات کریں گے مارٹ الیکسٹن" ___؟ گاڈ فادر نے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"فون پر ـــ وہ یہیں رہتا ہے" ـــ کنگ ایٹ نے کہا۔
گاڈ فادر نے سر ہلاتے ہوئے میز کے کنارے پر لگا ہوا ایک بٹن
دبا دیا۔

بٹن دبتے ہی کھٹاک کی آواز سنائی دی اور میز کی سطح کا ایک حصہ
کسی ڈھکن کی طرح کھل گیا۔ دوسرے لمحے ایک وائرلیس فون سیٹ باہر
نکل آیا۔

"لو بات کر لو ـــ اس فون سے ہمارا نمبر یا ٹھکانہ ٹریس نہیں ہو سکتا
اس لئے ہم محفوظ رہیں گے" ـــ گاڈ فادر نے کہا اور کنگ ایٹ نے
فون اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور اس کا رسیور اٹھانے سے پہلے اس
کے آخری نچلے حصے میں موجود سرخ رنگ کے بٹن کو پریس کر دیا۔ اس
بٹن کے پریس ہوتے ہی وائرلیس فون کا سلسلہ مافیا کے خفیہ ہیڈ کوارٹر
کے خفیہ نمبر سے منسلک ہو گیا۔ اور اس میں ڈائلنگ ٹون آنی شروع ہو گئی
کنگ ایٹ نے رسیور اٹھایا اور مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ساکس امپورٹرز" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کرنل سے لائن نمبر تھری پر بات کرائی جائے کنگ ایٹ آن
دی لائن" ـــ کنگ ایٹ نے لہجے کو بھاری اور تحکمانہ بناتے ہوئے کہا۔

"اوہ! یس سر ـــ ہولڈ آن کیجئے" ـــ دوسری طرف سے گھبرائے
ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا۔

"کرنل اوتھم آن لائن نمبر تھری" ـــ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک
چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"کرنل! ـــ کنگ ایٹ" ـــ کنگ ایٹ نے بھاری لہجے میں کہا۔

"اوہ یس! ـــ فرمایئے کیا خدمت کروں" ـــ؟ کرنل کا لہجہ نرم
پڑ گیا۔

"میں پرائڈ کو ایک کام دینا چاہتا ہوں" ـــ کنگ ایٹ نے کہا۔

"گڈ! ـــ پرائڈ، کنگ ایٹ کا کام کر کے فخر محسوس کرے گا" ـــ
کرنل نے جواب دیا۔

"پاکیشیا سے تین افراد کو اغوا کر کے صحیح سالم حالت میں
تھرٹی سکس ریونیو پہنچانا ہے" ـــ کنگ ایٹ نے کہا۔

"تین افراد کو ـــ براہ کرم تفصیل بتایئے ـــ کیا ان تینوں کو اکٹھا
لے آنا ہے ـــ یا باری باری" ـــ؟ کرنل نے کہا۔

"اکٹھا ـــ ان میں سے ایک پاکیشیا کی سنٹرل انٹیلی جنس کا سپرنٹنڈنٹ
فیاض ہے ـــ دوسرا اس کا دوست ایک عام شخص علی عمران ہے۔
اور تیسرا ایک ڈاکٹر رائٹ نامی شخص ہے ـــ جسے فیاض نے گرفتار کر
کے جیل میں ڈالا ہوا ہے" ـــ کنگ ایٹ نے کہا۔

"ان کے تفصیلی کوائف مہیا ہو سکتے ہیں" ـــ؟ کرنل نے پوچھا۔

"بس اس سے زیادہ نہیں ـــ بہرحال سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ان
دونوں کے متعلق تفصیلات حاصل کی جا سکتی ہیں ـــ لیکن سپرنٹنڈنٹ
فیاض کو کوئی جسمانی یا ذہنی عارضہ لاحق نہیں ہونا چاہئے۔ اور سپرنٹنڈنٹ
فیاض سرکاری آدمی ہے اس کا پتہ آسانی سے حاصل کیا جا سکتا ہے"
کنگ ایٹ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ کام ہو جائے گا" ـــ کرنل نے حامی بھرتے ہوئے کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"کام کی مدت اور معاوضہ ـــــ یہ بات نوٹ کر لی جائے کہ ہمیں کم از کم وقت میں کام مکمل چاہیئے" ـــــ کنگ ایٹ نے کہا۔

ایک ہفتہ دے دیں ـــــ ویسے مجھے یقین ہے کہ کام اس سے پہلے ہو جائے گا ـــــ بہرحال ایک ہفتہ طے ہو سکتا ہے ـــــ اور معاوضہ اخراجات کے علاوہ تین لاکھ ڈالر ہو گا" ـــــ کرنل نے کہا۔

"منظور ہے" ـــــ کنگ ایٹ نے فوراً ہی جواب دیا۔

"اوکے! ـــــ تھینک یو" ـــــ دوسری طرف سے کرنل نے خوشگوار لہجے میں کہا اور کنگ ایٹ نے بھی اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

"یہ مرحلہ تو بخوبی طے ہو گیا ہے ـــــ اب میرے خیال میں آئندہ میٹنگ ایک ہفتے بعد طے کر لی جائے تاکہ ان تینوں سے فیصلہ کن پوچھ گچھ سب کے سامنے کی جا سکے" ـــــ گاڈفادر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ میٹنگ کا مقام بھی طے کر لیا جائے تاکہ پھر ہدایات پہنچنے کا انتظار نہ رہے" ـــــ ایک ممبر نے کہا۔

"زیرو پوائنٹ مقام ہو گا ـــــ وہاں سے ان کی سائنسی چیک اپ کو ہم خود بھی خفیہ طور پر چیک کر سکتے ہیں" ـــــ گاڈفادر نے کہا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اس کے اٹھتے ہی باقی افراد بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر تیزی سے باری باری دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔

فیاض جب ال سے باہر نکلا تو خوشی کے مارے اس کی باچھیں کانوں تک آ رہی تھیں۔ اس کے پیر ہی زمین پر نہ ٹک رہے تھے۔ اعلیٰ سطحی میٹنگ میں اس کے اس کارنامے کی اس قدر تعریف کی گئی تھی کہ فیاض کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے آج اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو گیا ہو۔ خصوصی اجلاس سرکاری طور پر فیاض کے کارنامے کو بھرپور انداز میں سراہنے کے لئے بلایا گیا تھا۔ اس میں سر رحمان کے ساتھ ساتھ سیکرٹری وزارت خارجہ سر سلطان اور دیگر محکموں کے سربراہ شامل تھے۔ سر رحمان کی خوشی بھی قابل دید تھی۔ آخر ان کے ایک ماتحت نے ایسا کارنامہ سرانجام دیا تھا جس نے ان کے محکمے کی ساکھ میں بے پناہ اضافہ کیا تھا۔ اس لئے سر رحمان نے کئی بار سر سلطان کو طنزیہ اشارے بھی کئے تھے کہ سیکرٹ سروس تو بس گھاس کھودتی رہتی ہے۔ اصل کام تو انٹیلی جنس کرتی ہے اور سر سلطان بس مسکرا کر رہ گئے تھے۔ کیونکہ بلیک زیرو پہلے ہی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

انہیں تمام تفصیل بتا چکا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ کیا کہہ سکتے تھے اب وہ سر رحمان کو کیا بتاتے کہ وہ اپنے ماتحت کے اس کارنامے پر اس قدر پھول رہے ہیں جس میں اس کا ایک فیصد بھی حصہ نہیں ہے بلکہ یہ کارنامہ تو ان کے اس ناخلف بیٹے نے سرانجام دیا ہے جسے وہ کام چور اور احمق کہتے ہوئے نہیں تھکتے۔

فیاض بھرپور داد وصول کر کے جب میٹنگ ہال سے نکلا تو اس نے فوری طور پر آج رات کو کسی خوبصورت ماحول میں جشن کامیابی منانے کا فیصلہ کر لیا۔ اور ظاہر ہے اس جیسے آدمی کے لئے کنگ ہوٹل کے خفیہ تہہ خانوں سے زیادہ خوبصورت ماحول اور کونسا ہو سکتا تھا جہاں دنیا کا حسن ارزاں مل جاتا تھا۔

چنانچہ وہ میٹنگ ہال سے نکل کر اپنی جیپ میں بیٹھا اور پھر اسے چلاتا ہوا مرکزی سیکرٹریٹ سے باہر نکل آیا۔ یہ میٹنگ مرکزی سیکرٹریٹ ہال میں منعقد کی گئی تھی۔ ایک لمحے کے لئے اسے عمران کا خیال آیا کہ وہ عمران کو ہمراہ لے لے۔ لیکن دوسرے لمحے اس نے یہ خیال جھٹک دیا۔ کیونکہ وہ عمران کی عادت جانتا تھا کہ وہ ہمیشہ رنگ میں بھنگ ڈال دیتا ہے اور فیاض آج صرف رنگ ہی رنگ دیکھنا چاہتا تھا۔ اپنا پسندیدہ اور دلفریب رنگ۔

وہ جیپ چلاتا ہوا مرکزی سیکرٹریٹ سے سیدھا اپنے دفتر پہنچا۔ اس نے وہاں سادہ لباس کا ایک جوڑا رکھا ہوا تھا۔ ظاہر ہے یونیفارم میں تو کنگ ہوٹل نہ جا سکتا تھا اور گھر جانے کے بعد باہر نکلنے کیلئے سو بہانے تراشنے پڑتے۔ اس الجھن سے بچنے کے لئے اس نے یہ انتظام کر رکھا تھا۔

جیپ کو دفتر کے سامنے روک کر فیاض نیچے اترا اور پھر یوں اکڑتا اپنے دفتر کی طرف بڑھا جیسے کوئی بادشاہ کسی قلعے کو فتح کرنے کے بعد مفتوحہ علاقے میں داخل ہوتا ہے۔

"صاحب! ایک مس صاحبہ کافی دیر سے آپ کی منتظر ہیں" ——— دروازے پر موجود چپڑاسی نے بڑا زوردار سلیوٹ کرتے ہوئے فیاض سے کہا۔

"مس صاحبہ ——— کون ہے وہ" ——— ؟ فیاض چونک پڑا۔

"کوئی غیر ملکی مس صاحبہ ہیں ——— کہہ رہی تھیں کہ انہیں صاحب سے ذاتی کام ہے" ——— چپڑاسی نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"ذاتی کام ——— اچھا میں دیکھتا ہوں" ——— فیاض نے سر ہلاتے ہوئے اور پھر دفتر کا پردہ ہٹا کر جیسے ہی وہ کمرے میں داخل ہوا اس کے قدم ٹھٹک گئے۔ اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن میں بجلیاں سی بھر گئی ہوں۔

"اوہ! ——— آپ یقیناً سپرنٹنڈنٹ فیاض ہیں" ——— کرسی پر موجود غیر ملکی مگر انتہائی خوبصورت دوشیزہ نے فیاض کو اندر داخل ہوتے دیکھ کر کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ وہ اس قدر خوبصورت اور جوان تھی کہ فیاض کو یوں محسوس ہوا جیسے پوری دنیا کا حسن اس کے جسم میں اکٹھا ہو گیا ہو۔ اور اس پر اس کا انتہائی حد تک عریاں اور چست لباس۔

"آپ ——— اوہ ——— آپ تشریف رکھئے ——— میرا نام فیاض ہے" ——— فیاض نے بڑی مشکل سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اس کے باوجود حسن کی فراوانی نے اس کی زبان کو لڑکھڑانے پر مجبور کر دیا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"میرا نام روزی ہے ___ روزی پرائڈ" ___ اس حسن مجسم نے مسکراتے ہوئے مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھایا اور فیاض نے جب بے اختیار ہو کر اس کا ہاتھ تھاما تو مس روزی کے گرم اور گداز ہاتھ نے فیاض کے جسم میں ایک عجیب سی سنسنی پھیلا دی۔ اس کا جی نہ چاہ رہا تھا کہ اس حسن مجسم کا ہاتھ چھوڑ دے۔ لیکن اسی لمحے چپڑاسی اندر آ کر کھنکارا تو فیاض بری طرح چونک پڑا۔

"کیا بات ہے ___ کیوں آئے ہو" ___ ؟ فیاض نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"سس ___ سر ___ میں نے سوچا کہ شاید کوئی حکم ہو" ___ چپڑاسی نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"گٹ آؤٹ" ___ فیاض نے دھاڑتے ہوئے کہا اور چپڑاسی کان دبا کر مڑا اور غائب ہو گیا۔

"آپ بڑے سخت مزاج حاکم محسوس ہوتے ہیں ___ حالانکہ بظاہر آپ اتنے سخت مزاج لگتے نہیں" ___ مس روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ یہ بات نہیں مس روزی! ___ دراصل یہ احمق لوگ سیدھی بات سمجھتے ہی نہیں ___ ارے آپ تشریف رکھیئے۔ آپ کھڑی کیوں ہیں" ___ فیاض نے فوراً ہی چہرے کو نرم بناتے ہوئے اور موڈ کو خوشگوار کرتے ہوئے کہا اور خود گھوم کر اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔ لیکن اس کی نظریں مس روزی کے جسم پر یوں گڑی ہوئی تھیں جیسے اس کی آنکھوں میں ایکسرے پلانٹ نصب کر دیا گیا ہو۔

"میرا تعلق انٹرنیشنل انٹی نارکوٹک ایجنسی سے ہے ___ جب

آپ نے ڈاجر گروپ اور اس کی جدید ایجاد ٹی۔ ایف کی لیبارٹری کا خاتمہ کیا ہے پوری دنیا میں آپ کے کارناموں کی دھوم ہے" ___ روزی نے بڑے لگاوٹ بھرے انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ___ یہ ایسی کوئی فخر کی بات نہیں ___ میرے لئے تو یہ معمول کی کارروائی ہے ___ بہرحال مجھے خوشی ہے کہ آپ جیسی شخصیت نے بھی اسے سراہا ہے" ___ فیاض نے پھول کی طرح کھلتے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ روزی کے سامنے ہی اپنے آپ کو تھپکی دے کہ اس نے واقعی ایک لازوال کارنامہ سرانجام دیا ہے۔

"میں یہاں ایجنسی کی طرف سے ٹی۔ ایف لیبارٹری کے متعلق مزید تحقیق کے لئے آئی ہوں ___ لیکن آپ سے ملاقات سے پہلے میرا تاثر یہی تھا کہ آپ کوئی بوڑھے ___ سخت مزاج ___ اور سرد مہر بزرگ ٹائپ کے آفیسر ہوں گے ___ لیکن آپ سے ملاقات کے بعد میرا تاثر غلط ثابت ہوا ہے ___ آپ تو انتہائی خوش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ دلچسپ بھی ہیں ___ درحقیقت میں بہت متاثر ہوئی ہوں ___ اور مجھے یقین ہے کہ آپ کے ساتھ میرا وقت بے حد اچھا گذرے گا" ___ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ مس روزی! ___ میں ہر ممکن خدمت کے لئے تیار ہوں ___ آپ کہاں ٹھہری ہوئی ہیں" ___ فیاض، روزی کے اس بے باکانہ انداز پر اور بھی کھل اٹھا۔

"یہاں میرے ایک انکل رابرٹ لاسن گلشن آباد میں رہتے ہیں، بوڑھے اور اکیلے آدمی ہیں ___ میں نے وہیں stay کیا ہے ___ وہ

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مردم بیزار ٹائپ آدمی ہیں۔ اپنے کمرے میں اکیلے پڑے رہتے ہیں۔ وہاں کوئی ڈسٹربنس نہیں ہوگی ___ کیا آپ مجھے کمپنی دیں گے ___ دراصل مجھے اکیلے رہنے سے بے حد خوف آتا ہے" ___ روزی نے شہد بھرے انداز میں کہا۔

اوہ ___ ضرور ضرور ___ یہ میری خوش قسمتی ہوگی مس روزی ___ کہ آپ جیسی حسین اور دلکش شخصیت کے ساتھ وقت گذرے ___ آپ پہلے فرمائیے کہ آپ کیا پینا پسند فرمائیں گی؟" ___ فیاض نے اپنے دل میں اٹھنے والے مسرت کے طوفان کو بڑی مشکل سے دباتے ہوئے کہا۔

"اوہ ___ تھینک یو ___ یہاں دفتری ماحول میں مجھے وحشت سی ہوتی ہے ___ ایسا نہیں ہو سکتا کہ آپ میرے ساتھ چلیں ___ اور ہم اپنی کوٹھی کے آزاد ماحول میں بیٹھ کر کچھ پیگ پلائیں ___ نجانے کیا بات ہے کہ آپ سے جدا ہونے کو جی نہیں چاہتا" ___ روزی نے کہا اور فیاض یوں سر ہلانے لگا جیسے اُسے ہفت اقلیم کی دولت مفت میسر آ گئی ہو۔ اور اس کے نقطہ نظر سے بات بھی درست تھی۔ وہ تو کنگ ہوٹل کے تہہ خانوں میں رات گذارنے کا پروگرام بنا رہا تھا جب کہ ایک ایسی حسینہ پکے ہوئے پھل کی طرح اس کی جھولی میں خود آ گری تھی جس کے لئے وہ پورے کنگ ہوٹل کو لات مار سکتا تھا اور پھر حسینہ بھی ایسی کہ جو خود اسے دعوتِ ناز دے رہی ہو۔

"اوہ! ___ یہ میری خوش قسمتی ہے ___ میں لباس بدل لوں" ___ فیاض نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"رہنے دیجئے ___ آپ یونیفارم میں بہت خوبصورت لگتے ہیں۔

انتہائی وجیہہ ___ میں نے آج تک کسی پر یونیفارم اتنی سجتی ہوئی نہیں دیکھی" ___ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض تو بس بے قابو ہونے لگ گیا۔

"آیئے" ___ فیاض نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور روزی بھی اٹھ کھڑی ہوئی۔

فیاض اُسے لے کر باہر کھڑی جیپ میں آ بیٹھا اور چند لمحوں بعد اس کی جیپ دفتر کی عمارت سے نکل کر مین روڈ پر آ گئی۔ دفتر سے باہر آتے ہی روزی نے اس کا ایک ہاتھ اپنے ہاتھ میں تھام لیا اور اُسے آہستہ آہستہ دبانے لگی۔

"ارے ارے خیال کیجئے ___ ایکسیڈنٹ ہو جائے گا" ___ روزی نے چند لمحوں بعد گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور فیاض نے جس کے ہاتھ پھولنے شروع ہو گئے تھے بڑی مشکل سے جیپ کو کنٹرول کیا۔ اس کا چہرہ جذبات کی شدت سے سرخ ہو رہا تھا۔

"آپ بہت خوبصورت ہیں مس روزی! ___ آپ کی تعریف کے لئے تو میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں" ___ سو پر فیاض نے رک رک کر کہا اور مس روزی مسکرا دی۔

مختلف سڑکوں سے گذرنے کے بعد جیپ گلشن آباد میں داخل ہو گئی تو روزی نے ایک جدید انداز میں تعمیر شدہ خوبصورت کوٹھی کی طرف اشارہ کیا اور فیاض نے جیپ اس کوٹھی کے پھاٹک کی طرف موڑ دی۔ گیٹ پر جیسے ہی جیپ رکی مس روزی اچھل کر نیچے اتری اور اس نے پھاٹک کی چھوٹی کھڑکی کی باہر سے لگی ہوئی کنڈی کھول دی اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

پھر اندر داخل ہو گئی۔ چند لمحوں بعد اس نے پھاٹک کو اندر سے کھول دیا اور فیاض کو جیپ اندر لے آنے کے لئے کہا۔

فیاض جیپ اندر لے آیا تو روزی نے پھاٹک بند کیا اور پھر اچھل کر دوبارہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی اور فیاض جیپ کو پورٹیکو میں لیتا گیا جہاں ایک لمبی سی سفید رنگ کی کار پہلے سے موجود تھی۔ کوٹھی میں کوئی فرد نظر نہ آ رہا تھا۔

"آیئے! ۔۔۔ انکل سے ملیں گے یا ۔۔۔" روزی نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"بوڑھے آدمی ہیں کہیں ۔۔۔" فیاض نے انجن بند کر کے نیچے اترتے ہوئے الجھے لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ میں سمجھ گئی ۔۔۔ واقعی نوجوانوں کے درمیان بوڑھوں کا کیا کام ۔۔۔ آیئے" ۔۔۔ روزی نے آگے بڑھ کر باقاعدہ فیاض کا ہاتھ تھامتے ہوئے کہا۔ اور پھر وہ فیاض کا بازو تقریباً جھلاتی ہوئی عمارت کے اندر داخل ہو گئی۔ ایک چھوٹی راہداری میں سے ہو کر وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئے۔ یہ کمرہ خواب گاہ کے سے انداز میں سجا ہوا تھا۔ جب کہ ساتھ ہی ایک میز اور اس کے گرد چند کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔

"کیسا کمرہ ہے" ۔۔۔ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے مڑ کر کمرے کا دروازہ بند کر کے اسے چٹخنی لگا دی۔ فیاض کی آنکھوں میں مزید چمک ابھر آئی۔ حالات اس کی توقع سے زیادہ سازگار ہوتے جا رہے تھے۔

"اوہ ۔۔۔ انتہائی شاندار ۔۔۔ انتہائی حسین ۔۔۔ اور پھر آپ کی موجودگی

نے تو اس کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں" ۔۔۔ فیاض نے میٹھے عاشقانہ انداز میں کہا۔

"بیٹھیے ۔۔۔ میں آپ کو ایسی پرانی شراب پلاتی ہوں جو نایاب ہے۔ انکل نے خاص طور پر مجھے تحفہ دیا ہے" ۔۔۔ روزی نے کہا اور پھر ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے الماری کھول کر اس میں سے ایک پرانی وضع کی بڑی سی بوتل نکالی اور ساتھ ہی دو جام نکالے۔ الماری بند کر کے اس نے بوتل اور جام میز پر رکھے اور فیاض کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ فیاض اسے ایسی نظروں سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسے کچا چبا جائے گا۔ روزی نے مسکراتے ہوئے بوتل کا کاک کھولا اور پھر دونوں جام شراب سے بھر دیئے۔

"آپ کی وجاہت کے نام" ۔۔۔ روزی نے اپنا جام اٹھا کر فیاض کے جام سے ٹکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کے بے پایاں حسن کے نام" ۔۔۔ فیاض نے پینے سے پہلے ہی نشے میں ڈوبے ہوئے لہجے میں کہا اور روزی مسکرا دی۔

"سوپر فیاض! ۔۔۔ وہاں یہ افواہ گشت کر رہی تھی کہ آپ کے اس کارنامے کے پیچھے کسی علی عمران نامی شخص کا ہاتھ ہے" ۔۔۔ روزی نے گھونٹ بھرتے ہوئے کہا۔

اور عمران کا نام سنتے ہی فیاض نے یوں منہ بنایا جیسے مصری چلتے چلتے اچانک کرنین کی گولی پر دانت پڑ گیا ہو۔

"اوہ ۔۔۔ بکواس ہے ۔۔۔ اس احمق نے کیا کرنا ہے ۔۔۔ بس اسے تو

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

باتیں بنانا آتی ہیں" ـــــ فیاض نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اس کا مطلب ہے کہ عمران واقعی کوئی آدمی ہے ـــ کون ہے وہ ـــ؟ کیا وہ آپ کا افسر ہے" ـــ؟ روزی نے کہا۔

" ارے نہیں ـــ بس بے کار سا آدمی ہے ـــ ہمارے چیف ڈائریکٹر جنرل سر رحمان کا بیٹا ہے ـــ اس لئے میں اسے لفٹ کرا دیتا ہوں" ـــ فیاض نے یوں کہا جیسے اسے عمران کے نام سے ہی کوفت ہو رہی ہو۔

" اچھا تو وہ ڈائریکٹر جنرل کا بیٹا ہے ـــ انہی کی کوٹھی میں رہتا ہوگا" ـــ روزی نے کہا۔

" ارے نہیں ـــ انہوں نے تو مدت سے اسے گھر سے نکال دیا ہوا ہے ـــ یہ تو میں نے اس پر رحم کھا کر اپنا فلیٹ اسے دیا ہوا ہے جہاں وہ باورچی کے ساتھ رہتا ہے" ـــ فیاض نے جواب دیا۔

" اکیلا رہتا ہے" ـــ؟ روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہاں! ـــ اس نے شادی ہی نہیں کی ـــ بس اس کا احمق باورچی اور وہ خود رہتا ہے ـــ لیکن مس روزی! ـــ پلیز اس کا ذکر چھوڑو۔ مجھے کوفت ہو رہی ہے" ـــ فیاض نے آخر کہہ ہی دیا۔

" مجھے اس سے کیا لینا ہے ـــ یہ تو بس مجھے خیال آ گیا تھا۔ میں نے کوئی اس سے ملنا تھوڑی ہی ہے ـــ رہتا ہوگا کسی گندے سے فلیٹ میں ـــ اور کسی گندی سی آبادی میں" ـــ روزی نے ناک بھوں چڑھاتے ہوئے کہا۔

" خیر فلیٹ تو گندا نہیں ہے ـــ بڑا شاندار فلیٹ ہے۔ اور ہے بھی کنگ روڈ پر ـــ میں نے خریدا تھا بس دل بہلانے کے لئے۔ مگر اس نے قبضہ کر لیا" ـــ فیاض نے فوراً ہی تردید کرتے ہوئے کہا۔ ظاہر ہے وہ اسے اپنا فلیٹ سمجھ چکا تھا اور اب وہ یہ کیسے برداشت کرتا کہ اس کا فلیٹ گندا ہو سکتا ہے اور گندی جگہ پر ہو سکتا ہے۔

" کنگ روڈ ـــ کیا وہاں سارے فلیٹ ہی شاندار ہیں ـــ؟ نام سے تو یہی ظاہر ہے" ـــ روزی نے کہا۔

" ہاں ـــ اچھے خوبصورت فلیٹ ہیں ـــ لیکن میرے والا فلیٹ سب سے شاندار ہے" ـــ فیاض نے جواب دیا۔

" ظاہر ہے ـــ آپ جیسے باذوق آدمی سے یہی توقع ہو سکتی ہے لیکن میری ایک اور عادت ہے ـــ میں علم الاعداد کی بہت قائل ہوں ـــ جب تک رہائش گاہ کا نمبر لکی نہ ہو۔ میں اس میں جانا ہی گوارہ نہیں کرتی" ـــ روزی نے کہا۔

" لکی ـــ آپ کا لکی نمبر کیا ہے" ـــ؟ فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

" ارے لکی نمبر تو سیون ہی ہے ـــ براہ راست سیون ہو ـــ یا مجموعہ سیون ہو ـــ اب دیکھو اس کوٹھی کا نمبر سیون ہے۔ اسی لئے میں یہاں رہ پڑی ہوں" ـــ روزی نے کہا۔

" اوہ! ـــ وہ آپ کے لئے لکی نہیں ہو سکتا ـــ اس کا نمبر ۲ ہے مجموعہ ۲ ہی ہوا" ـــ فیاض نے فوراً نمبر بتایا تاکہ روزی نمبر کی وجہ سے ادھر کا رخ ہی نہ کرے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"اوہ دفع کرو ۔۔۔ ہم بھی کیسی باتوں میں اُلجھ گئے" ۔۔۔ روزی نے منہ بنا کر کہا اور فیاض کھل اٹھا۔ ایک جام وہ حلق میں انڈیل چکا تھا۔ روزی نے دوسرا جام بھر دیا۔ اس کا اپنا جام ابھی آدھا ہی ہوا تھا۔

"ارے ہاں! ۔۔۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ آپ نے کسی ڈاکٹر رائٹ کو بھی پکڑا ہے ۔۔۔ وہ تو بڑا بدنام آدمی ہے ۔۔۔ اس کا خیال رکھنا کہیں فرار نہ ہو جائے" ۔۔۔ روزی نے دو چار گھونٹ لینے کے بعد یوں کہا جیسے اُسے اچانک خیال آگیا ہو۔

"تم فکر نہ کرو ۔۔۔ وہ فرار نہیں ہو سکتا ۔۔۔ سنٹرل جیل کے خصوصی سیل میں قید ہے ۔۔۔ اور سوائے میرے اور کوئی اس سے ملاقات بھی نہیں کر سکتا" ۔۔۔ فیاض نے اُسے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

"یہ لوگ بڑے خطرناک مجرم ہیں ۔۔۔ ایسا نہ ہو کہ وہ آپ کے ساتھ میں کسی آدمی کو بھیج دیں ۔۔۔ اور وہ آدمی اُسے نکال لائے" ۔۔۔ روزی نے کہا۔

"کمال کرتی ہیں آپ ۔۔۔ ہم کوئی احمق تو نہیں ہیں۔ وہاں کوڈ سسٹم چلتا ہے" ۔۔۔ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کوڈ ۔۔۔ کیسا کوڈ" ۔۔۔ ؟ روزی نے یوں کہا جیسے اس نے زندگی میں پہلی بار کوڈ کا نام سنا ہو۔

"کوڈ کا مطلب ہے کہ جیل سپرنٹنڈنٹ کے ساتھ مخصوص الفاظ ہیں ۔۔۔ جب میں نے اس سے ملاقات کرنا ہوتی ہے تو میں مخصوص کوڈ دہراتا ہوں تو سپرنٹنڈنٹ اس کے سیل کا دروازہ کھولتا ہے۔ اگر میں اُسے تفتیش کے لئے ساتھ لے جانا چاہوں ۔۔۔ تب بھی اس

نے مخصوص کوڈ طے ہیں ۔۔۔ ان کو دہرائے بغیر اسے جیل سے باہر نہیں نکالا جا سکتا۔ چاہے میں خود ہی کیوں نہ اُسے لینے جاؤں" ۔۔۔ فیاض نے اُسے یوں فخریہ لہجے میں کہا جیسے وہ ایک چھوٹی سی بچی ہو۔

"ارے واہ! ۔۔۔ یہ تو بہت اچھا نظام ہے ۔۔۔ واہ! بڑے عقل مند ہیں آپ ۔۔۔ بڑے دلچسپ کوڈ ہوں گے" ۔۔۔ روزی نے فیاض کے بازو پر بڑی لگاوٹ سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ ہیں تو دلچسپ" ۔۔۔ فیاض نے جواب دیا۔

"اچھا ۔۔۔ بتائیں تو سہی ۔۔۔ مجھے بڑا شوق ہے ایسے مخصوص کوڈ سننے کا" ۔۔۔ روزی نے فیاض کے گال پر چٹکی بھرتے ہوئے کہا اور فیاض کا جسم یکلخت تن گیا اور پھر وہ چابی بھرے کھلونے کی طرح شروع ہو گیا۔

"میں جب جیل کے دروازے پر پہنچتا ہوں تو سپرنٹنڈنٹ جیل کے دفتر میں جا کر کہتا ہوں ۔۔۔ آج موسم بہت خوشگوار ہے" ۔۔۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ میں محض ملاقات کے لئے آیا ہوں ۔۔۔ اس کے جواب میں وہ کہتا ہے ۔۔۔ "آج تو بارش کا امکان ہے" ۔۔۔ اس جواب کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ کوڈ سمجھ گیا ہے اور پھر وہ ڈاکٹر رائٹ کو سیل سے بلا کر ملاقات کرا دیتا ہے ۔۔۔ لیکن جب میں جا کر کہتا ہوں کہ آج محکمہ موسمیات نے بڑی دلچسپ پیش گوئی کی ہے کہ بادل بھی نہیں ہوں گے لیکن بارش بھی ہو گی" ۔۔۔ تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ میں آج قیدی کو اپنے ہمراہ لے جانے کے لئے آیا ہوں ۔۔۔ اس کے جواب میں وہ ایک قہقہہ لگا کر کہتا ہے ۔۔۔ "یہ محکمہ ایسی ہی پیش گوئیاں کرتا ہے" ۔۔۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ کوڈ سمجھ گیا ہے۔ اور پھر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

وہ اُسے بلا کر ہتھکڑی کھلوا کر رجسٹر پر دستخط لے کر قیدی کو میرے حوالے کر دیتا ہے ___ لیکن میں تفتیش وہیں کرتا ہوں۔ اُسے ساتھ نہیں لے آتا" ___ فیاض نے کوڈ تفصیل سے بتاتے ہوئے کہا۔

"میرے خیال میں آپ میری باتوں سے بور ہو گئے ہیں ___ لہٰذا کریں ___ میں ساری بوریت دُور کر دوں گی" ___ روزی نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ___ تمہاری باتوں سے بھلا کون کافر بور ہو سکتا ہے" فیاض نے فوراً ہی کہا۔ وہ اب شراب کا تیسرا گلاس چڑھا رہا تھا۔

روزی مسکراتی ہوئی اٹھی اور پھر اس نے اپنے بلاؤز کے بٹن کھولنے شروع کر دیئے۔ فیاض کے کان سُرخ ہونے لگے۔ لیکن دوسرے ہی لمحے وہ بُری طرح چونک پڑا۔ کیونکہ روزی کے ہاتھوں میں ایک عجیب ساخت کا چپٹا سا پستول نظر آ رہا تھا۔

"یہ ___ یہ کیا" ___ ؟ فیاض نے گلاس نیچے رکھ کر اٹھنے کی ناکام کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ارے آپ تو گھبرا گئے ___ یہ تو میں اپنی حفاظت کے لئے رکھتی ہوں ___ دیکھیے کتنا خوبصورت پستول ہے ___ بالکل جدید انداز کا ہے" ___ روزی نے ہنستے ہوئے کہا اور فیاض کے تنے ہوئے اعصاب ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ پھیکی سی ہنسی ہنسنے لگا۔

روزی آگے بڑھی اور پستول اس کی آنکھوں کے قریب لے گئی اور پھر فیاض ابھی حیرت سے اس عجیب ساخت کے پستول کو دیکھ ہی رہا تھا کہ روزی نے ٹریگر دبا دیا۔ ٹرچ کی آواز نکلی اور پستول کی نال سے

سرخ رنگ کی پھوار نکلی اور فیاض کی ناک سے ٹکرائی۔ فیاض ایک سے پیچھے ہٹا۔ اسی لمحے روزی کا قہقہہ کمرے میں گونجا اور اس ساتھ ہی فیاض کا جسم یکلخت ڈھیلا پڑتا چلا گیا اور وہ کرسی پر ہی بے ہوش ہو گیا۔

"احمق کا بچہ افسر بنا پھرتا ہے ___ ہونہہ" ___ روزی نے تلخ لہجے میں کہا اور پستول کو واپس بلاؤز میں اڑس کر وہ تیزی سے مڑی اس نے دروازہ کھول دیا۔

دوسرے لمحے دو غیر ملکی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک بھرے ہوئے جسم اور دراز قد نوجوان تھا جب کہ دوسرا دُبلا ادھیڑ عمر آدمی تھا جس کے سر کے بال برف کی طرح سفید تھے البتہ اس کے چہرے سے سخت گیری نمایاں تھی۔

"یہ کیسا آدمی تھا روزی! ___ یہ تو طوطے کی طرح بولتا چلا گیا" ___ جوان نے مسکراتے ہوئے روزی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں تو حیران ہوں مائیکل! ___ کہ ایسے احمق بھی اس دنیا میں پڑے ہوئے ہیں ___ نجانے کس نے اسے اتنا بڑا افسر بنا دیا ہے" ___ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ پس ماندہ ملک کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں ___ بہرحال ایک مہرا تو طے ہو گیا ___ یہ تم نے اچھا کیا روزی کہ اسے وردی سمیت ساتھ لے آئیں ___ اب مائیکل اس کے میک اپ میں جیل سے ڈاکٹر رائٹ کو آسانی سے لے آئے گا ___ کیوں مائیکل" ___ ادھیڑ عمر آدمی نے اسے تحکمانہ لہجے میں مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یس کرنل! ــــ بڑی آسانی سے ــــ اس دوسرے احمق کا کیا کرنا ہے" ــــ؟ مائیکل نے کہا۔

"دوسرا احمق" ــــ کرنل نے جبڑیں اچکاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"وہ علی عمران ــــ جسے یہ احمق بھی احمق کہہ رہا تھا ــــ اس کا مطلب ہے کہ وہ اس سے بھی گیا گذرا ہوگا" ــــ مائیکل نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ اُسے بھی میں ہی لے آؤں" ــــ روزی نے کہا۔

"ہاں! ــــ روزی کا حسن جو کام کر دکھاتا ہے ــــ وہ اور کوئی نہیں کر سکتا" ــــ کرنل نے کہا اور مائیکل مسکرا کر میٹھی نظروں سے روزی کو دیکھنے لگا۔

"روزی تو ہم جیسوں کو اُلو بنا دیتی ہے ــــ اس کے سامنے بھلا احمقوں کی کیا مجال ہے" ــــ مائیکل نے کہا اور روزی ہنس پڑی۔

"تو پھر میں جاؤں ــــ پتہ تو میں نے پوچھ ہی لیا ہے" ــــ روزی نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"ہاں جاؤ ــــ اسے بھی یہیں لے آنا ــــ اتنے میں مائیکل جا کر ڈاکٹر رائٹ کو لے آئے گا ــــ اور پھر ان تینوں کو ہم پیک کر دیں گے" کرنل نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور روزی سر ہلاتی ہوئی کمرے سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

عمران نے اپنے فلیٹ میں بیٹھا ڈاکٹر رائٹ سے ملنے والا الف کا فارمولا سامنے رکھے اُسے ڈی کوڈ کرنے میں مصروف تھا۔ اس نے اس فارمولے کی فیاض کو ہوا بھی نہ لگنے دی تھی۔ اس نے فیصلہ کیا تھا کہ اس قدر خطرناک فارمولے کو وہ اپنی تحویل میں ہی رکھے گا۔ پہلے تو اس نے یہی سوچا تھا کہ فارمولے کو اسی طرح وائٹ منزل کے سٹرانگ روم میں رکھوا دے۔ لیکن پھر اُسے خیال آیا کہ وہ اس کو ڈی کوڈ کر کے تو دیکھے کہ آخر یہ ایسی کیا چیز بنائی گئی ہے جس کی اتنی دھوم پڑ گئی ہے۔ چند روز تو فارمولا اس کے خاص کمرے کی الماری میں پڑا رہا اور وہ فیاض کے ساتھ راکوش اور ڈاجر گروپ کے ٹھکانوں اور اس کے دیگر ممبران کی گرفتاری کے لئے بھاگ دوڑ کرتا رہا تاکہ کوئی خطرہ ایسا نہ رہ جائے جس کی وجہ سے کل کو پھر یہ تنظیمیں اپنے پیروں پر کھڑی ہو جائیں۔ یہ کام مکمل ہوا تو آج اُسے فارمولے کا خیال آیا اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اس نے اُسے الماری سے نکال کر ڈی کوڈ کرنا شروع کر دیا۔

سلیمان کئی دفعہ جھانک چکا تھا لیکن عمران کو اپنے کام میں مصروف دیکھ کر وہ اُسے بغیر طلب کئے واپس چلا گیا تھا۔ وہ عمران کا اس قدر مزاج شناس تھا کہ اُسے ایک لمحے میں معلوم ہو جاتا تھا کہ عمران کا موڈ کیسا ہے اور وہ اس کے مطابق کام کرتا تھا۔

ابھی عمران نے آدھا فارمولا ہی ڈی کوڈ کیا تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔ عمران بغیر سر اٹھائے اسی طرح کام میں مشغول رہا کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ سلیمان خود ہی معلوم کر لے گا۔ چند لمحوں بعد اس کے کانوں میں دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ایک شیریں نسوانی آواز بھی۔

"مجھے فون کرنا ہے" ——— آواز انتہائی دلکش تھی لہجہ غیر ملکی تھا۔ عمران اس آواز اور لہجے کو سنتے ہی چونک پڑا۔ اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے کاغذات سمیٹے اور اٹھ کر اپنے خاص کمرے میں جانے والے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اُسے معلوم تھا کہ اس قدر شیریں اور حسین آواز کی مالکہ بھی یقیناً حسین ہو گی۔ اور سلیمان کی یہ کمزوری تھی کہ وہ حسن کے سامنے ہمیشہ چوکڑی بھول جایا کرتا تھا۔ اس نے کاغذات خصوصی الماری میں رکھے اور پھر خاص کمرے سے نکل کر قدم بڑھاتا ہوا ڈرائینگ روم کی طرف بڑھ گیا جہاں عام ٹیلیفون سیٹ پڑا ہوا تھا اور اب جہاں سے کسی کی موجودگی کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

"سس ——— صاحب حور ——— بالکل حور" ——— اچانک سلیمان کی بوکھلائی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔ سلیمان شاید آنے والی

ڈرائینگ روم میں چھوڑ کر اُسے اطلاع دینے آ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر جذبات کی سرخی نظر آ رہی تھی اور آنکھوں میں موجود حیرت نے عمران کو حیران کر دیا۔

"حور ——— ارے یہ کوئی جنت ہے ——— اور بھلا جہاں تم جیسا انسان موجود ہو ——— وہاں حوروں کا کیا کام" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ڈرائینگ روم میں داخل ہو گیا۔

ڈرائینگ روم میں داخل ہوتے ہی وہ ایک لمحے کے لئے ٹھٹک گیا۔

"ارے کمال ہے ——— واقعی سلیمان سچ کہہ رہا تھا" ——— عمران نے آنکھیں پھاڑ کر ڈرائینگ روم میں کھڑی حسینہ کو دیکھتے ہوئے جیسے زندگی میں پہلی بار کسی نوجوان عورت کو دیکھا ہو۔

ڈرائینگ میں موجود غیر ملکی حسینہ واقعی قیامت خیز حسن کی مالکہ تھی اور پھر اس کا تقریباً عریاں اور چست لباس۔ زاہد سو سالہ کے جذبات بھی بھڑکا دینے کی قوت رکھتا تھا۔

"اوہ آپ ——— میں نے فون کرنا ہے" ——— حسینہ نے چونک کر عمران کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر معصومیت اور دلکشی ابھرا پر تو موجود تھا لیکن آنکھوں میں خود سپردگی کے تاثرات نے اس کے حسن کو اور بھی زیادہ دلکش بنا دیا تھا۔

"خون کرنا ہے ——— باپ رے ——— توبہ توبہ ——— نانی اماں بتاتی ہیں کہ ڈائن بڑی خوبصورت لڑکیوں کے روپ میں آتی ہیں ——— آپ ڈائن

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تو نہیں ۔۔۔ سچ سچ بتانا" ۔۔۔ عمران نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان بھی پکڑ لئے۔ اس کے چہرے پر واقعی خوف و ہراس کے گہرے سائے نظر آنے لگ گئے تھے۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں کہ مجھے ایک ضروری فون کرنا ہے ۔۔۔ میں نے ٹیلیفون کی تار آپ کے فلیٹ میں جاتے ہوئی دیکھی تھی اس لئے یہاں آ گئی" ۔۔۔ آنے والی حسینہ نے ناخوشگوار لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"فون! ۔۔۔ اچھا اچھا ۔۔۔ ٹیلیفون کہیں ناں ۔۔۔ خوامخواہ مجھے تو آپ نے ڈرا ہی دیا ۔۔۔ ضرور کیجئے ۔۔۔ لیکن پلیز پولیس کو نہ بلا لیجئے مجھے پولیس سے بڑا ڈر لگتا ہے" ۔۔۔ عمران نے حواس بحال کرتے ہوئے کہا۔

"کیوں ۔۔۔ پولیس سے آپ کو کیوں ڈر لگتا ہے" ۔۔۔ حسینہ نے مسکراتے ہوئے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا۔ وہ اب اطمینان سے صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

ہر شریف آدمی پولیس سے ڈرتا ہے ۔۔۔ ویسے ایک بات بتا دوں یہ تو میں صرف آپ پر اپنی شرافت کا رعب ڈالنے کے لئے کہہ رہا ہوں ۔۔۔ ورنہ اتنا شریف بھی نہیں ہوں کہ حور کو اپنے سامنے دیکھ کر ہی آنکھیں بند کر لوں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

اوہ ۔۔۔ آپ بہت دلچسپ آدمی ہیں ۔۔۔ میرا نام روزی ہے اور میں آپ کے ملک میں نو وارد ہوں" ۔۔۔ حسینہ نے اپنا تعارف کراتے

ہوئے کہا

"اچھا۔ واہ پھر تو لطف آ گیا ۔۔۔ نو وارد کو تو کوئی نہیں جانتا۔ اس لئے کون اغوا کا پرچہ کرا کے پھرے گا" ۔۔۔ عمران نے یوں خوش ہو کر کہا جیسے اسے اپنی منزل سامنے نظر آ گئی ہو۔

"اغوا کا پرچہ ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔؟ آپ نے اپنا تعارف بھی نہیں کرایا" روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مطلب ۔۔۔ بس یہی مطلب نہ پوچھا کریں ۔۔۔ حسینوں کو اگر مردوں کی باتوں کا مطلب سمجھ میں آ جائے تو پھر حسین نہیں رہتیں ۔۔۔ ویسے مجھے علی عمران ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) کہتے ہیں۔ آپ جو مرضی آئے کہہ لیں" ۔۔۔ عمران نے یوں جواب دیا جیسے وہ پوری طرح روزی کے حسن پر ریشہ خطمی ہو چکا ہو۔

"ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) ۔۔۔ اوہ! آپ تو اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں ۔۔۔ حیرت ہے" ۔۔۔ روزی کے لہجے میں حقیقی حیرت نمایاں تھی۔

"ارے بس یافتہ ہی یافتہ ہوں ۔۔۔ تعلیم تو اصل میں میرے باورچی نے حاصل کی ہوئی ہے ۔۔۔ کم از کم ہنڈیا تو پکا لیتا ہے ۔۔۔ میری تعلیم کا کیا فائدہ کہ مجھے تو پیاز چھیلنے بھی نہیں آتے" ۔۔۔ عمران نے انکساری سے کام لیتے ہوئے کہا اور روزی بے اختیار ہنس پڑی۔

روزی نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلیفون کو اپنی طرف کھسکایا اور رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ نمبر ڈائل کر کے وہ چند لمحے خاموش بیٹھی رہی۔ پھر اس نے قدرے ناگواری سے رسیور واپس رکھ دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"انگیج ٹون آ رہی ہے ـــــ تھوڑی دیر بعد پھر کرنا ہوگا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں چند لمحے بیٹھ جاؤں" ـــــ روزی نے قدرے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

"چند لمحے ـــ ارے آپ قیامت تک بیٹھی رہیں ـــ اور اگر بیٹھی بیٹھی تھک جائیں تو بے شک لیٹ بھی سکتی ہیں ـــ میری طرف سے پوری اجازت ہے" ـــــ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں جواب دیا۔

"اوہ! ـــ آپ شرارت کے موڈ میں ہیں ـــ لیکن عمران صاحب! کیا آپ یہیں ڈرائینگ روم میں ہی لیٹ جاتے ہیں ـــ یا کوئی خوابگاہ بھی بنائی ہوئی ہے" ـــــ روزی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیرنے لگا۔

"کیوں ـــ کیا ہوا" ـــــ؟ عمران کے یوں سر پر ہاتھ پھیرتے دیکھ کر روزی نے پوچھا۔

"ہونا کیا ہے ـــ آپ نے میری دکھتی رگ پر انگلی تو کیا ـــ پورا پنجہ رکھ دیا ہے ـــ دراصل مجھے خواب ہی نہیں آتے ـــ اس لئے میں نے ان کی گاہ کبھی بنائی ہی نہیں" ـــــ عمران نے بسورنے والے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ـــ؟ کیا آپ سوتے نہیں" ـــــ؟ روزی نے حیران ہو کر پوچھا۔

"سوتا کیوں نہیں ـــ لیکن آپ تو خواب کی بات کر رہی تھیں۔ یعنی خواب گاہ" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور روزی کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"چائے وغیرہ کا موڈ ہے صاحب" ـــــ اچانک سلیمان نے کمرے میں داخل ہوتے ہوئے پوچھا۔ اس نے بات تو عمران سے کی تھی لیکن نظریں روزی پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

"ہاں! ـــ اگر چائے مل جائے تو بہت اچھا ہے ـــ پلیز! میں تھک گئی ہوں" ـــــ روزی نے فوراً ہی ایک بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے کہا۔ اور سلیمان شاید بیہوش ہوتے ہوتے بچا۔ کیونکہ عمران نے اسے واضح طور پر لڑکھڑاتے ہوئے محسوس کیا تھا۔

"لیکن ابھی تھوڑی دیر پہلے تو تم کہہ رہے تھے کہ نہ چائے کی پتی ہے اور نہ دودھ" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"اس وقت میرا موڈ نہ تھا صاحب ـــ ابھی لے آتا ہوں چائے" سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس چلا گیا۔

"یہ آپ کا باورچی ہے" ـــــ؟ روزی نے پوچھا۔

"آپ کے آنے سے پہلے تو میرا تھا ـــ لیکن اب یقیناً یہ آپ کا ہو چکا ہے" ـــــ عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا اور روزی ایک بار پھر ہنس پڑی۔

"آپ نے فون کرنا تھا" ـــــ عمران نے اسے دوبارہ یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ ہاں! ـــ آپ کی دلچسپ باتوں میں بھول ہی گئی" ـــــ روزی نے چونکتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔ چند لمحوں بعد اس کے اعصاب یوں تن گئے جیسے دوسری طرف سے رابطہ قائم ہو گیا ہو۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"میں روزی بول رہی ہوں ـــ میری اپائنٹمنٹ کینسل ہو گئی ہے اب دو روز بعد ہی ہو سکتی ہے" ـــ روزی نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور پھر چند لمحے دوسری طرف سے باتیں سنتی رہی۔

"میں سخت پریشان ہوں ـــ گاڑی خراب تھی انکل ـــ اور بٹوہ بھی میں گھر بھول گئی ـــ یہاں کے لوگ میرے پیچھے یوں لگ جاتے ہیں جیسے انہوں نے زندگی میں کبھی کوئی عورت نہیں دیکھی ـــ بڑی مشکل سے ایک شریف آدمی کی پناہ میں آئی ہوں اور وہاں سے فون کر رہی ہوں" روزی نے کہا۔

"او کے! ـــ میں اسی شریف آدمی کے ساتھ آ جاؤں گی" ـــ روزی نے کہا اور عمران نے بے اختیار سر ہلانا شروع کر دیا۔

"نہیں ـــ ابھی کہا تو نہیں ـــ ویسے مجھے یقین ہے کہ وہ میری مدد ضرور کریں گے ـــ او کے ـــ تھینک یو" ـــ روزی نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد کہا۔ اور رسیور کریڈل پر رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"آپ کس شریف آدمی کی بات کر رہی تھیں" ـــ عمران نے بڑے معصومانہ انداز میں پوچھا۔

"آپ کے متعلق کہہ رہی تھی ـــ دراصل میں ـــ" روزی نے چونک کر کہنا شروع کیا۔

"میں نے سن لیا ہے کہ آپ اپنا بٹوہ گھر بھول آئی ہیں ـــ اور یہاں کے لوگ آپ کے پیچھے لگ جاتے ہیں ـــ بہرحال فکر نہ کریں۔ میں اتنا شریف ضرور ہوں کہ آپ کو آپ کے انکل تک صحیح سالم پہنچا دوں ـــ لیکن آپ کے انکل کہاں رہتے ہیں" ـــ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ گلشن آباد میں رہتے ہیں ـــ میں صحافی ہوں۔ ایک خصوصی اپائنٹمنٹ پر آئی تھی لیکن وہ دو روز کے لئے کینسل ہو گئی ہے" ـــ روزی نے جواب دیا۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آ گیا۔ چائے کے ساتھ ساتھ نمکو اور بسکٹوں کی کئی ورائٹیز بھی موجود تھیں۔

"دیکھا! ـــ میں نے نہ کہا تھا کہ اب یہ آپ کا ہو گیا ہے۔ اتنی ورائٹی کے بسکٹ تو میں نے کسی جنرل سٹور پر نہیں دیکھے" ـــ عمران نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ٹرالی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"صاحب جی! ـــ کیا آپ واقعی میری خدمات مس صاحبہ کو سونپ رہے ہیں ـــ مجھے بڑی خوشی ہو گی ـــ لائف میں چینج آنا چاہیئے" ـــ سلیمان نے کہا۔

اور روزی بے اختیار ہنس پڑی۔

"آپ دونوں ہی دلچسپ ہیں" ـــ روزی نے کہا۔

"چلیئے ـــ دونوں کو ہی رکھ لیجیئے" ـــ عمران نے بڑے خلوص سے آفر کر دی اور سلیمان نے برا سا منہ بنا لیا جیسے یہ آفر اسے بری لگی ہو۔

"آپ کام کیا کرتے ہیں" ـــ؟ روزی نے شاید موضوع بدلنے کے لئے پوچھا۔

"سلیمان تو ظاہر ہے باورچی ہے ـــ اور میں باورچی دار" ـــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

"باورچی دار ـــ کیا معنی" ـــ؟ روزی نے چائے کی پیالی اٹھاتے ہوئے چونک کر پوچھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"یعنی باورچی رکھنے والا ــــ یہ بھی بہت بڑا کام ہے کہ باورچی رکھ لیا جائے ــــ بس کمائے جاؤ اور اسے دیئے جاؤ ــــ ساتھ ساتھ طعنے بھی سنتے جاؤ کہ کس قلاش و مفلس کا باورچی بن گیا ہوں ــــ اب بھلا پچاس ہزار روپے ماہانہ میں باورچی خانہ چلتا ہے" ــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"پچاس ہزار روپے ماہانہ صرف باورچی خانے کا خرچ" ــــ روزی نے بُری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"پورے باورچی خانے کا نہیں ــــ باورچی کا ــــ اور خانے کا خرچ تو علیحدہ ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"رہنے دیجئے صاحب! ــــ کیوں آپ مس صاحبہ کو ڈرا رہے ہیں۔ مس صاحبہ! ــــ آپ کے لئے میری خدمات مفت ہوں گی ــــ میں آپ کو ایسے ایسے کھانے کھلاؤں گا کہ آپ کا حسن اور زیادہ جگمگا اٹھے گا" ــــ سلیمان نے فوراً ہی کہا۔

"ہر کھانے کے ساتھ بجلی کے دس بلب بھی لگے ہوئے ہوں گے۔ تبھی جگمگائے گا ــــ سنو سلیمان! ــــ زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ــــ یہ ابھی تم نے چائے کا مسئلہ کھڑا کر دیا ــــ ورنہ مس روزی ٹیلیفون سے فارغ ہو چکی ہیں ــــ اور میں اب تک انہیں ان کے انکل تک پہنچا کر معہ رسید واپس آ چکا ہوتا" ــــ عمران نے کہا اس کا انداز ایسا تھا جیسے وہ روزی کے ساتھ سلیمان کی زیادہ گفتگو ہی پسند نہ کرتا ہو۔ روزی بے اختیار مسکرا دی جب کہ سلیمان بُرے بُرے منہ بناتا ہوا واپس چلا گیا۔

"آیئے پلیز ــــ آپ کو تکلیف تو ہو گی۔ لیکن ــــ" روزی نے چائے کی پیالی میز پر رکھ کر اٹھتے ہوئے کہا۔

"تکلیف کیسی ــــ میرے کندھے بڑے مضبوط ہیں" ــــ عمران نے بڑے پُرخلوص لہجے میں کہا۔

"کندھے ــــ کیا مطلب" ــــ؟ روزی نے بُری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"کندھے کا مطلب کندھا ہی ہوتا ہے ــــ اب آپ جیسی نازک اندام کو میں پیدل چلا کر لے جانے سے تو رہا" ــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ! ــــ تو آپ کے پاس کار نہیں ہے" ــــ روزی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کار ــــ ارے ہاں! ــــ آپ نے یاد دلا دیا ــــ کار تو ہے۔ چلو آپ کے لئے فضول خرچی ہی سہی ــــ ورنہ میں نے تو فیصلہ کر لیا تھا کہ پٹرول استعمال ہی نہیں کرنا ــــ اب تو ایک لیٹر پٹرول کا استعمال بھی فضول خرچی میں شامل ہو چکا ہے ــــ بہرحال اگر سلیمان ہمسائے کی چیچک رو اور ایک آنکھ سے کانی نوکرانی کو سارے شہر کی سیر کرا سکتا ہے تو میرا بھی حق ہے کہ آپ کے لئے ایک لیٹر پٹرول خرچ کر ہی دوں۔ آیئے" ــــ عمران نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ روزی خاموشی سے اس کے پیچھے چل دی۔ اس کے چہرے پر الجھن کے آثار نمایاں ہو گئے تھے وہ شاید عمران کی ٹائپ سمجھنے سے قاصر رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد عمران کی کار تیزی سے گلشن آباد کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ روزی خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ البتہ اس کے چہرے پر اطمینان

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔

"مس روزی! ۔۔۔ اگر آپ برا نہ مانیں تو ایک بات پوچھوں" ۔۔۔؟ عمران نے بڑے تکلفانہ لہجے میں کہا۔

"پوچھیں" ۔۔۔ روزی نے چونک کر کہا۔

"آپ کے حسن کا راز کس صابن میں ہے ۔۔۔ تاکہ میں اپنی ہونے والی منگیتر کو وہی صابن لے کر دیا کروں" ۔۔۔ عمران نے بڑے ہی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"حسن کا راز صابن ۔۔۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں" ۔۔۔؟ روزی کی حیرت حقیقی تھی۔

"ہمارے ہاں یہی کہا جاتا ہے کہ حسن کا راز صابن میں ہے باقاعدہ حسین عورتیں آکر بتاتی ہیں کہ ہم یہ صابن استعمال کرتی ہیں ۔۔۔ اور پھر استعمال کر کے دکھاتی بھی ہیں کہ اس طرح استعمال کرتی ہیں ۔۔۔ یعنی ایسا استعمال کہ میک اپ بھی خراب نہ ہو ۔۔۔ اور صابن بھی استعمال ہو جائے" عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور روزی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"بڑی دلچسپ بات بتائی ہے آپ نے ۔۔۔ ویسے میرے حسن کا راز صابن میں نہیں ہے ۔۔۔ میرا حسن قدرتی ہے" ۔۔۔ روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"یعنی قدرتی صابن ۔۔۔ چلو وہی لے کر دونگا ۔۔۔ یہ ملتا کہاں سے ہے" ۔۔۔ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور روزی ہنس کر خاموش ہو گئی۔

"اگر آپ نہیں بتائیں گی تو صورت حال بدل بھی سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا اور روزی اس کے بدلے ہوئے لہجے پر چونک پڑی۔

"کیا مطلب ۔۔۔ کیسی صورت حال" ۔۔۔؟ روزی نے بری طرح چونکتے ہوئے پوچھا۔

"میں منگیتر ہی بدل دوں گا ۔۔۔ منگنی کی انگوٹھی ہی تو بدلنی ہے ۔۔۔ وہ آپ کی انگلی میں بھی پہنائی جا سکتی ہے ۔۔۔ صابن کا خرچہ تو بچتا ہے" عمران نے جواب دیا اور روزی کو ہنستے ہنستے اچھوں لگ گیا۔

"بڑا خوبصورت انداز ہے آپ کے بات کرنے کا ۔۔۔ بہرحال میں آپ کی پیش کش پر غور کروں گی" ۔۔۔ روزی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"گلشن آباد بھی آگیا ہے ۔۔۔ گلشن کے کونسے کنج میں جانا ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ارے ہاں! ۔۔۔ کوٹھی نمبر چوبیس ہے ۔۔۔ میرے انکل رابرٹ لاسن وہیں رہتے ہیں ۔۔۔ وہ دیکھئے سامنے" ۔۔۔ روزی نے کہا۔

"تھوم ۔۔۔ کمال ہے ۔۔۔ اب فاسن بھی گلشن میں پیدا ہونے لگا ہے پہلے تو کھیتوں میں پیدا ہوتا تھا" ۔۔۔ عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور روزی کی آنکھیں تک مسکرانے لگیں۔

عمران نے کار کوٹھی کے پھاٹک کے سامنے روک دی۔

"میں پھاٹک کھولتی ہوں ۔۔۔ آپ جائیے گا نہیں ۔۔۔ میں آپ جیسے دلچسپ آدمی سے زیادہ سے زیادہ مستفید ہونا چاہتی ہوں ۔۔۔ اور ہاں! یہاں ایک بہت خوبصورت خوابگاہ بھی ہے" ۔۔۔ روزی نے عمران

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کے منہ کے قریب چہرہ کرتے ہوئے بڑے جذباتی انداز میں کہا اور پھر دروازہ کھول کر باہر آ گئی۔

عمران نے ایک بار پھر بے اختیار سر پر ہاتھ پھیرنا شروع کر دیا۔ اور روزی کو اندر جاتے ہوئے دیکھنے لگا۔

چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا۔ اور روزی نے کار اندر لے آنے کا اشارہ کیا۔ عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ روزی نے پھاٹک خود ہی بند کیا اور دوبارہ کار کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔

"میرے انکل بوڑھے آدمی ہیں ۔۔۔ مزدم بیزار ہے ۔۔۔ اس لئے نوکر نہیں رکھتے ۔۔۔ اور یہ اچھا بھی ہے۔ غیر ضروری ڈسٹربنس سے بچاؤ رہتا ہے" ۔۔۔ روزی نے کہا اور عمران نے یوں سر ہلا دیا جیسے وہ روزی کا اشارہ بخوبی سمجھ گیا ہو۔

پورٹیکو میں کار روک کر روزی کے ساتھ عمران بھی نیچے اتر آیا۔

"آؤ پلیز" ۔۔۔ روزی نے آگے بڑھ کر عمران کا ہاتھ پکڑنا چاہا۔

"ارے ارے ۔۔۔ یہ کیا کر رہی ہیں ۔۔۔ پلیز میں آپ کے لئے نامحرم ہوں ۔۔۔ نکاح تو ہو جانے دیجئے۔ خوامخواہ گناہگار کرنا چاہتی ہیں" ۔۔۔ عمران یوں بدک کر پیچھے ہٹا جیسے روزی کا ہاتھ چیچک زدہ ہو۔ اور روزی کا چہرہ غصے اور جھنجلاہٹ میں سرخ ہو گیا۔ لیکن اس نے جلد ہی اپنے آپ پر قابو پا لیا۔

"اب اتنے بھی پاکباز نہ بنیئے ۔۔۔ آیئے" ۔۔۔ روزی نے قدرے تلخ لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گئی۔ اور عمران مسکراتا ہوا اس کے پیچھے چلنے لگا۔ روزی اسے ایک بڑے کمرے میں لے آئی۔ یہ واقعی ایک خوبصورت

ب گاہ تھی جس کی سائیڈ پر ایک میز کے گرد چار کرسیاں بھی رکھی تھیں ری نے مڑ کر دروازہ بند کر دیا اور چٹخنی چڑھا دی۔

"اس تکلف کی ضرورت نہیں ہے مس روزی! ۔۔۔ آپ مجھے صرف بتا دیجئے کہ آپ مجھے یہاں کیوں لے آنا چاہتی تھیں" ۔۔۔ عمران نے نہایت سنجیدہ لہجے میں کہا۔ اور روزی چونک کر عمران کو دیکھنے لگی جس چہرے سے حماقت اور معصومیت کا نقاب یوں غائب ہو گیا تھا جیسے بھی رہا ہی نہ ہو۔ وہ اس وقت ایک بالکل بدلا ہوا انسان نظر آ رہا تھا۔

"میں آپ کو ۔۔۔" روزی نے گڑبڑاتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"دیکھئے! پلیز کسی بہانے کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ صاف صاف ت کیجئے ۔۔۔ آپ جس مقصد کے لئے میرے فلیٹ پر آئی تھیں وہ مقصد پورا ہو گیا ۔۔۔ اور میں آپ کے ساتھ یہاں آ گیا" ۔۔۔ عمران نے بدستور سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میں تو فون کرنے آئی تھی ۔۔۔ وہ تو میں بھولہ ۔۔۔" روزی نے لجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"فون والی بات تو رہنے دیں ۔۔۔ یہ ڈرامے میں نے بہت دیکھے ہیں ۔۔۔ اور یہ بات آپ نوٹ کر لیجئے کہ ابھی ہمارے ملک میں آٹھ نمبروں والا ایکس چینج نہیں لگایا گیا ۔۔۔ یہاں چھ نمبر ہی ڈائل ہوتے ہیں۔ جبکہ آپ آٹھ نمبر ڈائل کر کے بات بھی کر رہی تھیں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور روزی اس بری طرح چونکی جیسے اس کے پیروں کے نیچے بم پھٹ پڑا ہو۔ اور اس نے بڑی پھرتی سے بلاؤز سے چپٹا سا ریوالور نکال لیا لیکن عمران خاموش کھڑا اسے دیکھتا رہا۔ اس کے چہرے اور آنکھوں میں ذرا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

بھی گھبراہٹ کے آثار نہ تھے۔

"تم ضرورت سے زیادہ ذہین ہو" ——— روزی نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور ساتھ ہی اس نے ٹریگر دبا دیا۔

عمران تیزی سے ایک طرف ہٹا۔ لیکن اس کی توقع کے خلاف ریوالور میں سے گولی کی بجائے سرخ رنگ کی گیس کی بوچھاڑ سی نکلی اور عمران ہٹ جانے کے باوجود اس گیس کی رینج میں تھا چنانچہ دوسرے ہی لمحے وہ یوں لڑکھڑاتا ہوا قالین پر ڈھیر ہو گیا جیسے اس کے جسم سے روح اچانک پرواز کر گئی ہو۔

روزی تیزی سے ایک دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

فیاض کی آنکھ کھلی تو اس نے کسمسا کر اٹھنا چاہا۔ لیکن دوسرے ۔اس کے منہ سے حیرت بھری آواز نکلی۔ کیونکہ اس کا جسم ایک سٹریچر نما ہ چمڑے کی بیلٹوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس کا صرف سر آزاد تھا۔ نے تیزی سے ادھر ادھر کا جائزہ لیا۔ تو اس کی آنکھوں میں حیرت ساتھ ساتھ خوف و ہراس کے آثار نمایاں ہو گئے۔ کیونکہ وہ روزی کی گاہ کی بجائے ایک کافی بڑے کمرے میں موجود تھا جس کی تین ں پر بڑی بڑی مشینیں نصب تھیں۔ ایسی مشینیں جیسے خلائی جہازوں ل کرنے والے مراکز میں عموماً دکھائی جاتی ہیں البتہ چوتھی طرف ن شیشے کی ایک بڑی دیوار نظر آ رہی تھی جس کے پیچھے ایک بڑا نظر آ رہا تھا جس میں نو بڑی بڑی کرسیاں پڑی صاف نظر آ رہی ۔ فیاض کا سٹریچر ایک مشین کے ساتھ رکھا ہوا تھا۔ اسی لمحے اس کی سائیڈ میں موجود ایک مشین کے ساتھ رکھے ہوئے سٹریچر پر پڑیں

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اور وہ بڑی طرح چونک پڑا کیونکہ اس سٹریچر پر اُسے عمران بھی اسی طرح چمڑے کی بیلٹوں میں بندھا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔ عمران کی آنکھیں کھلی ہوئی تھیں اور وہ بڑے مطمئن اور پُرسکون انداز میں فیاض کی طرف دیکھ رہا تھا۔

"اوہ عمران تم ـــ یہ ہم کہاں ہیں" ـــ؟ فیاض کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

"مس روزی کی خواب گاہ میں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"مس روزی ـــ اوہ" ـــ فیاض نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیسے ہی گردن موڑی وہ ایک بار پھر چونک پڑا۔ عمران کی مخالف سمت میں اسی جیسی مشین کے ساتھ سٹریچر پر ڈاکٹر رائٹ بھی ان کی طرح ہی بندھا ہوا تھا۔ البتہ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ وہ شاید ابھی تک بے ہوش تھا۔

"یہ ڈاکٹر رائٹ تو جیل میں تھا" ـــ فیاض نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"محسن کے زور پر جیل کے دروازے بھی کھل جاتے ہیں" ـــ عمران نے جواب دیا اور فیاض نے بے اختیار ہونٹ کاٹنے شروع کر دیئے۔ اب فیاض کی سمجھ میں ساری بات آ گئی تھی۔ روزی نے اُسے بیوقوف بنایا تھا۔ اس سے عمران کے فلیٹ اور ڈاکٹر رائٹ سے متعلق تمام کوڈ پوچھنے کا اصل مقصد یہی تھا اور وہ دل ہی دل میں اپنے آپ پر لعنت بھیجنے لگا کہ اس کی حماقت کی وجہ سے یہ سب کچھ ہوا۔

نجانے یہ کون لوگ ہیں۔ کیا چاہتے ہیں ـــ؟ اور ان کے ساتھ کیا سلوک کریں گے ـــ؟

ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ ایک بغلی دروازہ کھلا اور دو آدمی سفید رنگ کے لمبے کوٹ پہنے اندر داخل ہوئے۔

اسی لمحے شیشے کی دیوار کی پشت پر موجود کمرے میں بھی افراد داخل ہوتے دکھائی دینے لگے۔ وہ سب منہ پر نقاب پہنے ہوئے تھے اور ان کے لباسوں پر بڑے بڑے مخصوص بیج لگے ہوئے تھے جن کے نیچے سرخ رنگ کے ہندسے تھے۔ اور وہ کرسیوں پر بیٹھ گئے۔ چار افراد ایک طرف اور چار افراد دوسری طرف۔ جب کہ درمیانی کرسی خالی تھی۔ وہ سب ایک سے آٹھ کی ترتیب میں تھے۔ فیاض حیرت سے انہیں دیکھتا رہا۔ البتہ یہ انتظامات اور نقاب پوشوں کو دیکھ کر اس کے جسم میں سرد لہریں دوڑنے لگیں۔ حالات کی سنگینی کا اُسے احساس ہوتا جا رہا تھا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ کسی بہت بڑی تنظیم کے پنجے میں پھنس گیا ہے۔

مشینوں والے کمروں میں موجود دونوں سفید کوٹوں والوں نے ایک چھوٹی سی مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے اور اس مشین میں سے ہلکی ہلکی زوں زوں کی آواز نکلنے لگی۔

"یہ کون لوگ ہیں" ـــ؟ اچانک فیاض نے عمران سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا۔

"یہ روزی کے بھائی ـــ اور تمہارے سالے ہیں" ـــ عمران نے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"خبردار ــــ خاموش رہو" ــــ اچانک ایک سفید کوٹ والے نے تیزی سے مڑ کر فیاض سے کہا۔ اس کا لہجہ اس قدر کرخت تھا کہ فیاض سہم کر خاموش ہو گیا۔

اسی لمحے شیشے کی دیوار کے پیچھے بیٹھے ہوئے آٹھوں افراد اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ کیونکہ کمرے میں ایک طویل القامت اور خاصا جسیم آدمی اندر داخل ہو رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سنہرے رنگ کا نقاب تھا۔ اس کے سینے پر بھی بیج موجود تھا۔ لیکن اس بیج پر کسی نمبر کی بجائے ایک دائرہ بنا ہوا تھا۔ وہ آ کر درمیانی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"کیا اس بات کی تصدیق کر لی گئی ہے کہ پرائڈ نے واقعی اصل آدمی اغوا کئے ہیں" ــــ؟ سنہرے نقاب پوش نے کرخت لہجے میں کہا۔

"یس گاڈ فادر! ــــ یہ تینوں افراد اصلی ہیں ــــ ان میں سے جو درمیان والی مشین کے سامنے پڑا ہوا ہے ــــ یہ پاکیشیا کے سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ہے ــــ جبکہ دائیں طرف والا علی عمران۔ اور بائیں طرف والا ڈاجر گروپ کا ڈاکٹر رائٹ ہے" ــــ نمبر آٹھ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ ان کی آوازیں مشینوں والے کمرے میں واضح اور صاف سنائی دے رہی تھیں۔

"پرائڈ نے تفصیلی رپورٹ دی ہے کہ اس نے کس طرح اتنی جلد انہیں اغوا کر لیا اور یہاں تک لے آیا ــــ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان لوگوں کا تعاقب کیا گیا ہو ــــ کیا ہر لحاظ سے چیکنگ کر لی گئی ہے" ــــ؟ گاڈ فادر نے کہا۔

"یس فادر! ــــ پرائڈ نے انتہائی ذہانت سے کام لیا ہے ــــ ان

کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے اپنی ایک ممبر روزی کو جو بے حد حسین اور دلکش عورت ہے، سب سے پہلے فیاض سے ٹکرایا کیونکہ اس کے متعلق معلوم ہوا تھا کہ وہ عورتوں کا شائق ہے ــــ چنانچہ فیاض دام میں پھنس گیا اور روزی نے اس سے عمران اور ڈاکٹر رائٹ کے متعلق سب کچھ اگلوا لیا ــــ پھر پرائڈ کا ایک ممبر فیاض کے میک اپ میں جیل سے ڈاکٹر رائٹ کو لے آیا ــــ ادھر روزی فیاض کے بعد عمران کو اس کے فلیٹ سے اپنے حسن کا جال ڈال کر لے آئی ــــ اس طرح یہ تینوں ان کی گرفت میں آ گئے ــــ اس کے بعد تین تابوت تیار کئے گئے اور انہیں ان تابوتوں میں غیر ملکی لاشوں کی صورت میں مختلف فلائٹوں پر بک کرا دیا گیا اور اب یہ تینوں یہاں موجود ہیں" ــــ نمبر آٹھ نے کھڑے ہو کر تفصیلی جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ــــ کارروائی شروع کی جائے ــــ تاکہ جلد از جلد ٹی۔ الیف کے فارمولے کا پتہ چل سکے ــــ پہلے اس فیاض کی چیکنگ کی جائے" ــــ گاڈ فادر نے کہا اور نمبر آٹھ نے یوں ہاتھ لہرایا جیسے وہ مشینوں والے کمرے میں موجود سفید کوٹ والوں کو اشارہ کر رہا ہو۔

"میرے ساتھ بات کرو گاڈ فادر صاحب! ــــ ٹی۔ الیف چھوڑ اے الیف فارمولا بتا کر دے دوں" ــــ اچانک عمران نے اونچی آواز میں کہا اور شیشے کے پیچھے کمرے میں بیٹھے ہوئے سب افراد عمران کی آواز سنتے ہی بری طرح چونک پڑے۔

"کیا کنکٹنگ والیوم کھول دیا گیا تھا" ــــ؟ گاڈ فادر کی انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"جب۔ باس! ۔۔۔ میں اُسے چیک کرنا چاہتا تھا" ۔۔۔ اچانک ایک سفید کوٹ والے نے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ تو ہماری گفتگو وہاں سنائی دے رہی تھی" ۔۔۔ گاڈ فادر نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور سفید کوٹ والے دونوں افراد نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے سر جھکا لیے۔

"گاڈ فادر نے اچانک اپنی کرسی کے دستے پر زور سے ہاتھ مارا اور دوسرے لمحے کمرے کی چھت سے سرخ رنگ کی دو شعاعیں نکل کر ٹھیک سفید کوٹ والوں پر پڑیں اور وہ دونوں چیختے ہوئے زمین پر ڈھیر ہو گئے ان دونوں کے جسموں میں آگ بھڑک اٹھی تھی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ چند لمحوں میں زندہ جل کر راکھ ہو گئے۔

"کنگ ایٹ! ۔۔۔ دوسرا انتظام کرو" ۔۔۔ گاڈ فادر نے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا اور آٹھ نمبر اُٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

عمران کی نظریں چھت پر لگی ہوئی تھیں اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹ کے آثار ابھر آئے۔ اس نے چھت میں موجود وہ سوراخ ڈھونڈ لیا تھا جس سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکلی تھیں۔ لیکن ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ ان شعاعوں سے کیسے بچا جا سکتا ہے۔ کیونکہ شعاعوں کا منبع تو ایک ہی تھا لیکن وہ مختلف زاویوں سے ان سفید کوٹ والوں پر پڑی تھیں۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک اور شخص سفید کوٹ پہنے اندر داخل ہوا۔ وہ سیدھا درمیان والی مشین کی طرف بڑھا۔

"رک جاؤ ۔۔۔ جب میں حکم دوں ۔۔۔ تب مشین آپریٹ کرنا" ۔۔۔ اچانک

گاڈ فادر کی آواز سنائی دی اور وہ یوں رک گیا جیسے کھلونے کی چابی ختم ہو جانے پر وہ رک جاتا ہے۔

"تمہارا نام علی عمران ہے" ۔۔۔ اچانک گاڈ فادر کی گونجتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن)" ۔۔۔ عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں جواب دیا۔

"ٹی۔ ایف کا فارمولا تمہارے پاس ہے" ۔۔۔ دوسرا سوال کیا گیا۔

"ہاں! ۔۔۔ نہ صرف ٹی۔ ایف کا ۔۔۔ بلکہ اے سے لیکر زیڈ تک تمام فارمولے میرے پاس ہیں" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ تم میرا مذاق اڑانے کی کوشش کر رہے ہو ۔۔۔ نمبر الیون" گاڈ فادر کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس فادر" ۔۔۔ کمرے میں نئے داخل ہونے والے نے بڑے مستعد لہجے میں کہا۔

"اس احمق کے منہ پر گن کر دس تھپڑ مارو" ۔۔۔ گاڈ فادر نے چیختے ہوئے کہا اور نمبر الیون تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

"تمہیں گنتی آتی ہے ۔۔۔ کہیں بھول نہ جانا" ۔۔۔ عمران نے اُسے اپنی طرف بڑھتے دیکھ کر کہا۔

لیکن نمبر الیون نے کوئی بات کہے بغیر پیر سے سٹریچر کے ایک پائے پر ضرب لگائی تو سٹریچر عمران کے سر کی طرف سے تیزی سے اوپر اٹھتا چلا گیا۔ نمبر الیون نے دوسری ضرب لگائی تو سٹریچر اور اوپر اٹھ آیا۔ اب وہ اتنا اونچا ہو چکا تھا کہ عمران کا چہرہ اس کے ہاتھ کی رینج میں پہنچ چکا تھا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

اسی لمحے نمبر الیون نے بڑی تیزی سے ہاتھ گھمایا۔ وہ پہلا تھپڑ مارنا چاہتا تھا لیکن دوسرے لمحے اس کے حلق سے چیخ نکلی اور وہ بجلی کی سی تیزی سے پلٹی کھا کر عمران کے جسم کے ساتھ یوں چمٹ گیا جیسے لوہا مقناطیس سے چمٹتا ہے۔ عمران نے اچانک اپنے بازو اونچے کئے تھے اور نمبر الیون کا وہ ہاتھ پکڑ کر اتنی تیزی سے کھینچا تھا کہ وہ عمران کے سینے سے آ لگا تھا اور عمران کے بازوؤں کے گرد موجود چمڑے کی پٹیاں اب ڈھیلی ہو کر نیچے لٹک رہی تھیں۔

"خبردار! ــــ اگر مجھ پر کوئی وار کیا تو تم ہمیشہ کے لئے ٹی۔ ایف کے فارمولے سے ہاتھ دھو بیٹھو گے" ــــ عمران نے زور سے چیختے ہوئے کہا اور کرسی کے ہتھے کی طرف بڑھتا ہوا گاڈفادر کا ہاتھ تیزی سے رک گیا۔ اس نے وہی ہاتھ تیزی سے سر سے بلند کیا۔ دوسرے لمحے مشین روم کا دروازہ کھلا اور دو سٹین گن بردار بجلی کی سی تیزی سے اندر داخل ہوئے۔ ان میں سے ایک نے عمران کے سینے سے لگے نمبر الیون کا بازو پکڑ کر اسے زور سے کھینچ کر عمران سے الگ کرنے کی کوشش کی۔

"اس عمران کے سر پر سٹین گن کا بٹ مارو" ــــ گاڈفادر نے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے سٹین گن بردار نے بڑی پھرتی سے گن کا بٹ عمران کے سر پر مارنا چاہا۔ مگر عمران نے بڑی پھرتی سے پہلو بدلا اور اس کی بجائے نمبر الیون کا سر بٹ کے سامنے آ گیا۔ اسی لمحے زوردار دھماکے کے ساتھ نمبر الیون کے حلق سے چیخ نکلی اور اس کے سر سے خون فوارے کی طرح اُبلنے لگا۔ دوسرا سٹین گن بردار تیزی سے گھوم

کر دوسری سائیڈ میں آیا۔

مگر اسی لمحے عمران نے بجلی کی سی تیزی سے نمبر الیون کو پہلے سٹین گن بردار پر اچھالا اور پھر پھرکی کی طرح گھوم کر اس نے دوسری سائیڈ سے ہونے والے اپنے سر پر سٹین گن کا وار بچا لیا بلکہ دونوں ہاتھوں سے سٹین گن کا بٹ بھی پکڑ لیا۔ اور پھر ایک جھٹکے سے سٹین گن نہ صرف اس کے ہاتھ میں تھی بلکہ اس کا رُخ بھی ظاہر ہے اسی آدمی کی طرف تھا۔

اس سے پہلے کہ وہ آدمی عمران سے اپنی سٹین گن لینے کے لئے جھپٹتا، عمران نے ٹریگر دبا دیا اور وہ آدمی چیختا ہوا لٹو کی طرح گھوما اور فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

عمران نے اسی طرح گھوم کر فائر کی رینج کا رُخ بدلا اور فرش سے اٹھنے والے نمبر الیون اور دوسرا سٹین گن بردار بھی گولیوں کی زد میں آ گئے۔ سٹین گن کی نال سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ نے نہ صرف نمبر الیون اور دوسرے سٹین گن بردار کے جسموں میں بے شمار سوراخ بنا دیئے بلکہ ان کی زد سے ڈاکٹر رائٹ بھی نہ بچ سکا۔ وہ چونکہ نمبر الیون اور دوسرے سٹین گن بردار کے عین پیچھے سٹریچر پر پڑا ہوا تھا اس لئے وہ بھی گولیوں کی زد میں لامحالہ آ گیا۔ نتیجہ یہ کہ وہ سٹریچر پر ہی زندگی سے منہ موڑ گیا۔

عمران نے فائر کرتے ہی تیزی سے اپنے جسم کو اوپر کی طرف سمیٹا۔ اور پھر اس کے دونوں پاؤں پٹیوں کی گرفت سے کھسک کر اوپر آئے اور عمران پشت کے بل قلابازی کھا گیا۔ دوسرے لمحے جب وہ اٹھا تو اس کا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جسم سٹریچر کی بیلٹوں سے مکمل طور پر آزاد تھا۔

عمران کی اچانک قلابازی نے اس کی زندگی بچا لی۔ کیونکہ عین اسی لمحے چھت سے سرخ رنگ کی شعاع نکل کر عین اس جگہ سٹریچر پر پڑی جہاں ایک لمحے پہلے عمران موجود تھا۔ سٹریچر دھڑا دھڑ جلنے لگا۔

عمران نے قلابازی کھاتے ہی سٹین گن کا رخ چھت پر موجود اس جالی کی طرف کیا جہاں سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکل رہی تھیں۔ اور پھر تڑاتڑ کی آوازوں کے ساتھ ہی ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سٹین گن سے نکلنے والی گولیوں کی بوچھاڑ سے جالی کے پرزے اڑ کر مشین روم کے فرش پر بکھر گئے۔

عمران جالی پر فائر کرتے ہی لٹو کی طرح گھوما۔ کیونکہ اس کے حساس کانوں میں اپنی پشت پر کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز پہنچ گئی تھی۔ چنانچہ گھومتے ہی سٹین گن کی فائرنگ سے دو چیخیں دروازے میں بلند ہوئیں اور اس کے ساتھ ہی دو مسلح افراد منہ کے بل دروازے کی چوکھٹ میں ہی ڈھیر ہو گئے۔

عمران بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ان دونوں کو اندر کھینچ کر نہ صرف دروازہ بند کر دیا بلکہ اندر سے چٹخنی بھی چڑھا دی وہ اب مطمئن انداز میں اس طرف مڑا جدھر شیشے کی دیوار تھی۔ دیوار کے پیچھے گاڈ فادر اور آٹھ نقاب پوش مجسموں کی صورت میں دم بخود بیٹھے تھے۔ شاید عمران کی بے پناہ پھرتی اور بروقت ذہانت کے استعمال نے انہیں ذہنی طور پر مفلوج کر دیا تھا۔

"علی عمران، عظیم گاڈ فادر کی خدمت میں نذرانہ سلام پیش کرتا ہے۔"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ تیزی سے ہٹ کر درمیانی مشین کے پاس کھڑا ہو گیا۔ مشین اس کی دائیں سائیڈ پر تھی۔

"گڈ! ۔۔۔ ہمیں تمہاری بے پناہ پھرتی اور لڑنے کا انداز بے حد پسند آیا ہے" ۔۔۔ اچانک گاڈ فادر کی آواز مشین روم میں بلند ہوئی۔

"یہ سب کچھ اسی لئے ہوا ہے کہ آپ نے علی عمران کو اس کی اصل حیثیت سے کم درجہ دیا ہے ۔۔۔ اگر آپ کو فارمولا چاہیئے تو آپ علی عمران سے اس کی حیثیت کے مطابق مذاکرات کر سکتے تھے ۔۔۔ علی عمران تو فری لانسر ہے ۔۔۔ اگر وہ فری لانسر نہ ہوتا تو ڈاجر گروپ کے ساتھ ساتھ فارمولا بھی سرکاری تحویل میں پہنچ چکا ہوتا" ۔۔۔ عمران نے بڑے پُراعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ! ۔۔۔ لیکن ہمیں تو بتایا گیا تھا کہ تم سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو" ۔۔۔ گاڈ فادر نے جواب دیا۔

"روپے کے لئے میں مافیا کے لئے بھی کام کر سکتا ہوں ۔۔۔ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ میں فری لانسر ہوں ۔۔۔ اور یہ بھی نوٹ کر لیجئے کہ میں اگر چاہتا تو اس پرائڈ کا خاتمہ وہیں پاکیشیا میں ہی کر دیتا ۔۔۔ کیونکہ ہیلم گیس نے مجھے وقتی طور پر ضرور مفلوج اور بیہوش کر دیا تھا لیکن تابوت ابھی ایئرپورٹ پر ہی تھا کہ مجھے ہوش آ گیا تھا اور اپنے ہاتھ پر موجود ڈرائنیٹر واچ کے ذریعے جسے یہاں پہنچ کر اتارا گیا ہے، میں چند لمحوں میں انٹیلی جنس، فوج اور پولیس کے دستے ایئرپورٹ پر منگوا سکتا تھا ۔۔۔ لیکن میں تو صرف اس لئے یہاں تک آ گیا کہ شاید کوئی سودا ہو جائے۔ ورنہ مجھ میں اتنی صلاحیتیں اللہ تعالیٰ نے بھر دی ہیں کہ میں ہر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

قسم کی سچویشن کو اپنی مرضی سے تبدیل کر سکتا ہوں ___ آپ نے اس کا ہلکا سا مظاہرہ دیکھ لیا ہے ___ اور اگر آپ چاہیں تو مزید مظاہرہ بھی ہو سکتا ہے ___ مجھے معلوم ہے کہ آپ شیشے کی دیوار کے پیچھے موجود ہیں اور یہ دیوار زیرو ون اینگل پر توڑی جا سکتی ہے اور اس کے بعد سٹین گن کی گولیاں کنگز اور گاڈ فادر میں تمیز نہیں کیا کرتیں" ___ عمران نے بڑے ٹھوس لہجے میں کہا۔

" اوہ! ___ تم واقعی ذہین اور خطرناک شخصیت ہو ___ میں تمہاری طرف دوستی کا ہاتھ بڑھاتا ہوں" ___ گاڈ فادر نے ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی لرزش نمایاں تھی۔ شاید عمران کی دھمکی کام کر گئی تھی۔

" گڈ! ___ مجھے مافیا جیسی بین الاقوامی تنظیم کے سربراہ سے ایسی ہی امید تھی" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" اس سپرنٹنڈنٹ کا خاتمہ کر دیا جائے ___ اب یہ ہمارے لئے بیکار ہے" ___ گاڈ فادر نے اپنے ساتھیوں سے کہا جو خود بھی کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔

" نہیں ___ یہ میرا دوست ہے ___ اس کا خاتمہ مجھے ناخوش کر سکتا ہے ___ میں اس کی مکمل ذمہ داری لیتا ہوں کہ یہ کسی صورت میں بھی آپ کے مفاد کے آڑے نہ آئے گا" ___ عمران نے زوردار لہجے میں کہا۔

" اوکے ___ ہم تمہیں دوست کہہ رہے ہیں ___ تو تمہارا دوست ہمارا بھی دوست ہے ___ میں کنگ ایٹ کو بھیج رہا ہوں ___ وہ تم دونوں کو مذاکرات کے لئے ہمارے پاس لے آئے گا" ___ گاڈ فادر

نے کہا۔

" ٹھیک ہے ___ میں مذاکرات کے لئے تیار ہوں ___ لیکن ایک بات یاد رکھئے ___ آپ جیسی شخصیت سے کسی قسم کی عیاری اور دھوکہ بازی انتہائی تکلیف دہ ثابت ہو سکتی ہے" ___ عمران نے انتہائی ٹھوس لہجے میں کہا۔

" گاڈ فادر کی زبان سے نکلا ہوا لفظ پتھر پر لکیر کی حیثیت رکھتا ہے مسٹر علی عمران" ___ گاڈ فادر نے بھی ٹھوس لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی ہوئی سٹین گن ایک طرف پھینک دی اور پھر آگے بڑھ کر اس نے فیاض کی ہتھکڑیاں کھولنی شروع کر دی۔ اور چند لمحوں بعد فیاض سٹریچر کی بندش سے آزاد ہو چکا تھا۔

" تم نے کمال کر دیا عمران ___ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ ___" فیاض نے دم بخود لہجے میں کہا۔

" اچھا ___ اب تم بھی سوچنے لگ گئے ہو ___ پھر تو تمہیں بلوغت کا سرٹیفکیٹ مل جائے گا" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض جھینپ کر خاموش ہو گیا۔

اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نقاب پوش اندر داخل ہوا جس کے لباس پر لگے ہوئے مافیا کے بیج پر آٹھ کا ہندسہ موجود تھا۔

" تشریف لائیے مسٹر علی عمران" ___ کنگ ایٹ نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

" چلئے بادشاہ سلامت" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اور فیاض ایک دوسرے کے پیچھے چلتے ہوئے اس کمرے سے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

باہر آ گئے۔ کنگ ایٹ آگے آگے تھا۔

کمرے سے نکل کر وہ ایک راہداری میں پہنچے۔ اور پھر راہداری کے اختتام پر ایک چھوٹے سے کمرے میں آ گئے۔ یہ کمرہ کسی لفٹ کی طرح اوپر چڑھتا چلا گیا۔ جب اس کی حرکت رکی تو وہ ایک بار پھر ایک راہداری میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک قطار کی صورت میں سٹین گنوں سے مسلح افراد دونوں طرف کی دیواروں کے ساتھ پشت لگائے بڑے مستعد انداز میں کھڑے ہوئے تھے۔ راہداری کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا جس کے اوپر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ دروازے کے دونوں اطراف میں دو مسلح افراد موجود تھے۔

"آپ کو تلاشی دینی ہو گی" ـــــ کنگ ایٹ نے دروازے کے قریب پہنچ کر عمران اور فیاض کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تلاشی تو آپ یہاں آنے سے پہلے بھی لے چکے ہیں ـــــ بہرحال تسلی کر لیجئے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کنگ ایٹ کے اشارے پر دونوں مسلح افراد نے پھرتی سے سٹین گنیں کاندھوں سے لٹکائیں اور پھر عمران اور فیاض کی جامہ تلاشی بڑے ماہرانہ انداز میں لینے لگے۔

"کوئی چیز نہیں ہے سر" ـــــ چند لمحوں بعد ہی دونوں نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور کنگ ایٹ نے سر ہلاتے ہوئے دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی۔

چند لمحوں بعد بلب بجھ گیا اور دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا اور کنگ ایٹ کے اشارے پر وہ دونوں اس کے پیچھے کمرے میں داخل ہو گئے۔ یہاں ایک مستطیل میز کے پیچھے گاڈ فادر اس کے دونوں اطراف میں

وہی سات افراد موجود تھے جو پہلے شیشے کی دیوار کے پیچھے گاڈ فادر کے اطراف میں بیٹھے ہوئے تھے۔ آٹھویں کرسی خالی پڑی ہوئی تھی۔ میز کی دوسری طرف دو کرسیاں موجود تھیں۔ عمران نے بڑے اطمینان سے ایک کرسی سنبھالی جب کہ دوسری کرسی پر فیاض بیٹھ گیا۔ کنگ ایٹ دوسری طرف کی خالی کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

"یہ شاید مافیا کی تاریخ میں پہلا موقع ہے کہ دو اجنبی اس کی ٹاپ میٹنگ میں موجود ہیں ـــــ بہرحال زیادہ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے ـــــ ہمیں ٹرینچ فائر کا فارمولا چاہیئے ـــــ بولو تم اس کے عوض کتنی رقم مانگتے ہو" ـــــ گاڈ فادر نے سپاٹ لہجے میں گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"ٹرینچ فائر کے فارمولے سے مافیا اربوں ڈالر کمائے گی اس لئے اس فارمولے کی قیمت لگانا حماقت ہے" ـــــ عمران نے بھی اسی طرح سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے سے ذرا بھی محسوس نہ ہو رہا تھا کہ مافیا سے وہ مرعوب ہے جبکہ فیاض کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ سخت مرعوبیت کے عالم میں بیٹھا ہوا ہے۔

"پھر تم کیا چاہتے ہو" ـــــ گاڈ فادر نے غیر متوقع جواب پر چونکتے ہوئے کہا۔

"میں وہ فارمولا آپ کو اپنی طرف سے تحفے کے طور پر پیش کرنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے جواب دیا اور گاڈ فادر کے ساتھ ساتھ اس کے تمام ساتھی یوں بری طرح چونکے جیسے انہیں اپنے کانوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔ فیاض بھی چونک کر حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

"تحفے کے طور پر ۔۔۔ کیا مطلب ۔۔۔ کیا تم کوئی قیمت نہیں لینا چاہتے"۔ گاڈ فادر کے لہجے میں پہلی بار لڑکھڑاہٹ کے آثار نمایاں ہوئے تھے۔

"تحفہ تحفہ ہی ہوتا ہے ۔۔۔ اس کی قیمت نہیں لی جاتی۔ یہ ایک عالمگیر اصول ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اوہ! ۔۔۔ تم میری توقع سے کہیں زیادہ اعلیٰ ظرف واقع ہوئے ہو ۔۔۔ اور شاید میری زندگی کے پہلے شخص ہو ۔۔۔ جس نے مجھے واقعی حیرت زدہ کر دیا ہے ۔۔۔ بہرحال مافیا بھی اتنی کم ظرف نہیں ہے کہ تمہیں اس تحفے کے بدلے کچھ نہ دے ۔۔۔ میں مافیا کی طرف سے اعلان کرتا ہوں کہ تمہیں تا زندگی مافیا کے تمام بزنس میں سے ایک فیصد سالانہ بطور تحفہ ادا کیا جاتے گا ۔۔۔ اور مسٹر علی عمران! ۔۔۔ یہ رقم یقیناً اتنی بڑی ہوگی کہ تم اس سے زیادہ رقم کا تصور بھی نہیں کر سکتے" ۔۔۔ گاڈ فادر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میں اس تحفے کے لئے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں ۔۔۔ لیکن مجھے ذاتی طور پر اس رقم کی ضرورت نہیں ہے ۔۔۔ میں درویش منش آدمی ہوں اور اپنی کھال میں مست رہنا چاہتا ہوں اس لئے میری طرف سے یہ رقم پاکیشیا کے کسی بھی ہسپتال کو ہر سال عطیے کے طور پر بھجوا دی جائے" عمران نے جواب دیا۔

"گڈ ۔۔۔ حیرت انگیز ۔۔۔ تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو ۔۔۔ اس صدی تو کیا کئی صدیوں کے حیرت انگیز آدمی ۔۔۔ بہرحال ہمیں تمہاری آفر قبول ہے" ۔۔۔ گاڈ فادر نے جواب دیا۔

"شکریہ! ۔۔۔ مجھے آپ سے یہی امید تھی" ۔۔۔ عمران نے

جواب دیا۔

"تو لائیے ۔۔۔ کہاں ہے وہ فارمولا" ۔۔۔ گاڈ فادر نے کہا۔

"فارمولا تو ظاہر ہے میرے پاس اس وقت نہیں ہے ۔۔۔ وہ تو پاکیشیا میں ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"آپ کوئی نشانی یا رقعہ دے دیں ۔۔۔ مافیا یہ فارمولا حاصل کر لے گی" ۔۔۔ گاڈ فادر نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"سوری جناب! ۔۔۔ اگر یہ فارمولا اتنی آسانی سے میسر ہو سکتا تو میں اسے تحفے میں دینے کی بجائے اس کی قیمت وصول کرتا ۔۔۔ اس کے لئے مجھے خود پاکیشیا جانا ہوگا ۔۔۔ آپ کوئی آدمی میرے پاس بھیج دیں ۔۔۔ فارمولا اس کے حوالے کر دیا جائے گا ۔۔۔ لیکن ایک بات بتا دوں کہ وہ فارمولا کوڈ میں ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مافیا کے ماہرین ہر کوڈ حل کرنے کی اہمیت رکھتے ہیں ۔۔۔ کب تک مل سکتا ہے یہ فارمولا" ۔۔۔ گاڈ فادر نے کچھ لمحے خاموش رہنے کے بعد جواب دیا۔

"میرے پاکیشیا پہنچنے کے بعد چند گھنٹوں کے اندر ۔۔۔ وہ ایسی جگہ موجود ہے جس کے لئے چند گھنٹے ضروری ہیں" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوکے! ۔۔۔ مجھے تم جیسے اعلیٰ ظرف انسان پر مکمل اعتماد ہے۔ ہم تمہاری واپسی کا بندوبست کر دیتے ہیں ۔۔۔ اور جس وقت تم پاکیشیا کے ایئرپورٹ پر اترو گے اس کے آٹھ گھنٹوں کے بعد ہمارا آدمی تمہارے پاس پہنچ جائے گا ۔۔۔ اور اسی روز اس سال کا ایک فیصد بھی تمہارے ملک کے کسی بھی ہسپتال میں بطور عطیہ دے دیا جائے گا" ۔۔۔ گاڈ فادر

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے جواب دیا۔

"مجھے اس آدمی کا کوئی کوڈ دے دیا جائے ـــــ تاکہ فارمولا غلط آدمی کے ہاتھ نہ پہنچ جائے" ـــــ عمران نے کہا۔

"کوڈ گاڈ فادر ہی رہے گا" ـــــ گاڈ فادر نے کہا۔

"اوکے!" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی گاڈ فادر اٹھ کھڑا ہوا۔ اس کے اٹھتے ہی اس کے تمام ساتھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

"کنگ ایٹ! ـــــ مسٹر علی عمران اور فیاض کو یہاں سے پاکیشیا بھجوانا تمہاری ڈیوٹی ہے" ـــــ گاڈ فادر نے کنگ ایٹ سے کہا اور کنگ ایٹ نے سر ہلا دیا۔

"آیئے میرے ساتھ" ـــــ کنگ ایٹ نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور فیاض اسی طرح چلتے ہوئے کمرے سے نکل کر راہداری میں پہنچ گئے۔ اس بار انہیں ایک بڑے دفتر نما کمرے میں لے آیا گیا۔

"آپ دونوں یہاں تشریف رکھیں ـــــ میرے آدمی آپ کیلئے نشستوں کا انتظام کر کے آپ کو لینے آ جائیں گے ـــــ آپ اطمینان سے ان کے ساتھ چلے جائیں ـــــ آپ کو کوئی تکلیف نہ ہو گی" ـــــ کنگ ایٹ نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

"کیا تم واقعی فارمولا ان کے حوالے کر دو گے ـــــ؟ اور تم نے تو مجھے کسی فارمولے وغیرہ کے متعلق نہیں بتایا تھا" ـــــ کنگ ایٹ کے جاتے ہی فیاض نے کہا۔

"پہلی بات کا جواب تو یہ ہے کہ میرا ارادہ واقعی فارمولا دینے کا

ـــــ ظاہر ہے میں نے اس کا دودھ تو نہیں دوہنا ـــــ میرے پاس تو وہ بے کار پڑا رہے گا ـــــ اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ اگر میں فارمولا نہیں دے دیتا تو پھر تم اکیلے یہاں پہنچتے ـــــ اور تمہارا انجام مس روزی کے بستر پر نہیں ـــــ بلکہ کسی اندھیری قبر میں ہوتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کاش! ـــــ وہ مس روزی مجھ سے ایک بار پھر ٹکرا جائے تو میں ـــــ" فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"تو تم ایک بار پھر اس کے حسن کا شکار ہو جاؤ" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض نے جھینپ کر منہ پھیر لیا۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جیسے ہی جیٹ جہاز نے رن وے کو چھوڑ کر فضا میں پرواز شروع کی عمران اپنی سیٹ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ہوا" ۔۔۔ ؟ فیاض نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"پپ۔ پپ۔ پیشاب" ۔۔۔ عمران نے یوں منہ بناتے ہوئے کہا جیسے اگر ایک لمحے کی بھی دیر ہوتی تو اس کا پیشاب پتلون میں ہی خطا ہو جائے گا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا باتھ روم کی طرف بڑھ گیا۔

باتھ روم کا دروازہ بند کرتے ہی اس نے بڑی پھرتی سے واش بیسن کا پانی تھوڑا سا کھول دیا اور پھر جھک کر اس نے اپنے بوٹ کا تسمہ کھولنا شروع کر دیا۔ تسمہ کھول کر اس نے بوٹ کو پاؤں سے اتار کر ہاتھ میں پکڑا اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر اس کی اندرونی تہ میں انگلیوں کی مدد سے مخصوص انداز میں ضرب لگائی تو تہ درمیان سے کھل گئی اور اس میں سے ایک باریک سی ایریل نما تار باہر آ گئی۔ عمران نے تار کے سرے کو

پکڑ کر چٹکی سے دبایا تو تار کے سرے پر ایک چھوٹا بٹن نمایاں ہو گیا

"ہیلو۔ ہیلو۔ پرنس آف ڈھمپ کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے اس بٹن کے قریب منہ لے جاتے ہوئے کہا۔ وہ بار بار یہی فقرہ دوہرا رہا تھا۔

"ہیلو۔ ایکسٹو۔ اوور" ۔۔۔ چند لمحوں بعد بلیک زیرو کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

"بلیک زیرو۔ اے میرے فلیٹ میں پہنچ کر خاص کمرے کی الماری میں ایک فارمولا موجود ہے ۔۔۔ جو کہ بظاہر کسی جائیداد کی فروختگی کا اسٹام ہے ۔۔۔ اس کے ساتھ چند کاغذات ہیں جس پر میں نے اسے ڈی کوڈ کیا ہے ۔۔۔ اس فارمولے کو اٹھا کر دانش منزل لے جاؤ اور اس کے پہلے صفحے کی آٹھویں سطر میں ایک لفظ "ایزمنٹ" ۔۔۔ لکھا ہوا ہے ۔۔۔ اس لفظ کو فٹ سے غائب کر کے اس کی جگہ لفظ "کازانٹ" ۔۔۔ اسی طرح ڈال کر وہ فارمولا ڈرائنگ روم کے سیف میں رکھ دو ۔۔۔ البتہ ڈی کوڈ پیپر اپنی تحویل میں رکھ لینا ۔۔۔ یہ کام زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر مکمل ہو جانا چاہیئے۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے اسے ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ میں سمجھ گیا ۔۔۔ لیکن آپ کہاں سے بول رہے ہیں اوور" ۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"فی الحال تو اپنے منہ سے بول رہا ہوں ۔۔۔ جب یہ بند ہو گا تو پھر کرائے کا منہ حاصل کرنے کا سوچوں گا۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور بوٹ کے اندر دوبارہ انگلیاں ڈال کر اس نے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

مخصوص جگہ پر ضرب لگائی تو ایریل نما تار لوٹ کے اندر غائب ہو گئی عمران نے جلدی سے بوٹ پہن کر تسمہ باندھا اور پھر ہاتھ دھو کر اس نے واش بیسن بند کیا اور دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ باہر آتے ہی اس کی نظریں اپنی پشت کے مقابل قطار میں ایک چوڑے چہرے والے شخص پر پڑیں جو مڑ کر باتھ روم کی طرف ہی دیکھ رہا تھا۔ عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری۔ لیکن عمران اس کی طرف توجہ دیئے بغیر واپس اپنی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا۔

"اگر تم رقم مانگ لیتے تو کروڑوں روپے مل سکتے تھے" ـــــ فیاض نے چند لمحوں بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ان کروڑوں روپے کا میں کیا کرتا" ـــــ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیا۔

"جائیداد خریدی جا سکتی تھی ـــــ عیش کئے جا سکتے تھے" ـــــ فیاض نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو جائیداد خرید لیتا ـــــ عیش بھی کر لیتا ـــــ پھر ـــــ" عمران نے کہا

"پھر کیا ـــــ بس عیش ہو جاتا" ـــــ فیاض نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"وہ تو ہو چکا ـــــ اس کے بعد کیا ہوتا" ـــــ؟ عمران نے فلاسفانہ انداز میں پوچھا۔

"اس کے بعد کیا ہونا تھا" ـــــ فیاض نے جھلاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"تم نے اس تنظیم کو احمقوں کا ٹولہ سمجھ رکھا ہے ـــــ تمہارا کیا خیال تھا کہ وہ کروڑوں روپے تمہیں دے کر خاموش ہو جاتی ـــــ جو دینا جانتے ہیں فیاض! ـــــ وہ اسے واپس بھی لینا جانتے ہیں۔ اور پھر نانی

جان جو بچپن میں کہتی تھیں کہ لالچ بری بلا ہے ـــــ اس کا کیا بنتا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور فیاض برا سا منہ بنا کر خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے عمران کا فلسفہ اس کی سمجھ میں نہ آ سکتا تھا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی ـــــ کہ آخر اتنی بڑی اور خوفناک تنظیم نے اتنی آسانی سے تم پر بھروسہ کر لیا" ـــــ فیاض نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کہاں کر لیا ہے ـــــ ان کا ایک آدمی اب بھی پشت والی قطار میں موجود ہے ـــــ اور اس کے پاس ایسا ٹرانسمیٹر موجود ہے جس سے وہ ہماری باتیں سن رہا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور فیاض نے چونک کر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی آنکھیں پھیلنے لگیں کیونکہ مقابل کی قطار میں وہ چوڑے چہرے والا موجود تھا اور جس لمحے فیاض نے اسے دیکھا اس نے بھی مسکراتے ہوئے فیاض کی طرف دیکھا۔ جیسے کہہ رہا ہو کہ ہاں تمہاری نگرانی ہو رہی ہے۔

"اوہ! ـــــ تو یہ بات ہے" ـــــ فیاض نے دانت بھینچتے ہوئے کہا اور اس کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے اب وہ کوئی ایسی بات نہ کرنا چاہتا تھا جو اس تنظیم کے خلاف جاتی۔ ورنہ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اس کا عتاب اس پر نہ پڑ جائے۔ عمران نے اس لئے ٹرانسمیٹر والی بات کر دی تھی تاکہ فیاض اس کی جان کھانے سے باز آ جائے ورنہ اتنی بات تو وہ بھی جانتا تھا کہ ایسے جہازوں میں سکیورٹی چیکنگ انتہائی سختی سے کی جاتی ہے اور سوائے مخصوص طور پر چھپائے گئے آلات کے کوئی بھی سائنسی آلہ وہ جہاز میں نہیں جانے دیتے۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

تقریباً آٹھ گھنٹے کی مسلسل پرواز کے بعد جہاز پاکیشیا کے بین الاقوامی ایئرپورٹ پر لینڈ کر گیا۔ عمران اور فیاض جہاز سے باہر آئے اور چند لمحوں بعد ٹیکسی انہیں لے کر عمران کے فلیٹ کی طرف دوڑی چلی جا رہی تھی۔

"میرا خیال ہے کہ تمہیں پہلے گھر چھوڑ دوں" ـــــ عمران نے کہا۔

"نہیں ـــ میں یہ فارمولا ایک نظر دیکھنا چاہتا ہوں ـــ میرے حلق سے اب بھی یہ بات نہیں اتر رہی کہ تم اتنی آسانی سے اس قدر اہم فارمولا ان کے حوالے کر دو گے" ـــــ فیاض نے کہا۔

"یار! ـــ میرا کسی سے کیا جھگڑا ـــ میں تو سیدھا سادا آدمی ہوں۔ خوامخواہ ایک فارمولے کے لئے اپنی جان عذاب میں کیوں ڈالوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیکسی نے انہیں فلیٹ کے سامنے اتار دیا اور عمران فیاض کو ہمراہ لئے فلیٹ کے اندر پہنچ گیا۔ ابھی وہ ڈرائنگ روم تک پہنچے تھے کہ کال بیل کی آواز سنائی دی۔

"لو وہ تمہارا نگران بھی آ گیا" ـــــ عمران نے مڑ کر کہا اور پھر خود ہی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ کیونکہ سلیمان فلیٹ میں موجود نہ تھا۔ اس نے جب دروازہ کھولا تو دروازے پر وہی چوڑے چہرے والا غیر ملکی موجود تھا۔

"گاڈ فادر" ـــــ غیر ملکی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ سوری! ـــ اس وقت جیب میں ـــ ارے ہاں کچھ تو نکل ہی آئے گا" ـــــ عمران نے بوکھلائے ہوئے انداز میں جیب ٹٹولتے ہوئے کہا اور پھر ایک چھوٹا سا کاغذ نکال کر غیر ملکی کی طرف بڑھا دیا۔ غیر ملکی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

"میں بھکاری نہیں ہوں سمجھے ـــ مجھے گاڈ فادر نے بھیجا ہے ـــ ٹی۔ ایف کے فارمولے کے لئے" ـــــ غیر ملکی نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اچھا کمال ہے ـــ اب فارمولے بھی خیرات میں ملنے لگ گئے ہیں ـــ واہ حیرت ہے ـــ واقعی زمانہ بدل گیا ہے ـــ لیکن گاڈ فادر نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ اس کے لئے چند گھنٹے لگ جائیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"میں انتظار کر لوں گا" ـــــ غیر ملکی نے کہا۔

"تو ٹھیک ہے ـــ کر لو انتظار" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور دروازہ بند کرنے لگا۔

"کیا تم مجھے اندر نہ آنے دو گے" ـــــ؟ غیر ملکی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اندر ـــ اچھا آ جاؤ ـــ لیکن چائے نہیں مل سکے گی ـــ میرا باورچی چھٹی پر ہے ـــ خالی انتظار کرنا ہو گا" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور دروازہ کھول کر مڑ گیا۔

غیر ملکی خاموشی سے اندر داخل ہوا اور پھر چند لمحوں بعد وہ ڈرائنگ روم میں موجود تھا۔

"یہ سپرنٹنڈنٹ فیاض ہیں ـــ سنٹرل انٹیلی جنس بیورو کے سپرنٹنڈنٹ اور یہ ـــــ" عمران نے باقاعدہ تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"مجھے ٹونی کہتے ہیں" ـــــ غیر ملکی نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر عمران کے اشارے پر وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"یار فیاض! ـــ نیند آ رہی ہے ـــ سنا ہے کہ تم لوریاں بہت اچھی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

گاتے ہو ــــ کوئی لوری تو سناؤ ــــ میں ذرا نیند کر لوں" ــــ عمران نے صوفے پر دراز ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

" کیا بکواس ہے ــــ میں یہاں اس لئے آیا ہوں کہ تمہیں لوریاں سناتا رہوں" ــــ فیاض نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

" اچھا تو پھر کس لئے آئے ہو ــــ کرایہ تو میں تمہیں دے نہیں سکتا ــــ آجکل مالی حالات ــــ" عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" سنو عمران ! ــــ میں اس وقت تک نہ جاؤں گا ــــ جب تک تم فارمولا مافیا کے حوالے نہیں کر دیتے ــــ میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ کیا واقعی تم فارمولا دیتے ہو یا نہیں" ــــ فیاض نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" فارمولا ! ــــ ارے ہاں ! ــــ وہ بھی تو دینا ہے۔ کیوں مسٹر ٹونی" ــــ عمران لیٹتے لیٹتے یکلخت اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے اسے اہم بات اچانک یاد آ گئی ہو۔

" میں اسی لئے تو آیا ہوں" ــــ ٹونی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" اچھا ــــ کمال ہے ــــ تم نے پہلے کیوں نہیں بتایا ــــ کمال ہے۔ بھلا گھر آئے ہوئے آدمی کو کوئی خالی بھیجتا ہے ــــ ابھی لو فارمولا" ــــ عمران نے کہا۔

" لیکن تم نے تو وہاں کہا تھا کہ اس کے حصول کے لئے چند گھنٹے درکار ہوں گے" ــــ فیاض نے چونکتے ہوئے کہا۔

" یار سمجھا کرو ــــ رعب بھی تو ڈالنا ہوتا ہے ــــ میں نے تو سوچا تھا کہ چند گھنٹے آرام سے سو لونگا ــــ پھر مسٹر ٹونی پہنچیں گے۔ لیکن یہ تو ساتھ ہی آ گئے" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

" مجھے یہی ہدایات دی گئی تھیں" ــــ ٹونی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" مجھے معلوم ہے کہ مافیا اپنے سائے پر بھی اعتماد نہیں کرتی ــــ انہوں نے سوچا ہوگا کہ میں چند گھنٹوں میں کہیں فارمولا ہی نہ بدل دوں۔ اس لئے تمہیں ساتھ ہی بھیج دیا ــــ وہ تمہارا ایک اور ساتھی بھی تھا ــــ وہ جس کی ناک طوطے کی چونچ کی طرح مڑی ہوئی تھی ــــ اور جو تم سے تیسری سیٹ پر بیٹھا تھا۔ وہ کہاں ہے" ــــ عمران نے کہا۔

" اوہ ! ــــ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا" ــــ ٹونی اس بری طرح چونکا جیسے عمران نے کوئی انہونی بات کہہ دی ہو۔

" مجھے الہام ہوتا ہے ــــ میں نے کہا تو تھا کہ میں درویش آدمی ہوں" ــــ عمران نے کہا۔

" اوہ ! ــــ واقعی تم بے حد خطرناک آدمی ہو ــــ کنگ ایٹ نے غلط نہیں کہا تھا ــــ بہرحال وہ باہر موجود ہے ــــ ہمارا خیال تھا کہ شائد تم فارمولا لینے کے لئے کسی خاص مقام پر جاؤ گے تو اس نے تمہارا تعاقب کرنا تھا" ــــ ٹونی نے شرمندہ سے لہجے میں کہا۔

" یار فیاض ! ــــ یہ تو بڑی زیادتی ہے کہ ہم یہاں بیٹھے آرام سے باتیں کرتے رہیں ــــ اور وہ شریف آدمی باہر دھوپ میں کھڑا سوکھتا رہے ــــ انہیں فارغ ہی نہ کر دیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے ڈرائنگ روم کی دیوار پر لگی ہوئی ایک بڑی سی سینری کے فریم کو دیوار سے علیحدہ کر کے صوفے پر رکھا اور دیوار پر مخصوص انداز میں تین بار دستک دی۔ دوسرے لمحے اس جگہ سے دیوار یوں دونوں اطراف میں سمٹ گئی جیسے دروازہ کھل جاتا ہے۔ وہاں اب ایک چھوٹا سا سیف نظر آنے لگ گیا تھا۔ عمران نے اس پر لگے ہوئے

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

چکر کو مخصوص انداز میں دائیں بائیں کئی بار گھمایا اور پھر ہینڈل دبا دیا۔ سیف کا دروازہ کھل گیا۔

عمران نے اندر رکھا ہوا فارمولا اٹھایا جو کہ ایک پرانے سے اسٹامپ پیپر پر تھا۔ اس نے ایک نظر اس پر ڈالی اور جب اس کی نظروں نے اس لفظ کو چیک کر لیا جس کے تبدیل کرنے کی ہدایت اس نے بلیک زیرو کو کی تھی تو اس نے مڑ کر وہ کاغذات ٹونی کی طرف بڑھا دیئے۔

"لیجئے مسٹر ٹونی! ۔۔۔ مافیا کے لئے میری طرف سے تحفہ" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹونی نے یوں فارمولا جھپٹ لیا جیسے کوئی ہفت اقلیم کی دولت پر جھپٹتا ہے۔

"یہ ٹرینچ فائر کا فارمولا ہے" ۔۔۔ ٹونی نے تیز تیز نظروں سے فارمولے کو دیکھتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سنو! ۔۔۔ گاڈ فادر کو کہہ دینا کہ یہ کوڈ میں ہے ۔۔۔ زیرو۔ ون کوڈ میں ۔۔۔ وہ خود ہی حل کر لیں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹونی نے سر ہلاتے ہوئے فارمولا کوٹ کی اندرونی جیب میں ڈالا اور پھر یوں سلام کر کے واپس مڑا جیسے ایک لمحے کی دیر اس پر قیامت توڑ ڈالے گی۔

"ارے ارے ۔۔۔ ہاتھ تو ملاتے جاؤ مسٹر ٹونی ۔۔۔ اتنی بھی کیا جلدی ہے" ۔۔۔ عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن ٹونی کوئی بات سنے بغیر تقریباً دوڑتا ہوا بیرونی دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔

"تم سے بڑا احمق پھر کبھی پیدا نہیں ہوگا ۔۔۔ روتے رہو بیٹھے اپنی مفلسی کا رونا ۔۔۔ جب کمانے کا موقع آتا ہے تو تحفے دینا شروع کر دیتے ہو ۔۔۔ ہونہہ" ۔۔۔ فیاض نے جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور اٹھ کر

دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

"ان کے پیچھے جانے کی ضرورت نہیں ۔۔۔ اول تو فارمولا اب ان کے پاس نہیں ہوگا ۔۔۔ دوسرا یہ کہ ابھی تمہاری اتنی پہلی نہیں ہے کہ تم مافیا سے ٹکرا سکو" ۔۔۔ عمران نے پیچھے سے ہانک لگاتے ہوئے کہا۔ اور فیاض کوئی جواب دیئے بغیر پیر پٹختا ہوا دروازہ کھول کر باہر نکلا اور اس نے اپنی پشت پر ایک دھماکے سے دروازہ بند کر دیا جیسے وہ کمانے کا نادر موقع ضائع ہو جانے پر اپنی ناراضگی کا مظاہرہ کر رہا ہو۔ عمران کے لبوں پر شوخ سی مسکراہٹ رینگنے لگی۔

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

جیسے ہی فیاض دروازہ اپنی پشت پر بند کر کے باہر نکلا، عمران اپنے خاص کمرے کی طرف مڑا ہی تھا کہ خاص کمرے کا دروازہ کھلا اور عمران اس میں سے برآمد ہونے والے بلیک زیرو کو دیکھ کر چونک پڑا۔

"تم اور یہاں" ـــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! ـــ آپ کی سپیشل ٹرانسمیٹر پر کال نے مجھے بے حد پریشان کر دیا تھا ـــ کیونکہ سپیشل ٹرانسمیٹر کا استعمال آپ شاذ و نادر ہی کرتے ہیں اور کال ریسیور میٹر ظاہر کر رہا تھا کہ کال انتہائی زیادہ فاصلے سے کی جا رہی ہے ـــ چنانچہ میں نے آپ کے حکم کے مطابق اس دستاویز میں لفظ تو بدل دیا لیکن میری بے چینی کم نہ ہوئی ـــ اور پھر میں آپ کے فلیٹ میں آ کر بیٹھ گیا تاکہ صورت حال کا خود جائزہ لے سکوں سلیمان کو میں نے ہی زیرو ہاؤس بھجوا دیا تھا ـــ لیکن یہاں آپ لوگوں کی گفتگو سے معلوم ہوا ہے کہ آپ نے کوئی اہم فارمولا بین الاقوامی مجرم تنظیم

نائیا کے سپرد کر دیا ہے ـــ اگر میں نے خود خاص کمرے میں بیٹھ کر سکرین پر آپ کو خود اپنی آنکھوں سے نہ دیکھا ہوتا ـــ اور آپ کی باتیں اپنے کانوں سے نہ سنی ہوتیں تو مجھے کم از کم سر کر بھی یقین نہ آتا کہ آپ مجرموں کے خاتمے کی بجائے ان سے تعاون کر رہے ہیں" ـــ بلیک زیرو کا لہجہ سپاٹ ہونے کے ساتھ ساتھ تلخی بھی لئے ہوئے تھا جیسے اسے عمران کے اس فعل نے شدید رنج پہنچایا ہو۔

"جن کاغذات پر میں نے اس فارمولے کو ڈی کوڈ کیا تھا وہ کہاں ہیں" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"وہ دانش منزل میں محفوظ ہیں" ـــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"تو پھر میں نے کیا تعاون کیا ہے ـــ؟ فارمولا تو ہمارے پاس موجود ہے" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے فارمولا ڈی کوڈ کرنے کا حل بھی انہیں بتا دیا ہے۔ ویسے یہ لوگ میرے آدمیوں کی نظروں میں ہیں ـــ میں نے صفدر اور کیپٹن شکیل اور نعمانی کو پہلے ہی فلیٹ کی نگرانی پر لگا دیا تھا اور جب ٹونی فارمولا لے کر باہر گیا ہے تو میں نے انہیں ٹرانسمیٹر پر نگرانی کا حکم دے دیا ہے فی الحال صرف نگرانی کا" ـــ بلیک زیرو نے سخت لہجے میں کہا۔

"ارے یہ غضب نہ کرنا ـــ ورنہ سارا کیا کرایا دھرا رہ جائے گا۔ فوراً انہیں کال کر کے کہو کہ وہ نگرانی ختم کر دیں" ـــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"گستاخی معاف عمران صاحب! ـــ یہ درست ہے کہ اصل ایکٹر آپ ہیں ـــ لیکن کم از کم میں مجرموں سے اس طرح کے تعاون کا سوچ بھی

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نہیں سکتا ــــ میرے خیال میں مجرموں کو اس فارمولے سمیت ہی ختم کر دینا چاہیئے" ــــ بلیک زیرو شاید زندگی میں پہلی بار اپنی بات پر اڑ گیا تھا۔

"تمہارا جذبہ قابلِ قدر ہے طاہر! ــــ لیکن ایکسٹو کو جذباتی نہیں ہونا چاہیئے ــــ سمجھے ــــ تمہارا کیا خیال ہے کہ یہ فارمولا اب بھی ان لوگوں کی جیب میں ہوگا" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ ہو کر کہا۔

"تو اور کہاں جا سکتا ہے" ــــ؟ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے جواب دیا۔

"بھولے ایکسٹو صاحب! ــــ یہ مافیا کے ایجنٹ ہیں ــــ تم اپنے ممبروں سے پوچھ لو ــــ ٹونی یہاں سے نکل کر یقیناً کسی کیفے میں گیا ہوگا اور پھر وہ اس کے باتھ روم میں بھی لازماً جائے گا ــــ اور اس کے بعد جب وہ واپس آئے گا تو فارمولا اس کے پاس نہیں ہوگا ــــ عمران نے کہا۔

"کیا مطلب ــــ؟ کیا وہ اتنا اہم فارمولا وہیں باتھ روم میں چھوڑ آیا ہوگا" ــــ؟ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فارمولا ٹرانسمٹ کر دیا گیا ہوگا ــــ میں نے ٹونی کے کالر میں لگی ہوئی ٹرانسمٹ مشین دیکھ لی تھی ــــ اس جدید ترین مشین کے ذریعے کسی بھی کاغذ کو روشنی کے باریک نکتے میں تبدیل کر دیا جاتا ہے اور پھر اس نکتے کو اس مشین کے ذریعے مطلوبہ مقام پر ٹرانسمٹ کر دیا جاتا ہے ــــ وہاں ریسونگ سیٹ پر اس نکتے کو وصول کر کے دوبارہ پھیلا لیا جاتا ہے۔ چنانچہ باتھ روم سے نکلنے کے بعد ابھی ٹونی میز تک نہ پہنچا ہوگا کہ مطلوبہ مقام پر دستاویز کا معائنہ بھی کیا جا رہا ہوگا" ــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"میں نے آپ کے خاص کمرے میں بیٹھ کر سکرین پر ٹونی کو بغور دیکھا ہے ــــ مجھے تو ایسی کوئی مشین نظر نہیں آئی" ــــ بلیک زیرو نے مشکوک لہجے میں کہا۔

"تم شاید سمجھ رہے ہو کہ یہ مشین کم از کم ایک بڑے ریڈیو جتنی تو ہوگی۔ یہ بات نہیں ــــ تم نے ٹونی کے ایک کالر سے سنہرے رنگ کی چھوٹی سی زنجیر لٹکتی دیکھی تھی جس کے نچلے سرے پر ایک چمکدار گولہ بنا ہوا تھا" ــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ہاں دیکھی تھی ــــ لیکن یہ تو شاید فیشن کے طور پر کالر میں لگائی جاتی ہے" ــــ بلیک زیرو نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"نہیں ــــ یہ جدید ترین ٹرانسمٹ مشین ہے ــــ اس کا باقی حصہ کالر کے اندر موجود تھا ــــ اس مشین کو ایجاد ہوئے پانچ سال گذر چکے ہیں ــــ اسے سائنسی زبان میں ایم۔ ٹی۔ ایم کہتے ہیں یعنی مائیکرو ٹرانسمشن مشین ــــ میں نے اسے گذشتہ سال ناراک کی بین الاقوامی سائنسی نمائش میں دیکھا تھا اور تمہیں شاید معلوم بھی نہ ہوگا کہ یہ مشین وہاں سے چوری کر لی گئی تھی جس پر بڑا شور شرابا ہوا تھا ــــ سائنسی رسالوں میں اس پر بڑی لے دے ہوئی تھی ــــ لیکن مشین کا پتہ نہ چل سکا" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ! ــــ تو کیا یہ وہی مشین تھی" ــــ؟ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے کہا۔

"ہاں! ــــ اور میں اسے دیکھ کر ہی پہچان گیا تھا کیونکہ اس کی زنجیر مخصوص بناوٹ کی تھی ــــ اس کی ہر کڑی لفظ ایس اور ای کی صورت میں مولڈ کی گئی تھی۔ یعنی سائنٹیفک ایگزیبشن کے کوڈ کے طور پر" ــــ عمران

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ میں مان لیتا ہوں ـــــ لیکن آپ نے یہ فارمولا انہیں کیوں دیا ـــــ؟ جہاں تک میں نے سرسری طور پر آپ کے ڈی۔ کوڈ کئے ہوئے کاغذات دیکھے ہیں ـــــ یہ منشیات کے سلسلے کی انتہائی خطرناک ایجاد کا فارمولا ـــــ اور یقیناً اب مافیا کے تحت یہ پوری دنیا میں پھیل جائے گی۔ اور ہزاروں، لاکھوں خاندان تباہ ہو جائیں گے" ـــــ بلیک زیرو کا لہجہ بدستور ناخوشگوار تھا۔

"اس کا نام ٹرینچ فائر تھا ـــــ یہ نام شائد ڈاکٹر رائٹ نے اُسے دیا تھا ـــــ لیکن اب جب یہ موجودہ فارمولے کے تحت تیار ہو گی تو پھر اسے کسی طور پر بھی ٹرینچ فائر نہیں کہا جا سکتا ـــــ بلکہ ہماری زبان میں اسے ٹھس فائر ہی کہا جائے گا ـــــ اب یہ منشیات کے سلسلے کی انتہائی بے ضرر دوا بن جائے گی۔ عام سے نشے کی حامل جو نقصان نہ دے گی۔ میں نے اس کا اہم جُز بدل دیا ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"جُز کیا ـــــ کیا وہ لفظ بدلنے سے اہم جُز بدل گیا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں! ـــــ وہی ایسا جُز تھا جو اس کی اصل مقبولیت کا باعث تھا۔ میں نے اسی درجے کے ایک بے ضرر جُز کو متبادل بنا دیا ہے ـــــ اب کیمسٹری فارمولے کے لحاظ سے یہ مکمل ٹرینچ فائر ہو گی ـــــ لیکن مابعد اثرات کے لحاظ سے ٹھس فائر" ـــــ عمران نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن میرا سوال اب بھی وہیں ہے ـــــ کہ آپ نے ان مجرموں سے تعاون کیوں کیا" ـــــ؟ بلیک زیرو اب بھی اپنی بات پر اڑا ہوا تھا۔

"اب تم بہت ہی بے چین ہو تو پھر تمہیں اس کا پس منظر بھی بتانا ہی پڑے گا ـــــ ورنہ ہو سکتا ہے کہ تم مجھے دانش منزل میں ہی داخل نہ ہونے دو مافیا کا ایجنٹ سمجھ کر" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مس روزی کے ذریعے اپنے اغوا ہونے سے لیکر مافیا کے کسی نامعلوم سنٹر میں پہنچنے تک کا حال مختصر طور پر بتا دیا اور وہاں جو کچھ ہوا اس کی تفصیل بھی بتا دی۔

"تو کیا آپ کو واقعی تابوت میں ہی ہوش آ گیا تھا" ـــــ؟ بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

ارے وہ تو میں نے ان پر رعب ڈالنے کے لئے کہا تھا ـــــ اصل میں مجھے یہ خیال ہی نہ تھا کہ روزی کے پاس ہیلم گیس والا پستول ہو گا۔ میں تو اسے عام پستول سمجھ کر اس کے فائر سے بچنے کے لئے سنگ آرٹ کا مظاہرہ کر رہا تھا ـــــ لیکن اس کے ٹریگر دبتے ہی اس میں سے ہیلم گیس کی بوچھاڑ نکلی اور میں اس کی رینج میں تھا۔ چنانچہ میں اس کی زد سے بچ نہ سکا ـــــ تم جانتے ہو کہ وہ گیس کتنی تیزی سے اثر کرتی ہے۔ اس کے بعد کیا ہوا، واقعی مجھے نہیں معلوم۔ جب میری آنکھ کھلی تو میں وہاں بندھا ہوا تھا ـــــ ہوش میں آتے ہی میں نے فنگر بلیڈز کی مدد سے بیلٹوں کو اس حد تک کاٹ دیا کہ وہ ایک معمولی سے جھٹکے سے علیحدہ ہو سکتی تھیں۔ پھر جب گاڈ فادر اور اس کے ساتھی شیشے کی دیوار کے پیچھے نمودار ہوئے تو ان کے سینوں پر موجود بیج دیکھ کر مجھے پہلی بار علم ہوا کہ ہم مافیا کے پنجے میں پھنسے ہوئے ہیں اور معاملہ اس قدر اہم ہے کہ مافیا کا سربراہ گاڈ فادر بھی وہاں موجود تھا ـــــ اور پوری دنیا میں پھیلے ہوئے مافیا

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

کے سرکردہ انچارج جنہیں مافیا والے کنگز کے نام سے پکارتے ہیں سب وہاں اکٹھے تھے ___ اس سے صاف ظاہر تھا کہ معاملات انتہائی اہم اور خطرناک ہیں اور یہ بات بھی ظاہر تھی کہ جس جگہ یہ لوگ موجود ہیں۔ وہ جگہ ان کے نکتہ نظر سے ان کا خاص سنٹر ہوگا جس کے حفاظتی انتظامات یقیناً بے مثال ہوں گے ___ چنانچہ میں نے وہاں سچویشن کو کنٹرول کر لیا۔ لیکن میں اس سچویشن کو مسلسل اپنے کنٹرول میں نہ رکھ سکتا تھا اور موت کسی بھی لمحے ہم پر جھپٹ سکتی تھی ___ اور پھر اگر میں کسی بھی صورت میں اس سنٹر سے نکل آنے میں کامیاب بھی ہو جاتا تو پھر تمام عمر کیلئے میری اور مافیا کی ٹھن جاتی تھی جس کا میری نظر میں کوئی مقصد ہی نہ تھا۔ کیونکہ مافیا کا بزنس ہماری لائن میں نہیں ہے ___ اور پھر مافیا صرف یورپ اور ایکریمیا کے براعظموں تک محدود ہے۔ ایشیا میں وہ کام نہیں کرتی اس لئے خوامخواہ کی ہماؤ آرائی سوائے وقت اور صلاحیتوں کے ضائع کرنے کے اور کوئی فائدہ نہ دیتی ___ اور میں اس چکر میں الجھ کر رہ جاتا اس کا فیصلہ دو ہی صورتوں میں ہو سکتا تھا ___ یا تو پوری دنیا میں پھیلی ہوئی مافیا تنظیم آخری آدمی تک ختم ہو جاتی ___ یا پھر میں ان کے ہاتھوں مارا جاتا۔ اگر مافیا کا کاروبار ہمارے ملک کی سلامتی کے خلاف ہوتا تو پھر یقیناً میں مافیا سے بھرپور انداز میں ٹکرا جاتا ___ اور اس وقت تک پیچھے نہ ہٹتا جب تک مافیا نہ ختم ہو جاتی یا میں ___ لیکن ایسی کوئی صورت فی الحال نہ تھی۔ اس لئے میں نے اس کا ایک اور حل سوچا کہ فارمولا مافیا کے حوالے کر دیا جائے تاکہ مافیا اپنی جگہ مطمئن ہو جائے ___ لیکن ظاہر ہے میں اصل فارمولا تو ان کے ہاتھ دینے سے رہا۔ اب اس کی دو صورتیں ہو سکتی تھیں

کہ میں اصل کی بجائے نقلی فارمولا ان کے حوالے کر دیتا ___ لیکن ظاہر ہے اس کا پتہ چل جاتا اور معاملہ پھر پہلی جگہ پر آ جاتا ___ وہ اصل فارمولا حاصل کرنے کے لئے دوبارہ میدان میں اتر آتے۔ جو ظاہر ہے مجھے منظور نہ تھا ___ اس لئے میں نے دوسرا چکر چلایا۔ فارمولے کو میں پہلے ہی ڈی کوڈ کر کے اچھی طرح سمجھ چکا تھا ___ چنانچہ میں نے اس کے ایک اہم عنصر کو بدل دیا ___ اب وہ فارمولا اصل ہونے کے ساتھ ساتھ نقل تھا ___ ٹرنچ فائر ویسے ہی تیار ہوگا لیکن بے ضرر ٹرنچ فائر ___ ڈاکٹر رائٹ اگر اتفاق سے گولیوں کی زد میں نہ آ جاتا تو پھر میں یقیناً یہ حربہ استعمال نہ کرتا۔ کیونکہ ظاہر ہے ڈاکٹر رائٹ اس تبدیلی کو سمجھ جاتا ___ اب جب کہ ڈاکٹر رائٹ ختم ہو چکا ہے اور اب اس کے اصل عنصر کو جاننے والا دنیا میں اور کوئی شخص باقی نہ رہا ___ چنانچہ میں نے سپیشل ٹرانسمیٹر کے ذریعے تمہیں جہاز سے ہی کال کیا اور وہ لفظ بدل دیا اور فارمولا ان کے حوالے کر دیا کہ چلو بناؤ ٹرنچ فائر ___ مافیا بھی مطمئن اور میں بھی مطمئن ___ اب تم بتاؤ کیا میرا یہ فیصلہ غلط ہے" ___ عمران نے کہا۔ اس کا لہجہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"واہ عمران صاحب! ___ میں واقعی سخت شرمندہ ہوں ___ آپ کی بات درست ہے کہ میں جذباتی انداز میں سوچ رہا تھا۔ جبکہ آپ کی ذہانت بے مثال ہے ___ آپ نے صحیح معنوں میں وہ کام کیا ہے کہ سانپ بھی مر جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" ___ بلیک زیرو نے معذرت خواہ اور شرمندہ لہجے میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

"بلیک زیرو! ___ جس سیٹ پر ہم کام کر رہے ہیں یہ انتہائی نازک اور

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint

ذمہ داری کی سیٹ ہے ـــــ ہم نے ہر قدم سوچ سمجھ کر اٹھانا ہوتا ہے ـــــ ہم پیشہ ور قاتلوں اور فائٹروں کا ٹولہ نہیں ہیں کہ خوامخواہ قتل و غارت کا بازار گرم کئے رکھیں ـــــ اور بے مقصد لڑائیاں لڑتے رہیں ہمارے ذہن میں پہلا مقصد اپنے ملک کی سلامتی اور بقاء کا دفاع ـــــ اور پھر انسانیت کی بھلائی ہے ـــــ اور اگر ذہانت کے استعمال سے یہ مقاصد پورے ہو سکتے ہوں۔ دوسرے لفظوں میں اگر کوئی شکر کھانے سے مر سکتا ہے تو اسے زہر دینا ضروری نہیں ہوتا ـــــ اب مجھے بتا دو کہ میں دانش منزل میں داخل ہو سکتا ہوں یا نہیں ـــــ؟"

عمران نے آخری فقرہ مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ مجھے مزید شرمندہ نہ کریں ـــــ ابھی میں نے جا کر ممبروں کو اس بے مقصد نگرانی سے ہٹانا ہے" ـــــ بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"تو تم شرمندہ ہو گئے ہو ـــــ لیکن سپر فیاض شرمندہ ہونے والوں میں سے نہیں ـــــ انہوں نے اب تمام عمر مجھے یہی طعنہ دیتے رہنا ہے کہ میں کامنے کے نادر موقع سے فائدہ اٹھانا جانتا ہی نہیں۔ اسے شرمندہ کرنے کے لئے مجھے لیکچر دینے کی بجائے پرائڈ کی مس روزی کو تلاش کرنا پڑے گا ـــــ وہ صرف صنف نازک کے آگے ہی شرمندہ ہوتا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ بے چارہ اپنی جگہ سچا ہے ـــــ بھلا اس کے خیال کے مطابق اس سے بڑی حماقت کیا ہو سکتی ہے کہ اتنا اہم فارمولا تحفے میں دے دیا جائے" ـــــ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا اور پھر وہ

دروازے کی طرف بڑھنے لگا تاکہ عقبی راستے سے باہر جا سکے کیونکہ وہ ہمیشہ اسی راستے کو استعمال کیا کرتا تھا۔

"تحفے احمق ہی دیا کرتے ہیں ـــــ عقل مند تو تحفے وصول کرتے ہیں ـــــ اب دیکھو ـــــ جولیا جیسا تحفہ تم نے وصول کر رکھا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو ہنستا ہوا ڈرائنگ روم سے باہر نکل گیا۔

"جس روز جوزف اور جولیا جیسے بھاری بھرکم تحفے وصول کرنے پڑیں ـــــ تب پتہ چلے گا کہ تحفے کہتے کسے ہیں" ـــــ عمران نے منہ بنا کر بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

ختم شد

Scanned By Waqar Azeem Paksitanipoint